قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لاَ يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ، وَلاَ الفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ۔

# عواطر الصبح والمساء

فی

# تحقیق الفجر والعشاء


تالیف

سید مکرم شاہ



ناشر : تحقیق المسائل میڈیا سروس پاکستان

# عواطرالصبح والمساء
# فی
# تحقیق الفجر والعشاء

تالیف
سید مکرم شاہ

نام کتاب :۔

**عواطر الصبح والمساء فی تحقیق الفجر والعشاء**

مؤلف کا نام : سید مکرم شاہ

کمپوزنگ : الحسینی کمپوزنگ

تعداد صفحات :

نظر ثانی : مفتی احمد فراز خان مدظلہ

تاریخ اشاعت :

ناشر : تحقیق المسائل میڈیا سروس پاکستان

Email: hisufi2009@gmail.com

# المحتویات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذی من علینا بقولہ کلوا واشربو حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجروالصلوۃ والسلام علی من قال لا یغرنکم اذان بلال ولا ھذا البیاض لعمود الصبح حتی یستطیر ھکذا اما بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

## حویلیاں میں اوقات نماز کے نقشے

حویلیاں ایبٹ آباد میں اوقات نماز کا نیا نقشہ (نقشہ اوقات نما زوقبلہ ٹائم 15ڈگری والا) اگر چہ باقاعدہ تحقیق اور علماء وماہرین سے مشاورت کے بعدان کی نگرانی میں جامعہ حدیقۃ القرآن حویلیاں نے شائع کیا تھا,البتہ اس سفر میں بندہ مسلسل اپنے دیگر رفقاء کا ہم رکاب رہاہے اور انشاء اللہ رہے گامزید یہ کہ اس علمی سفر میں بقیّۃ السلف حضرت مولانا مسعود الرحمٰن صاحب زید مجدھم اپنی پیرانہ سالی کے باوجود بھی تسلسل کے ساتھ احباب کی سرپرستی فرماتے رہے۔

اُس وقت بندہ جامعہ حدیقۃ القرآن میں مدیرالتعلیم کے حیثیت اپنے فرائض وخدمات سرانجام دے رہا تھا، اِس نُمایاں ذمہ داری کی وجہ سے میرے بہت سارے احباب یہ سمجھتے رہے اور سمجھ رہے ہیں کہ حویلیاں میں اوقات نماز کا نیا نقشہ (نقشہ اوقات نمازوقبلہ ٹائم 15ڈگری والا) بس اکیلے شاہ صاحب (راقم) کا بنایا ہواہے نہ کوئی تحقیق ہے نہ کوئی دلیل، حالانکہ قطعاً ایسی بات نہیں۔بہر کیف اس صورت حال کے باوجود بھی بندہ اس الزام سعادت کو اپنے لئے

سعادت سمجھتے ہوئے اوقات نماز کے تصحیح کے حوالے سے اپنے رفقاء کار کا ہم رکاب رہنا اپنی سعادت دارین سمجھتا ہے۔

ساحل کے سکوں سے کسے انکار ہے لیکن
طوفان سے لڑنے میں مزا اور ہی کچھ ہے

چنانچہ اسی وجہ سے اوقات نماز کے نقشہ جات کے بارے میں عوام وخواص اپنے اشکالات ، سوالات اور اعتراضات میں بندہ ناچیز کی طرف رجوع کرتے رہے،اور بندہ" کلم الناس علیٰ قدر عقولهم" کے مطابق ممکنہ حد تک احباب کی راہنمائی کرتا رہا، لیکن اب کچھ احباب نے اصرار فرمایا کہ اس حوالے سے اہل علم کے مزاج کے مطابق ایک ایسا مضمون تیار کیا جائے جس میں چیدہ چیدہ ضروری امور کا احاطہ ہو جائے اور نہایت ہی آسان الفاظ میں بات سمجھانے کی کوشش کی جائے لیکن معاملہ آج سے کل اور کل سے پرسوں کے لئے ملتوی ہوتا گیا اب چند دنوں کی بات ہے کہ ایک ساتھی عمر نبی صاحب نے ایک گردشی پمفلٹ بنام

<u>صبح صادق اور کاذب کے بارے میں ایک علمی اور تحقیقی جائزہ</u>

<u>مرتب محترم جناب انجینئر کاکاخیل صاحب</u>

ارسال کیا اور فرمایا کہ اس کا جواب کیا ہے؟اگرچہ یہ پمفلٹ کافی عرصہ پہلے (غالباً) تجرباتی طور پر مارکیٹ میں بھیجی گئ تھا جس میں سطحی قسم کے مضامین شامل ہیں جس کو موضوع بحث بنانے کی چنداں ضرورت نہیں سمجھی گئ نیز اس طرح کی غلط فہمیوں کا ازالہ معرفت اوقات نماز کورس میں بطریقہ احسن کیا گیا ہے لیکن مذکورہ ساتھی اور دیگر مبتدئین کی تشفی کے خاطر اپنے مضمون میں اس پمفلٹ کے مندرجات کو بھی شامل کیا گیا۔

لہٰذا اللہ کا نام لے کر یہ مختصر سا مضمون ترتیب دینے لگا ہوں جس میں قائلین پندرہ درجے {نئے نقشے} والوں کا مؤقف اور اٹھارہ درجے {پرانے نقشوں} کے حامی احباب کے بعض اشکالات کے جوابات کا تذکرہ ہے۔

## سرگزشت

غالباً 2008 کی بات ہے جب بندہ جامعہ حدیقۃ القرآن میں بطور مدیر التعلیم اپنے فرائض وخدمات سرانجام دے رہا تھا اُن دنوں مدرسہ کے ایک معلم نے ہفتہ وار میٹنگ کے دوران اساتذہ کے سامنے ایک مسئلہ پیش کیا کہ عموماً تو جون جولائی کے مہینوں میں نماز عشاء کی جماعت تقریباً 9:00 بجے ہو جاتی ہے لیکن ہماری مسجد کے چند احباب بضد ہیں کہ نہیں ایسا درست نہیں کیونکہ مسجد میں آویزاں نقشے کے مطابق عشاء کا وقت 9:07 منٹ پر لکھا ہوا ہے، لہٰذا اس وقت سے پہلے اذان و نماز عشاء درست نہیں، کچھ احباب نے ظرافتاً ارشاد فرمایا کہ یار شفق احمر پر تو تقریباً فقہاء کرام نے فتوی دیا ہے لہٰذا نماز تو 9:00 بجے بھی بلا کراہت درست ہو جائے گی۔

المختصر اس حوالے سے اساتذہ کرام میں بات چل پڑی اور تقریباً ہر میٹنگ میں اس حوالے سے بات ہوتی رہی اساتذہ کرام اس موضوع پر مطالعہ بھی فرماتے رہے، دلچسپی رکھنے والے اہل علم احباب نے توجہ دلائی کہ اوقات نماز کے نقشے ہمارے ہاں ایک نہیں کئی پائے جاتے ہیں جن کے اوقات باہم مختلف ہیں لہٰذا یہ دیکھا جائے کہ اوقات نماز کا نقشہ کونسا درست اور کونسا غلط ہے؟ اس حوالے سے طے پایا کہ بطور اَمرِ ابتدائی چند مدارس سے استفتاء کیا جائے اور یہ تمام صورت حال ان کے سامنے رکھی جائے تاکہ بات واضح ہو چنانچہ اساتذہ مدرسہ کی مشاورت سے ایک تفصیلی استفتاء مرتب کیا گیا اور بندہ کے نام سے مختلف دار الافتاؤں میں بمع نقشہ جات اوقات نماز بذریعہ ڈاک بھیجا گیا نیز استفتاء میں

بہت سارے اہل علم کے ساتھ اس موضوع پر ہونے والی گفتگو کا بھی تذکرہ کیا گیا۔

چنانچہ کچھ دارالافتاؤں سے جوابات بھی موصول ہوئے لیکن جوابات میں جو عمومی طور پر بات سامنے آئی وہ یہ تھی کہ بعض اہل علم نے بحوالہ فجر وعشاء 18درجے زیر افق کے مطابق بنے نقشوں کی تائید فرمائی اور بعض نے 15درجے زیر افق فجر وعشاء کو دلائل کی روشنی میں درست اور صحیح ہونے کا بتایا یعنی کوئی فیصلہ کن جواب ہمیں نہ مل سکا۔

اب ہمارے سامنے دو راستے موجود تھے ایک تو یہ کہ " جیسے چل رہا ہے چلنے دو " والے قانون پر عمل کرتے اور خاموش ہو جاتے اور دوسرا راستہ یہ تھا کہ دونوں قسم کے جوابات کی بنیادوں کو ٹٹولا جاتا اور معلوم کیا جاتا کہ دونوں میں سے کونسا مؤقف دلائل کے اعتبار سے درست ہے۔

چنانچہ ہم نے پہلے طریقے کو اہل علم کی شان کے خلاف سمجھتے ہوئے ترک کیا اور دوسرے طریقے کو اختیار کرنا مناسب سمجھا اور 15 اور 18 درجے کے بنیادوں کو سمجھنے کی کوشش کی پھر دونوں مؤقفوں کو دلائل کی روشنی میں پرکھا تو ہم اس حقیقت کو پا گئے کہ وہ نقشے جو بحوالہ فجر وعشاء 18 درجے زیر افق کے مطابق مرتب ہیں شرعی اعتبار سے دلائل کی روشنی میں درست نہیں { کیونکہ ان نقشہ جات میں فجر کا وقت صبح صادق کا نہیں بلکہ دراصل صبح کاذب کا وقت ہے اور صحیح صبح صادق کا وقت کم از کم 12 منٹ بعد یعنی تین درجے بعد 15 درجے زیر افق کے مطابق ہوتا ہے } اور جو نقشہ جات اوقات نماز بحوالہ اوقات فجر وعشاء 15 درجے کے مطابق مرتب ہیں، وہ درست ہیں، لہٰذا مدرسہ کے شوری نے فیصلہ فرمایا کہ اوقات نماز کی اہمیت کے پیش نظر باقاعدہ نیا نقشہ مرتب کیا جائے اور اس کی اشاعت کی جائے۔

اللہ نے کیا کہ جلد ہی نیا نقشہ با قاعدہ طور پر چھپوانے کی صورت بھی پیدا ہو گئی اور نقشہ چھپ بھی گیا (اور اب الحمد للہ ضلع ایبٹ آباد کے بہت سارے مساجد میں 15 ڈگری والا نقشہ مستعمل ہے) لیکن جب نقشہ منظر عام پر آیا تو بعض ساتھیوں نے اسے قبول نہ کرنے کی دو وجوہات پیش فرمائیں کہ چھپوانے سے قبل ہمارے ساتھ مشاورت نہیں کی گئی اور دوسرا یہ کہ پرانا نقشہ اتنے عرصہ سے چل رہا ہے ایک نئے نقشے کی کیا ضرورت تھی؟

اسی طرح مزید اس حوالے سے کئی مجالس کا اہتمام بھی کیا گیا کانفرنسوں کی صورت بھی سامنے آئی لیکن ہمارے مطالبے کے باوجود بھی پرانے نقشوں کے پرزور حامی احباب کی طرف سے کسی ایک ساتھی نے کوئی مدلل مؤقف پیش کرنے کی سعی نہیں فرمائی، بلکہ سب سے بڑی دلیل جو پیش کی جاتی رہی وہ یہ کہ پرانے نقشے پر ایک طویل عرصہ سے عمل ہو رہا ہے اس لئے یہی درست ہے، بہر کیف بات چلتی رہی یہاں تک کہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو کچھ احباب نے ہمت فرمائی اور یہ سارا قضیہ خطیب ہزارہ شیخ القرآن حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب رحمہ اللہ تعالی کے خدمت اقدس میں پیش فرمایا، حضرت مرحوم بندہ سے بڑی محبت وشفقت فرماتے تھے اس لئے فون پر حکم دیا کہ کسی وقت پرانے اور نئے نقشے والے تمام احباب میرے پاس آجائیں چنانچہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بقیۃ السلف حضرت مولانا مسعود الرحمن صاحب دامت برکاتہم، مولانا مفتی احمد فراز صاحب اور دیگر بہت سارے علماء کرام حضرت {خطیب ہزارہ} ہی مدرسہ میں جمع ہو گئے جس میں ضلع ایبٹ آباد کے بھی کافی اہل علم احباب تشریف لائے، حضرت نے فریقین کی بات سنی اور پھر فریقین کی رضامندی سے ایک نہایت ہی اچھی صورت کی تصویب فرمائی کے پرانے نقشے کے مطابق روزہ بند کیا جائے اور اس کے دس

منٹ بعد نئے نقشے کے مطابق اذان فجر دی جائے تاکہ روزہ اور نماز دونوں یقینی اوقات میں ادا ہوں[اس وقت دونوں نقشوں کے درمیان وقت فجر میں تقریباً 10 منٹ کا بنتا تھا] اسی کے مطابق ایک تحریر لکھی گئی اور چیدہ چیدہ علماء کے اس پر دستخط بھی لئے گئے، چنانچہ ہم نے حضرت شیخ کا حکم سمجھتے ہوئے قبول کر لیا لیکن ایک دن گزرنے کے بعد نامعلوم وجوہات کی بنیاد پر پرانے نقشوں کے بعض حامی حضرات نے اس متفقہ فیصلہ کے قبول کرنے سے بھی معذرت فرمائی۔

اس تمام صورت حال[1] کے پیش نظر ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ کسی سے الجھنا اہل علم کے شان کے منافی ہے نیز ہمارا کام مسئلہ بتانا ہے منوانا نہیں، لہٰذا جس کو ہمارے نئے نقشے پر اعتماد ہو تو عمل کرے اور جسے اعتماد نہ ہو بے شک پرانے نقشے پر عمل کرے ہمیں کوئی اعتراض نہیں البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ ہم پرانے نقشوں کو بحوالہ اوقات فجر وعشاء دلیل کی بنیاد پر درست نہیں سمجھتے۔

## قدیم وجدید نقشہ اوقات نماز میں فرق

1: (الف) قدیم نقشہ اوقات نماز میں فنی لحاظ سے اوقات فجر وعشاء کی تخریج سورج کے 18 درجے زیرِاُفق کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

(ب) جدید نقشہ اوقات نماز میں فنی لحاظ سے اوقات فجر وعشاء کی تخریج سورج کے 15 درجے زیرِاُفق کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

2: (الف) قدیم نقشہ اوقات نماز کے مرتبین 18 درجے پر شرقی اُفق پر ظاہر ہونے والی روشنی کو فجر (صبح صادق) کہتے ہیں، یعنی قدیم نقشہ جات بنانے والوں کا خیال ہے کہ سورج جب مشرقی کنارے کی طرف بڑھتے ہوئے 18 درجے (ڈگری) پر پہنچتا ہے تو صبح صادق ہو جاتی ہے اور فجر کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔

[1] یہ صورت حال اس قابل ہے کہ لفظ بلفظ لکھی جائے لیکن بوجہ طوالت ترک کر رہا ہوں۔(راقم)

(ب)جدید نقشہ اوقات نماز کے مرتبین و محققین 15 درجے پر شرقی اُفق پر ظاہر ہونے والی روشنی کو فجر (صبح صادق) سمجھتے ہیں، یعنی جدید نقشہ جات بنانے والے سمجھتے ہیں کہ 18 درجے (ڈگری) پر سورج جب پہنچتا ہے تو صبح صادق نہیں ہوتی بلکہ مزید 3 درجے (ڈگری) آگے بڑھ کر جب سورج 15 درجے (ڈگری) پر پہنچتا ہے تو صبح صادق ہو جاتی ہے اور فجر کا وقت داخل ہو جاتا ہے، کیونکہ یہی وہ لمحہ ہوتا ہے کہ جس میں صبح صادق کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

3: (الف) قدیم نقشہ اوقات نماز مرتب کرنے والے ذوڈیکل لائٹ (Zodical light) یعنی بروجی روشنی کو صبح کاذب کہتے ہیں۔

(ب)جدید نقشہ اوقات نماز مرتب کرنے والے آسٹرانومیکل لائٹ (Astronomical Twilight) یعنی فلکی فلق کو صبح کاذب سمجھتے ہیں۔

4: (الف) قدیم نقشہ اوقات نماز میں جو اوقات فجر (صبح صادق) دیے گئے ہیں اس وقت شرقی اُفق پر صبح صادق کی وہ علامات نہیں پائی جاتیں جو شریعت نے بتائی ہیں۔

(ب)جدید نقشہ اوقات نماز میں جو اوقات فجر (صبح صادق) دیے گئے ہیں اس وقت شرقی اُفق پر صبح صادق کی وہ علامات ظاہر ہو جاتی ہیں جو شرع سے مستفاد ہیں، کما دل علیہ المشاہدات۔

نتیجتاً قدیم نقشہ میں صبح صادق کا وقت تقریباً 12 منٹ پہلے جبکہ جدید نقشہ میں صبح صادق کا وقت تقریباً 12 منٹ تاخیر کے ساتھ مندرج ہے۔[2]

[2] نوٹ: سال کے مختلف اوقات میں یہ فرق تقریباً 18، 17 منٹ تک بھی چلا جاتا ہے۔

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت نے صبح صادق کی جو علامات بتائی ہیں وہ 18درجے (ڈگری)پر نظر آنے والی روشنی میں نہیں پائے جاتے بلکہ 15درجے (ڈگری) نظر آنے والی روشنی میں پائی جاتے ہیں۔

ابتدائیہ

صبح صادق کیاہے؟اسکا جواب یقیناً فقہاء کرام نے بڑے احسن انداز میں دیا ہے جو مزید کسی اضافے کا محتاج نہیں اور عصر حاضر میں اس مسئلے میں جو اختلاف چل رہاہے کہ صبح صادق کتنے درجے زیر افق ہے؟اس حوالے سے بھی فقہاء کرام اور متقدمین ماہرین فلکیات کی رائے معتبر ہے، لہٰذا ہمیں دیکھنا ہو گا کہ کیا دور جدیدکے کچھ کرم فرماا نجینئرز و فلکیین کے خیالات، فقہاء کرام اور متقدمین ماہرین شرع و فلکیات کے آراء کے موافق ہے یا نہیں، اگر موافق ہے تو ٹھیک ورنہ بصورت دیگر فقہاء کرام اور متقدمین کی تصریحات کے مقابلے میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہو گی۔

ماضی میں کراچی میں فقیہ العصر مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ تعالی نے یہ مسئلہ اٹھایا تھااور باقاعدہ طور پر علماء کرام کی مجلس تحقیق میں پیش فرمایا تھااور متفقہ عینی مشاہدات اور تحقیقات کے بعد منظر عام پر اس طرح لایا گیاکہ قدیم نقشہ جات میں 18درجے زیر افق فجر کے لئے دیا گیاوقت اصل میں صبح کاذب کاوقت ہے اور صحیح صبح صادق اس سے بعد 15درجے زیر افق پر ہوتی ہے جس کی تمام تر تفصیلات احسن الفتاوی جلد دوم میں موجود ہیں،اکابر رحمہم اللہ نے مفتی صاحب اور نئے نقشہ جات کی تائید میں فتاوی بھی جاری فرمائے اور غالباًعرصہ چار سال تک نئے نقشوں (15ڈگری والے نقشے) پرپُر سکون ماحول میں اتفاق کے ساتھ عمل بھی ہوتا رہا،لیکن افسوس کہ اکابر رحمہم اللہ کا یہ اتفاق {جو تحقیق اور اکابر رحمہم اللہ کے متفقہ عینی مشاہدات کا نتیجہ تھا} کچھ

لوگ برداشت نہ کرسکے اور آخر کار اکابر رحمہم اللہ کے اس اتفاق کو تارتار کرنے میں ایک پروفیسر صاحب بنیاد بنے جس کی وجہ سے ہمارے بعض اکابر رحمہم اللہ نے رجوع فرمایا اور فقیہ العصر مفتی رشید احمد رحمہ اللہ اپنی تحقیق اور متفقہ عینی مشاہدات کی روشنی میں طے پانے والے اتفاقی فیصلے پر تا حیات قائم رہے البتہ بعض اکابر کی رجوع کرنے کے بعد حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے اس اختلاف نو کی صورت کو اتفاقی صورت کے قریب کرنے کے لئے بڑے پن کا ثبوت دیتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص کو میرے نقشے سے اطمینان نہ ہو تو وہ میرے نقشے کو مسجد میں نہ لگائے۔

باقی روزہ 18 درجے { صبح کاذب } کے وقت اور اذان فجر 15 درجے { صبح صادق } کے وقت دینے کی رائے کا جہاں تک تعلق ہے تو اس حوالے سے جامعہ دار العلوم کراچی اور جامعۃ الرشید دونوں ادارے اسی احتیاط کا مشورہ بھی دیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ 15 درجے زیر افق پر صبح صادق ہونے کے دیگر معتبر قائلین اہل علم بھی اس احتیاطی مشورہ پر عمل کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتے ، کیونکہ اہل علم اہل علم ہوتے ہیں اور پروفیسر پروفیسر ہوتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب کی حیات میں تو اس طرح کے چھوٹے موٹے انجینئرز اور پروفیسرز کو ہمت نہیں ہوئی کہ غلط بیانی یا مثل بیت عنکبوت دلائل کا سہارا لے کر کوئی پیش رفت کرسکیں لیکن جوں ہی حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور اس دار فانی سے پردہ فرما گئے تو کچھ لوگوں نے حضرت مفتی صاحب کے بڑے پن اور وسعت ظرفی کا غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت مفتی صاحب کے 15 درجے زیر افق صبح صادق کی مدلل و مکمل تحقیق و مسلَّم مؤقف کو کچھ ایسے انداز میں پیش کرنا شروع کیا جس سے متعدد اہل علم کو بھی شبہ ہونے لگا کہ :۔

1 : حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ نے اپنی تحقیق سے رجوع فرمالیا تھا۔

2: حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ 18 درجے زیر افق کی تحقیق سے متاثر ہوگئے تھے۔

عدم نے کیا خوب کہا
بارش شراب عرش ہے یہ سوچ کر عدمؔ
بارش کے سب حروف کو الٹا کے پی گیا

حالانکہ ایسی بات قطعاً نہیں تھی حضرت مفتی صاحب نے نہ تو اپنی تحقیق سے رجوع فرمایا تھا نہ ہی 18 درجے کی تحقیق سے متاثر ہوئے تھے اور نہ ہی 15 درجے زیر افق صبح صادق کی تحقیق کو کمزور سمجھتے تھے، جس کی سب سے بن دلیل اور نا قابل تردید ثبوت ان کے فتاویٰ اور ان کا ادارہ اور ادارہ کے ذمہ داران ہیں۔

بطور ثبوت ہم ذیل میں جامعۃ الرشید کی طرف سے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے مؤقف کی وضاحت پیش کرتے ہیں جس سے واضح ہو جائے گا کہ حضرت مفتی صاحب کا موقف کیا تھا۔

## جامعۃ الرشید کا مؤقف

1: مولانا مفتی سلطان عالم استاذ ورئیس شعبہ فلکیات جامعۃ الرشید کراچی فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ا: "یہ بات بالکل غلط ہے کہ ہمارے حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالی نے اپنے 15 درجہ کے مؤقف سے رجوع فرمالیا تھا"۔

ب: "جامعۃ الرشید کی طرف سے فجر میں 18 اور 15 دونوں وقت دینے کا مقصد عوام کو انتشار سے بچانا اور احتیاط پر عمل کی ترغیب ہے اس کا یہ مطلب

نہیں کہ جامعۃ الرشید حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کے 15 درجہ کی تحقیق کو چھوڑ چکا ہے"۔[3]

## انجینئر کی کہانی

2: مفتی سلطان عالم صاحب زید مجدہ دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"شبیر کاکاخیل سے ہمارے حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ نے کیافرمایا تھا؟ یہ بات حضرت رحمہ اللہ سے معلوم کرنے پر موقوف ہے، جس کی حضرت رحمہ اللہ کی وصال کی وجہ سے اب کوئی صورت باقی نہیں رہی، چونکہ یہ بات 100 فیصد یقینی ہے کہ حضرت رحمہ اللہ نے اپنے 15 درجہ کی تحقیق سے رجوع نہیں فرمایا تھا اس لئے شبیر کاکاخیل سے ہونے والی حضرت رحمہ اللہ کی گفتگو تفصیل معلوم کرنے کی بھی ہمیں {حضرت رحمہ اللہ کے ہر وقت قریب رہنے والے تلامذہ، خلفاء اور خدام} کو کوئی ضرورت نہیں"۔[4]

## 18 درجے پر سحری

3: مفتی سلطان عالم دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے حضرت فقیہ العصر مفتی اعظم رحمہ اللہ نے کبھی یہ اعلان نہیں فرمایا کہ 18 درجے پر سحری بند کرنا لازمی ہے"۔[5]

4: رئیس شعبہ فلکیات مولانا سلطان عالم فرماتے ہیں کہ:

جامعۃ الرشید سے شائع ہونے والے سحر وافطار کے چارٹ پر جو لکھا ہے کہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کم از کم پانچ منٹ پہلے احتیاط کو ضروری قرار

[3] خط بنام پروفیسر عبدالطیف، بدھ 13 شعبان 1433ھ، از بندہ سلطان عالم

[4] ای میل ٹو پروفیسر عبدالطیف 6 جولائی 2012، 1:45AM

[5] ای میل ٹو پروفیسر عبدالطیف 28 اپریل 2013، 4:58PM

دیتے تھے نیز حضرت کی طرف سے یہ مشورہ اور ہدایت تھی کہ سحری اتنی دیر پہلے بند کرنا ضروری ہے جس سے روزہ مشکوک نہ ہو جائے۔
اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارے چارٹ میں مذکورہ ہدایات کا مطلب یہ ہے کہ حضرت کی ہدایت کے مطابق حضرت کے 15 درجے والے نقشہ میں درج وقت سے چند منٹ پہلے سحری بند کرنا ضروری ہے، یہ مطلب نہیں ہے کہ 18 درجے کے وقت پر سحری بند نہیں کی تو روزہ مشکوک ہو جائے گا۔[6]
از راقم: تاہم یہ احتیاط کہ پرانے نقشے کے مطابق روزہ بند کیا جائے اس میں ہم کبھی بھی رکاوٹ نہیں بنے البتہ اذان فجر نئے نقشے کے مطابق دینے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں۔

## خلاصہ

مذکورہ حوالوں سے بات بالکل واضح ہے کہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کا مؤقف آخر تک 15 درجے زیر افق صبح صادق کا رہا، نہ انھوں نے رجوع کیا تھا اور نہ ہی کسی کی باتوں سے متاثر ہو کر اپنے مؤقف میں نرمی فرمائی تھی نیز مفتی سلطان عالم صاحب دامت برکاتہم ایک جگہ لکھتے ہیں کہ "مسلک پر زور نہ دینے" کی بات کا تعلق شبیر کاکاخیل کے ساتھ ہونے والی گفتگو سے ہے ہی نہیں بلکہ اس کا تعلق 1974 کی گفتگو کے ساتھ ہے، اتنی وضاحت کے باوجود بھی اگر کوئی من پسند تعبیر کرتا ہے تو یہ اس کی اپنی اختراع تو ہو سکتی ہے حضرت مفتی صاحب کا مؤقف نہیں نیز اس حوالے سے مفتی سلطان عالم صاحب کی گفتگو یقیناً قابل اعتماد اور قابل استدلال ہے، کیونکہ محترم حضرت مفتی صاحب کے خاص شاگرد اور جامعۃ الرشید میں حضرت مفتی صاحب کے مؤقف کے ترجمان ہیں۔

---

[6] ای میل ٹو پروفیسر عبد الطیف 24 جمادی الثانی 1434ھ

## فائدہ

اس سے قبل ہم نے اس موضوع پر ایک مختصر تجزیہ بنام" الکلمات البینات" پیش کیا تھا لیکن اس کا انداز بیان اس سے قدرے مختلف ہے ،اس مضمون میں ہماری کوشش ہے کہ صبح صادق کے حوالے سے چند ضروری، عوامی وغیر عوامی مغالطات کی وضاحت پیش کی جائے ،انشاء اللہ اہل علم کی دلچسپی کے لئے ہماری یہ تحریر معاون رہے گی۔

دراصل بات یہ ہے کہ اوقات نماز بالخصوص اوقات فجر وعشاء کے تعیین کے سلسلے میں مشاہدات ہی اصل ہیں لیکن آج کل مارکیٹ میں ہر ماوشما اپنے مشاہدات لے کر حاضر ہے، سوال یہ ہے کہ مشاہدہ کس کا معتبر ہوگا کیا ہر کس ناکس کا مشاہدہ معتبر ہوگا یا اس کے لیے کوئی خاص شرائط ہیں تو اس حوالے سے ایک بات واضح ہے کہ اوقات نماز خالصتاً ایک شرعی معاملہ ہے ،اس میں کسی قسم کی انجینئرنگ کی ضرورت نہیں جس شخص کا مشاہدہ بحوالہ صبح صادق وکاذب شرع کی بتائی ہوئی علامات کے مطابق ہو، اسے قبول کر لینا چاہئے اور جس کا مشاہدہ شرع کی بتائی ہوئی علامات سے موافقت نہ رکھے اسے بڑے احترام کے ساتھ ناقابل التفات قرار دینا چاہیے کیونکہ شرعی معاملات میں اعتبار اصول شرع کا ہوتا ہے۔

## مشاہدات کا عجیب تصور

آج کل بعض لوگ مشاہدات کا کچھ ایسا تصور پیش کرنے لگے ہیں کہ جس سے مشاہدات کی ترغیب کے بجائے عامۃ المسلمین میں مشاہدات سے اکتاہٹ محسوس ہونے لگی ہے مثلاً

"آج کے دور میں مشاہدات کالعدم ہو چکے ہیں"

"مشاہدات تو درکنار مشاہدات کو سمجھنے والے بھی بہت کم ہو گئے"

"مشاہدات کوئی کرنا بھی چاہیں تو بجلی کے قمقموں اور ٹیوبوں کے باعث صحیح مشاہدات انتہائی مشکل ہو گئے" وغیرہ وغیرہ

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کے جملوں کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ مشاہدات کا ذوق رکھنے والے مبتدئین کو پہلے سے ہی ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار کیا جائے کہ مشاہدہ کرنا بڑا مشکل کام ہے ،اس دور میں مشاہدات نہیں ہو سکتے وغیرہ وغیرہ۔

جب ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی تو اب تو اکثریت مشاہدات فجر وعشاء کا اہتمام کرنے سے گریز کرے گی لیکن انکے ذہن میں یہ سوال تو باقی ہے کہ جب مشاہدہ کرنا واقعی ایک مشکل کام ہے تو پھر اوقات نماز کی جانچ پرکھ کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا وہ کونسا طریقہ ہے جس سے معلوم ہو گا کہ فلاں چارٹ میں دیے گئے اوقات نماز درست ہیں یا غلط وغیرہ وغیرہ

یہ وہ موقع ہے جہاں پر آکر مغرب کی تحقیقات سے متاثر دور جدید کے کچھ کرم فرما ایک کیپسول کی صورت میں اپنی فنی دوائی کا زہر بڑی کاریگری کے ساتھ امت مسلمہ کے رگوں میں گھول دیتے ہیں کہ جی اس کے لئے تو آپ کو فن سیکھنا ہو گا، ریاضی کے قواعد سیکھنے ہوں گے لہٰذا جو مشاہدات اور اوقات نماز ہمارے ان مخصوص قواعد اور من پسند اصولوں سے مطابقت رکھیں گے وہ درست ہونگے ورنہ حرف غلط کی طرح مسترد قرار پائیں گے۔

لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ نہ تو صحیح مشاہدات کالعدم ہیں اور نہ ہی امت مسلمہ اتنی یتیم ہوئی ہے کہ مشاہدات والے نہ رہے ہوں اور نہ ہی پوری دنیا قمقموں سے بھری ہوئی ہے کہ صحیح مشاہدات مشکل ہوں ،الحمد للہ صحیح مشاہدات بھی ہو رہے ہیں،اور مشاہدات کرنے والے ان گنت مخلصین بھی موجود ہیں اور اب بھی سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں مقامات ایسے موجود ہیں جہاں کوئی بجلی کے قمقمے

نہیں اور آج بھی شرعی علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے صحیح مشاہدات ممکن ہیں اور ہو سکتے ہیں۔

یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم فنون سے ناواقف ہیں کیونکہ اس طرح کے بہت سارے فنون کا پڑھنا پڑھانا ایک عرصے سے الحمد للہ ہمارا مشغلہ ہے ، لیکن ان فنی نظریات کو کبھی حتمی نہیں سمجھا کیونکہ فنی نظریات اہل فن کے مرہون منت ہوتے ہیں، جن کی باتوں میں تضادات کی بھرمار کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ، زیر بحث مسئلہ (یعنی صبح صادق کتنے درجے زیر افق ہے) میں دور حاضر کے اہل فن سمجھے جانے والوں کے اقوال میں جو تضادات ہیں اگر اس پر لکھا جائے تو شاید ایک ضخیم کتاب بھی اس کا متحمل نہ ہو۔

المختصر ہمارا نقطہ نظریہ ہے کہ دیگر فنون کی طرح فن فلکیات وریاضی وغیرہ پڑھنا یا سیکھنا کوئی جرم نہیں لیکن ان فنون کو اپنی حدود میں رکھنا ضروری ہے، جہاں ضرورت پڑے تو بطور معاون استعمال میں لایا جائے لیکن ان فنی اصولوں کو شرعی مسائل کا بنیاد نہ بنایا جائے۔

## احادیث مبارکہ میں صبح صادق اور صبح کاذب کا تذکرہ

1 : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ - أَوْ قَالَ نِدَاءُ بِلَالٍ - مِنْ سُحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ قَالَ يُنَادِي - بِلَيْلٍ، لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ» وَقَالَ: «لَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَهَكَذَا - وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا - حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا» - وَفَرَّجَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ –[7]

[7] المسند الصحیح, مسلم بن الحجاج, النیسابوری, ناشر, دار إحیاء التراث العربی بیروت, ج2ص768 {1093}

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کی وجہ سے نہ رکے یا آپ نے فرمایا کہ حضرت بلال کی پکار سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ اذان دیتے ہیں یا فرمایا کہ وہ پکارتے ہیں تاکہ نماز میں کھڑا ہونے والا سحری کھانے کے لئے لوٹ جائے اور تم میں سے سونے والا جاگ جائے آپ ﷺ نے یہ فرما کر ہاتھ سیدھا کیا اور اوپر کو بلند کیا یہاں تک کہ آپ فرماتے کہ صبح اس طرح نہیں ہوتی پھر انگلیوں کو پھیلا کر فرمایا کہ صبح اس طرح ہوتی ہے۔

فائدہ

اس حدیث مبارک میں صبح کاذب کی روشنی کی کیفیت طولانی جبکہ صبح صادق کی روشنی کی کیفیت مستطیر بمعنی منتشر یعنی شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی بتائی گئی ہے کما دل علیہ" وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا" "وَفَرَّجَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ "

2 : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى، قَالاَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ، وَلاَ الفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ، وَلَكِنِ الفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الأُفُقِ،هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.[8]

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور لمبی فجر یعنی صبح کاذب کی وجہ سے باز نہ آؤ اور پھیلی ہوئی فجر یعنی صبح صادق کے ظاہر ہونے پر کھانا پینا چھوڑ دو، امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

---

[8] سنن الترمذی، محمد بن عیسی، ترمذی، ابو عیسی، ناشر: دار الغرب الاسلامی —بیروت، ج2 ص78 {706}

## فائدہ

دوسری حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ اختتام سحر کا وقت اذان بلال رضی اللہ عنہ اور صبح کاذب نہیں بلکہ فجر مستطیر ہے جس کی تشریح ماہرین شرع یعنی فقہاء ومفسرین وغیرہ نے المنتشر فی الافق سے فرمائی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ صبح جو اختتام سحر کے لئے معیار ہے اس کی روشنی نمودار ہونے کے بعد تادیر قائم نہیں رہتی بلکہ آناً فاناً بڑھتی ہے۔

3 : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ قَالَ: يُنَادِي - لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ، وَيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ، وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا " قَالَ مُسَدَّدٌ وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا، وَمَدَّ يَحْيَى بِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ۔[9]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ (رات ہی میں) اذان دیتا ہے تاکہ جو شخص تہجد میں مشغول تھا وہ لوٹ جائے اور جو سویا ہوا تھا وہ سحری وغیرہ کے لئے اٹھ جائے اور فجر کا وقت وہ نہیں ہے جو اس طرح ظاہر ہو اور راوی نے اس کو ہتھیلیاں ملا کر اونچا کر کے دکھایا یہاں تک کہ اس طرح ظاہر ہو (راوی نے اس کو اپنی دونوں انگشت شہادت کو پھیلا کر بتایا)۔

---

[9] سنن ابی داود، ابو داود سلیمان، السِّجِسْتانی، ناشر: المکتبۃ العصریۃ، صیدا- بیروت، ج2ص303

### فائدہ

تیسری حدیث مبارک میں مذکور ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کو اختتام سحر کا معیار نہ سمجھا جائے کیونکہ وہ رات کو صبح صادق سے پہلے اذان دیتے ہیں تاکہ تہجد میں مشغول لوٹ جائیں اور سوئے ہوئے بیدار ہو جائیں راوی نے دونوں انگشت شہادت کو پھیلا کر بتایا کہ فجر صادق بمعنی مستطیر یعنی منتشر یوں ہوتی ہے اور اسی فجر کو ظہور اختتام سحر کے لئے معتبر سمجھا گیا۔

قال محمد بن صالح العثيمين: وقد بين الرسول عليه الصلاة والسلام أن هذا الأذان ليس لصلاة الفجر بقوله ليرجع قائمكم يعني ليرده ليتسحر ويوقظ نائمكم ليتسحر۔[10]

4 : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ، يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَمْنَعَنَّ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الَّذِي هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ۔[11]

ترجمہ: حضرت سوادہ بن حنظلہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کی اذان تم کو سحری کھانے سے نہ روکے اور نہ آسمان کے کنارے کی وہ سفیدی جو لمبائی میں ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ پھیل جائے۔

---

[10] شرح ریاض الصالحین، محمد بن صالح بن محمد العثیمین، ناشر: دار الوطن للنشر، الریاض، طبعة: 1426ھ-ج4ص150
[11] سنن ابی داود، ابو داود سلیمان، السِّجِستانی، ناشر: المکتبة العصریة، صیدا- بیروت، ج2ص303{2346}

فائدہ

چوتھی حدیث مبارک کا خلاصہ یہ ہے کہ اذان بلالی اور صبح کاذب آپ کی سحری میں رکاوٹ نہ بنے یہاں تک کہ روشنی پھیل جائے یعنی روشنی میں استطارت وانتشار آجائے نیز لفظ حتی سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کاذب وصادق باہم انتہائی قریب ہیں۔کمادل علیہ" حتی یستطیر"

5 : حَدَّثنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثنَا هِشَامٌ، حَدَّثنَا قتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ»، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الأَذَانِ وَالسَّحُورِ؟ " قَالَ: «قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً»[12]

ترجمہ:حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے،حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا اذان اور سحری میں کتنا فصل تھا؟ انہوں نے کہا کہ پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔

فائدہ

پانچویں حدیث مبارک میں اذان فجر اور سحری کے درمیان فصل پچاس آیتوں کے برابر مذکور ہے۔

6 : وحَدَّثنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ:

---

[12] صحیح البخاری،محمد بن إسماعیل ابو عبداللہ،ناشر: دار طوق النجاۃ،طبعۃ: الأولی،1422ھ۔ج3ص29{1921}

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ - لِعَمُودِ الصُّبْحِ - حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا»[13]

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سے دھوکہ نہ کھائے اور نہ ہی سفیدی سے جو کہ صبح کے وقت ستون کی طرح ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ مستطیر ہو جائے۔

### فائدہ

چھٹی حدیث مبارک میں تنبیہ ہے کہ تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور یہ ستون نما صبح کاذب کی روشنی دھوکہ نہ دے یعنی اسے صبح صادق نہ سمجھ بیٹھو یہاں تک کہ یہ روشنی مستطیر یعنی منتشر ہو جائے کیونکہ بوجہ قرب کے دھوکہ عین ممکن ہے۔

7 : أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَنْبَأَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا - يَعْنِي مُعْتَرِضًا -» قَالَ أَبُو دَاوُدَ: «وَبَسَطَ بِيَدَيْهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مَادًّا يَدَيْهِ»[14]

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور یہ سفیدی دھوکہ نہ دے یہاں

[13] لمسندا لصحیح, مسلم بن الحجاج, النیسابوری, ناشر, دارإحیاء التراث العربی بیروت, ج2ص769{1094}

[14] السنن النسائی،ابو عبدالرحمٰن،الخراسانی،النسائی،ناشر،مکتب المطبوعات الاسلامیة—حلب،طبعة: الثانیة،، 1986ج4ص148{2171}

تک یہ فجر کی روشنی ظاہر ہو اس طریقہ سے یعنی چوڑائی میں۔ حضرت امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت شعبہ رحمہ اللہ نے اپنے دونوں ہاتھ دائیں اور بائیں جانب کھینچ کر پھیلائے۔

فائدہ

ساتویں حدیث مبارک میں انتہائی وضاحت کے ساتھ حتی یستطیر کی کیفیت سمجھائی گئی ہے۔

## صبح صادق وکاذب کی توضیح

ارشاد باری تعالی ہے کہ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ۔الایۃ[15]

ترجمہ: اور تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ اچھی طرح ظاہر ہو جائے تمہارے لئے سپیدہ صبح کی سفید دھاری تاریکی شب کی سیاہ دھاری سے۔[16]

اس آیت مبارکہ کے ذیل میں ماہرین شرع نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں جو تفصیلات بیان فرمائی ہیں اس کا خلاصہ درجہ ذیل ہے:

1: صبح صادق شرقی افق پر روشنی کی اس کیفیت کا نام ہے جو اتنی واضح اور نمایاں ہوتی ہے کہ اس میں کسی قسم کا ابہام یا دھوکہ یا غیر یقینی صورت حال نہیں پائی جاتی بلکہ یہ روشنی ظہور ہی سے اپنے صادق ہونے کا پتہ دیتی ہے۔

اور بتصریح حکیم الامت رحمہ اللہ " پچھلی رات کو صبح ہوتے وقت پورب (مشرق) کی طرف یعنی جدھر سے سورج نکلتا ہے آسمان کے کنارے پر چوڑان میں سپیدی معلوم ہوتی ہے اور آناً فاناً بڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اجالا

[15] بقرہ187

[16] ترجمہ مدنی

ہو جاتا ہے تو جب سے یہ چوڑی سپیدی دکھائی دے تب سے فجر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور آفتاب نکلنے تک باقی رہتا ہے جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔[17]

2 : صبح صادق کوئی ایسی روشنی نہیں جس کا پریکٹیکلی نظر آنا بوجہ مدہم ہونے کے خفیف ہو بلکہ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ کے مطابق واضح اور صاف روشنی ہے۔

3 : جوں ہی صبح صادق کے پہلے صاف اور واضح لمحے کا ظہور ہو جائے تو احکام صبح صادق لاگو ہو جائیں گے یعنی سحری کا وقت ختم ہو جائے گا اور وقت فجر داخل ہو جائے گا۔

4 : شرقی افق پر روشنی کی درجہ بالا کیفیت سے قبل ایک اور ستون نما روشنی ہوتی ہے جسے صبح کاذب کہتے ہیں اور یہ صبح کاذب کی روشنی بھی کسی اور سبب سے پیدا شدہ روشنی نہیں بلکہ صبح صادق کی طرح سورج ہی کی براہ راست روشنی ہے یعنی صبح کاذب سورج کی روشنی کا اولین لمحہ ہے بالفاظ دیگر یوں سمجھا جائے کہ صبح صادق وکاذب ایک ہی روشنی کے دو منظر ہیں ۔ ہیں تو دونوں سورج ہی کی روشنیاں لیکن حکمت بالغہ کے تحت صبح کاذب {پہلا منظر} کو رات کا حکم حاصل ہے اور صبح صادق {دوسرا منظر} کو دن کا اگر حکم شرعی نہ ہوتا تو صبح کاذب بھی دن کا حصہ ہوتا کیونکہ فجر تو دونوں ہیں اگر صبح کاذب کی روشنی کو سورج کے علاوہ کسی اور سبب سے پیدا ہونے والی روشنی مان لیا جائے تو فجر کہنا بے جا ہو جائے گا۔ جیسا کہ درجہ ذیل عبارات سے ظاہر ہے۔

1 : وَالْحَاصِلُ أَنَّ الْفَجْرَ مَعْنَاهُ الْبَيَاضُ <u>وَيَتَنَوَّعُ إِلَى كَاذِبٍ وَصادق وَكِلَاهُمَا مِنْ نُورِ الشَّمْسِ،</u> إِلَّا أَنَّ الْكَاذِبَ لَا يَنْتَشِرُ لِدِقَّتِهِ وَيَنْقَطِعُ

[17] حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ بہشتی زیور ص 130

بِالْكُلِّيَّةِ إِذَا قَرُبَ زَمَنُ الصادق، وَالصادق يَنْتَشِرُ لِقُرْبِهَا وَيَعُمُّ الْأُفُقَ.[18]

ترجمہ: حاصل یہ ہوا کہ فجر کے معنی بیاض کے ہیں اور اس فجر کی دو قسمیں ہیں اور دونوں سورج کی روشنی سے ہیں صرف فرق یہ ہے کہ فجر کاذب کی روشنی مدہم ہونے کی وجہ سے منتشر نہیں ہوتی اور صبح صادق کے قریب قریب { تھوڑی دیر کے لئے } بالکل ختم ہو جاتی ہے اور صبح صادق کی روشنی منتشر ہو کر افق پر پھیل جاتی ہے۔

2 : حَاصِلُهُ أَنَّ الْفَجْرَ مَعْنَاهُ الْبَيَاضُ وَيَتَنَوَّعُ إِلَى كَاذِبٍ وَصادق وَكِلَاهُمَا مِنْ نُورِ الشَّمْسِ إلَّا أَنَّ الْكَاذِبَ لَا يَنْتَشِرُ لِدِقَّتِهِ وَيَنْقَطِعُ بِالْكُلِّيَّةِ إذَا قَرُبَ زَمَنُ الصادق۔[19]

ترجمہ: حاصل کلام یہ نکلا کہ فجر کے معنی بیاض کے ہیں اور اس فجر کی دو قسمیں ہیں اور دونوں سورج کی روشنی سے ہیں صرف فرق یہ ہے کہ فجر کاذب کی روشنی مدہم ہونے کی وجہ سے منتشر نہیں ہوتی اور صبح صادق کے قریب قریب { تھوڑی دیر کے لئے } بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

3 : ووقت الصبح إذا طلع الفجر الثاني وهو الفجر الصادق والأول وهو ذنب السرحان وإنما سمي بذلك لأنه يظهر مستطيلا تأنس الأبصار به ثم يظهر أنه قد غاب، وليس كذلك بل هو أول ما يطلع من نور الشمس إذا قرب دنوها من الأفق ثم إذا زاد الدنو كثر

[18] الفواکہ الدوانی علی رسالۃ ابن ابی زید القیروانی، احمد بن غنیم، المتوفی: 1126ھ، ناشر: دار الفکر، تاریخ النشر: 1415ھ، ج1ص165

[19] حاشیۃ العدوی علی شرح کفایۃ الطالب الربانی، ابوالحسن, ناشر: دار الفکر—بیروت، تاریخ النشر1414ھ، ج1ص242

الضوء واستطال في الأفق، فسمي هذا المستطيل الفجر الصادق، وبه يتعلق حكم الإمساك عن الطعام وحكم الصلاة.[20]

ترجمہ: اور صبح کے وقت جب فجر ثانی طلوع ہو جائے تو صبح صادق ہو جاتی ہے اور فجر اول بھیڑیے کی دم کی طرح ہے کیونکہ یہ پہلے ستون نما ظاہر ہوتی ہے پھر ایسا لگتا ہے کہ غائب ہو گئی حالانکہ غائب نہیں ہوتی بلکہ یہ {صبح کاذب} سورج کی اولین کرن ہے پھر جب افق کے مزید قریب ہو کر پھیل جاتی ہے تو صبح صادق ہو جاتی ہے اور اختتام سحر و نماز فجر کا تعلق اسی صبح کے ساتھ ہے۔

## صبح صادق کتنے درجے زیر افق پر ہے؟

اللہ جل مجدہ نے دن ورات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جن میں ظہر ،عصراور مغرب کا تعلق چونکہ دن کے ساتھ ہے اس لئے ان اوقات کا معلوم کرنا آسان ہے جبکہ نماز فجر وعشاء کے اوقات چونکہ رات کے ساتھ متصل ہیں اس لئے اندھیرے کی وجہ سے ان اوقات کا معلوم کرنا قدرے مشکل ہے، لیکن اللہ نے امت مرحومہ میں کثرت کے ساتھ ایسے رجال پیدا فرمائے ہیں جو فلکی وریاضی علوم کے ساتھ ساتھ شرعی علوم میں بھی درجہ امامت پر فائز ہیں، نیز ان کا علم وفتوی اور تقویٰ مسلم ہے جنہوں نے اوقات نماز جیسے اہم مسائل کی توضیح کے لئے اپنی زندگیاں وقف فرمادیں، جن میں ایک قابل ذکر نام ماضی قریب کے جید عالم با عمل ،صوفی با صفا ،فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ کا ہے جنہوں نے اوقات نماز بالخصوص اوقات فجر وعشاء کے حوالے سے نہ صرف یہ کہ شرعی پہلو کو واضح کیا، بلکہ ان فنی غلطیوں کی بھی نشاندہی فرمائی جو مغربی تحقیقات سے درآمد ہو کر مسلمانوں کی تحقیقات کا حصہ بن گئیں تھیں۔

---

[20] التنبیہ علی مبادئ التوجیہ ،ابو الطاہر ابراہیم ،بیروت لبنان، طبع اولی 2007ج1ص381

حضرت مفتی صاحب مرحوم نے بڑی وضاحت کے ساتھ مفسرین، محدثین، فقہاء اور ماہرین کے قدیم وجدید تحقیقات یہ ثابت فرمایا ہے کہ ہمارے ہاں جو اوقات نماز کے لئے نقشہ جات رائج ہیں ان نقشہ جات میں نماز فجر کے لئے دیا گیا وقت دراصل صبح کاذب کا وقت ہے صبح صادق کا وقت اس سے کچھ دیر بعد ہے۔

فنی زبان میں یوں سمجھا جائے کہ قدیم نقشہ جات میں دیے گئے وقت فجر پر سورج 18 درجے زیر افق ہوتا ہے اور 18 درجے زیر اافق باجماع متقدمین صبح کاذب کا وقت ہے اور فجر صادق کاوقت اس وقت ہو تا ہے جب سورج 15 درجے زیر افق پہنچتا ہے۔

حضرت مفتی صاحب مرحوم کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی اہل علم کی ایک جم غفیر اس عظیم غلطی کی اصلاح کے لئے پوری دنیا میں کوشاں ہیں اور اپنے اپنے انداز میں محنت فرمارہے ہیں جن میں عرب ممالک کی ایک طویل فہرست بھی شامل ہے وطن عزیز میں حضرت مفتی صاحب مرحوم کاادارہ جامعۃ الرشید کراچی بھی اس مسئلہ میں حضرت کے مزاج کے مطابق کردار ادا کر رہا ہے اسی طرح برادر محترم مفتی ڈاکٹر شوکت علی قاسمی صاحب مدظلہ (صوابی) بھی خالصتاً علمی ماحول میں دلائل اور مشاہدات کی بنیاد پر اس غلطی کی اصلاح کے لئے کوشاں ہیں اور الحمد للہ حضرت مفتی صاحب مرحوم سے لے کر آج تک اہل علم باوجود اپنی مصروفیات کے اس اہم مسئلہ کے حل کے لئے مصنوعی روشنیوں سے دور مقامات پر مشاہدات کا اہتمام بھی پابندی کے ساتھ فرماتے ہیں بلکہ بعض اہل علم تو پورا سال مشاہدات کااہتمام فرماتے ہیں اور آج تک ان بزرگوں کے مسلسل،کافی اور معمول کے مشاہدات سے بھی یہی تصدیق ہو رہی ہے کہ 18 درجے زیر افق صبح کاذب اور 15 درجے زیر افق شرعی صبح صادق کی کیفیت ہوتی ہے۔

## فجر مستطیر

صبح صادق کا دوسرا نام فجر مستطیر بھی ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں آپ پڑھ آئے ہیں۔

مستطیر کے لفظی معنی پھیلے ہوئے ہونے کے ہیں لیکن جیسے کسی صاحب علم پر یہ بات مخفی نہیں کہ صبح صادق ایک شرعی اصطلاح ہے اور شرعی اصطلاحات میں شرعی تشریحات کا اعتبار ہوا کرتا ہے محض لفظی یا فنی تشریحات کا اعتبار بالکل نہیں ہوتا جیسے اذان ایک شرعی اصطلاح ہے اس کے لفظی معنی اعلان کے ہیں لیکن کیا ہر اعلان اذان کہلائے گا؟

اگر کوئی شخص فوتگی یا گمشدگی کا اعلان کرے اور یہ کہے کہ میں اذان دے آیا ہوں ہوں اور دلیل یہ پیش کرے کہ اذان کے معنی چونکہ اعلان کے ہیں اس لئے فوتگی اور گمشدگی کے اعلان کو بھی اذان کہا جا سکتا ہے تو ایسے شخص کی بات سوائے لطیفے اور کیا ہو سکتی ہے؟

معلوم ہوا کہ جیسے ہر اعلان اذان نہیں ہوا کرتا کیونکہ اذان کی شرعی تشریح متعین ہے بالکل اسی طرح فجر مستطیر کی ہر تشریح بھی قابل قبول نہیں کیونکہ فجر مستطیر کی شرعی تشریح بھی متعین ہے۔

## فجر مستطیر شرعی ماہرین کی نظر میں

1: جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی المتوفی 597ھ

کشف المشكل من حديث الصحيحين میں فرماتے ہیں:

والمستطير: الْمُنْتَشِر بِسُرْعَة، يُقَال: استطار الْفجْر: إِذا انْتَشَر وَاعْترض فِي الْأُفق، وَذَلِكَ الَّذِي يمْنَع السّحُور.[21]

[21] کشف المشکل من حدیث الصحیحین، جمال الدین ابو الفرج، دار الوطن - الریاض، ج1 ص297

2: علاء الدین علی بن محمد بن إبراہیم بن عمر الشیحی إبو الحسن، المعروف بالخازن المتوفی 741ھ لباب التأويل في معاني التنزيل میں فرماتے ہیں:

واعلم أن الفجر الذي يحرم به على الصائم الطعام والشراب والجماع هو الفجر الصادق المستطير المنتشر في الأفق سريعا۔[22]

3: علاء الدین، إبو بکر بن مسعود بن إحمد الکاسانی الحنفی المتوفی 587ھ

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع میں فرماتے ہیں:

وَالْفَجْرُ الثَّانِي وَهُوَ الْمُسْتَطِيرُ الْمُعْتَرِضُ فِي الْأُفُقِ لَا يُزَالُ يَزْدَادُ نُورُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَيُسَمَّى هَذَا فَجْرًا صادقا؛ لِأَنَّهُ إذَا بَدَأَ نُورُهُ يَنْتَشِرُ فِي الْأُفُقِ ۔[23]

4: حکیم الامت اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

" پچھلی رات کو صبح ہوتے وقت پورب (مشرق ) کی طرف یعنی جدھر سے سورج نکلتا ہے آسمان کے کنارے پر چوڑان میں سپیدی معلوم ہوتی ہے اور آناً فاناً بڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اجالا ہو جاتا ہے تو جب سے یہ چوڑی سپیدی دکھائی دے تب سے فجر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔[24]

5: مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

سورج نکلنے سے تخمیناً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے مشرق (پورب) کی طرف آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔ وہ سفیدی زمین سے اُٹھ کر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے اسے صبحِ کاذب کہتے ہیں۔[25]

---

[22] تفسیر الخازن، علاء الدین، المعروف بالخازن، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع اولی 1415ھ ج1ص 117

[23] بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ج1ص 122

[24] حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ بہشتی زیور ص 130

[25] تعلیم الاسلام از حضرت مفتی اعظم ہند مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ ص 105

6: مزید فرماتے ہیں: {صبح کاذب کی روشنی} تھوڑی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہو جاتی ہے۔اس کے بعد دوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہے جو مشرق کی طرف سے دائیں بائیں جانب کو پھیلتی ہوئی اٹھتی ہے، یعنی آسمان کے تمام مشرقی کنارے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے، اوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اٹھتی اسے صبحِ صادق کہتے ہیں [26]۔

صبح صادق، فجر صادق، فجر مستطیر اور فجر ثانی ایک ہی روشنی کے مختلف نام ہیں اور شرعی احکام مثلاً اذان فجر واختتام سحر وغیرہ میں اسی روشنی یعنی اسی صبح کا اعتبار ہے ،لہٰذاان کی تشریح بھی ایک جیسی ہوگی ہم نے نہایت اختصار کے ساتھ ماہرین شرع کے زبانی فجر مستطیر کی جو وضاحت پیش کی ہے اس کاخلاصہ یہ ہے کہ فجر مستطیر یعنی صبح صادق ایسی واضح روشنی ہے جواختتام صبح کاذب کے فوراًبعد نمودار ہو کرآناً فاناً تیزی کے ساتھ شرقی افق پر منتشر ہو جاتی ہے نہ توفجر مستطیر کی روشنی کے حدود تادیر قائم رہتے ہیں،نہ ہی وہ روشنی کم ہوتی ہے اور نہ ہی اس کا نظر آنا صاف موسم میں کوئی خفیف یا مشکل ہوتا ہے۔
بعض لوگوں نے فجر مستطیر کی وضاحت قوس سے کی ہے:
سارے ریاضی دان جانتے ہیں کہ قوس جزوِ دائرہ ہوتا ہے پھر قوس کاایک زاویہ قائمہ ہے،ایک زاویہ حادہ ہے،ایک زاویہ منفرجہ ہے وغیرہ وغیرہ۔
لیکن ہمارا نقطہ نظر یہ ہے فجر مستطیر {صبح صادق} ایک آسان فہم شرعی اصطلاح ہے اس کی شرح فنی اصطلاحات سے اس انداز میں کرنا کہ شرح متن سے زیادہ مغلق ہو جائے کوئی عمدہ قدم نہیں نیز یہ عمل ترجیح المعقول علی المنقول کے زمرے میں بھی داخل ہو جائے گااور اگر شرعی اصطلاحات کو اس طرح سے پیش کیا جائے تو پھر تو مشاہدات کا دائرہ کار بھی انتہائی محدود ہو کر رہ

[26] ایضاً حوالہ بالا

جائے گا کیونکہ ہر کوئی تو ریاضی دان نہیں ہوتا اور نتیجۃً فجر مستطیر یعنی صبح صادق کی تشریحات محض چند ریاضی دانوں کے رحم و کرم پر رہ جائیں گے، جو ان کا میدان ہی نہیں بلکہ ماہرین شرع کا میدان ہے۔

یہاں ایک اور بات بھی قابل توجہ ہے کہ اگر کسی کو فجر مستطیر یعنی صبح صادق قوس کی تفصیلات سمجھے بغیر سمجھ نہیں میں آتا تو بھلے قوس ہی سے سمجھیں لیکن یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ یہاں قوسِ حقیقی کے قوانین نہیں چلیں گے کیونکہ مشاہدہ میں جس چیز کو قوس سے تعبیر کیا جاتا ہے اس سے مراد پرکار سے بنایا ہوا دائرہ اور جزو دائرہ { قوس } 100 فیصد مراد نہیں ہوتا بلکہ مشابہت مراد ہوتی ہے۔فافہم وتدبر

معلوم ہوا کہ شرعاً فجر مستطیر یعنی صبح صادق کا سمجھنا قوس کی تفصیلات سمجھنے پر موقوف نہیں بلکہ جب صاف موسم میں افق شرقی پر ستون نما روشنی کے تھوڑی دیر بعد افق پر واضح، پھیلی ہوئی منتشر ہونے والی رشنی نظر آئے تو صبح صادق کے احکام متوجہ ہو جائینگے۔

## فجر مستطیل ایک ستون نما روشنی

فجر کاذب، صبح کاذب، فجر مستطیل یا فجر اول ایک ہی روشنی کے مختلف نام ہیں اور اس روشنی کے ساتھ کوئی شرعی حکم متعلق نہیں البتہ اس کی تفصیلات شرع میں موجود ہیں کہ یہ کس قسم کی روشنی ہے نیز احادیث مبارکہ میں "لا یغرنکم "اس بات پر دلیل ہے کہ صبح کاذب کی روشنی ایسی روشنی کا نام ہے جسے دیکھ کر صبح صادق کا دھوکہ ہو سکتا ہے اور اسی روشنی کو ماہرین نے "اول الصبح" سے تعبیر کیا ہے کیونکہ یہ پہلی فجر ہے،یوں سمجھ لیا جائے کہ یہ روشنی باعتبار ظہور کے اول الصبح اور باعتبار حکم کے صبح کاذب ہے۔

## صبح کاذب کی تعریف

صبحِ کاذب شرقی افق پر نمودار ہونے والی ایک سفید روشنی کا نام ہے جو زمین سے اُٹھ کر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے جیسا کہ اوپر ذکر کی ہوئی احادیث سے ظاہر ہے۔

یہاں بھی یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ احادیث میں لفظ مستطیل سے مستطیل حقیقی مراد نہیں بلکہ مستطیل کی طرح ہونا مراد ہے۔

## صبح صادق کی تعریف

رات کے اخیر میں صبح کاذب کے بعد افق پر جب شمالًا جنوباً اناً فاناً بڑھنے والی سفیدی [جس میں تھوڑی سی سرخی کی آمیزش ہوتی ہے ]ظاہر ہو جائے تو یہ صبح صادق ہے اور اس کے ظہور کے ساتھ ہی احکام صبح متوجہ ہو جاتے ہیں نیز اس روشنی کے ظہور کے ساتھ ہی تھوڑی دیر میں اجالا ہو جاتا ہے جو صبح صادق کی صادق ہونے کی گواہی دیتی ہے۔

## درجات زیر افق کے لحاظ سے صبح صادق کی تعریف:

جیسے کے ذکر کیا جا چکا ہے کہ وطن عزیز میں رائج قدیم نقشہ جات اوقات نماز میں ایک بہت بڑی غلطی کی نشان دہی سب سے پہلے حضرت فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ نے فرمائی کہ ہمارے مروجہ نقشوں میں وقتِ فجر وعشاء غلط درج ہے کیونکہ اس میں عشاء وفجر کے اوقات سورج کے 18 درجے زیر افق کے بنیاد پر درج کئے گئے ہیں جبکہ ایسا نہیں بلکہ صحیح وقت صبح صادق 15 درجے زیر افق کا ہے یہ ایک نئی بات ضرور تھی لیکن حضرات نے اس کے لئے مشاہدات کا اہتمام فرمایا اور ٹنڈو آدم خان کے تاریخی مشاہدات کے بنیاد پر یہ فیصلہ فرمایا کہ قدیم رائج نقشوں میں فجر کا دیا گیا وقت دراصل صبح کاذب کا

وقت ہے صحیح اور شرعی صبح صادق کا وقت 15 درجے زیر افق ہے اس تفصیل کے بنیاد پر وہ تمام نقشے جو 18 درجے زیر افق کے بنیاد پر بنے تھے اوقات فجر وعشاء کے حوالے سے غلط قرار پائے اور وہ نقشے جن میں اوقات فجر وعشاء 15 درجے زیر افق ہیں درست اور اقرب الی الصواب پائے اور یہ تاریخی فیصلہ آج بھی اکابر کی دستخطوں کے ساتھ احسن الفتاوی جلد دوم کی زینت ہیں لیکن اس فیصلے کے بعد ایک پروفیسر { جسے حضرت مفتی صاحب نے اپنے انداز میں مخاطب فرمایا ہے } بزرگوں کے اس اتفاق کو سبوتاژ کرنے کا باعث بنے۔ اللہ اکابر رحمہم اللہ کے قبور پر رحمت کاملہ کا نزول فرمائے۔

بعض حضرات نے جو اکابر کی طرف یہ نسبت فرمائی ہے کہ ناکافی مشاہدات کی بنیاد پر کراچی کے بڑے علماء کرام نے 15 درجے زیر افق کی تصدیق فرمائی مناسب نہیں۔

یہاں ہم حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ کے احسن الفتاوی ایک اقتباس نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ حقیقت کیا تھی۔

اقتباس از احسن الفتاوی

"بندہ نے مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر اس کی انفرادی اشاعت کی بجائے اس کو دار العلوم، مدرسہ عربیہ نیوٹاون اور دار الافتاء والارشاد کی مشترکہ مجلس تحقیق میں پیش کیا جو استاد محترم مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا محمد یوسف بنوری رحمہما اللہ تعالی کی سرپرستی میں مسائل حاضرہ کی تنقیح و تحقیق کے لئے قائم کی گئی تھی مجلس کے سرپرستوں اور ارکان کے متفقہ فیصلے کے بعد یہ مسئلہ عوام کے سامنے لایا گیا اور سب کے دستخطوں کے ساتھ شائع ہوا، حضرت مفتی صاحب کی سرکردگی میں تین روز تک مشاہدات ہوئے جن کی روئیداد مفتی صاحب نے خود اپنے قلم سے لکھی جس میں تین بار یہ تصریح فرمائی ہے کہ ان مشاہدات پر

سب شرکاء کااتفاق رہاان ذاتی مشاہدات کی بناء پر حضرت مفتی صاحب نے اس کی تائید میں بعض فتاوی بھی تحریر فرمائے پھر مجلس تحقیق نے دوبارہ بالااتفاق اپنے سابق فیصلے کی توثیق کی ان جملہ امور کی تفصیل گذر چکی ہے اس ساری سرگذشت کے بعد حضرت مفتی صاحب اور مولانا بنوری صاحب نے اس تحقیق سے رجوع فرمالیا۔

قلب میں اکابر کی محبت وعظمت اور ان کے علمی وعملی بلند مقام کی وقعت کے باوجود مسائل شرعیہ میں دلائل کے پیش نظر ان سے اختلاف رائے واجب ہے اس لئے ان دونوں بزرگوں کے رجوع سے متعلق چند امور پیش کرنے پر مجبور ہوں:۔

1: جب اس مسئلہ کو ابتداءً میں نے ہی مجلس تحقیق میں پیش کیا تھااور میری ہی تحریک پر مشاہدات اور مجلس تحقیق کے فیصلے ہوتے رہے تو اس کا مقتضٰی یہ تھا کہ اگر کوئی نیاانکشاف ہوا تھاتو اس سے مجھے بھی آگاہ کیا جاتا اور اس پر اجتماعی غور کے لئے مجھے شریک کیا جاتا مگر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ میرے دریافت کرنے پر بھی سابق فیصلوں سے رجوع کی وجہ نہیں بتائی گئی۔

2: حقیقت یہ ہے کہ ایک " فتین فطین" نے میری ہی تحریر میں میں ایک انگریزی کتاب کے حوالہ سے زوڈیکل لائٹ کا بیان دیکھا تو یہ کتاب ان اکابر کو دکھا کر یہ باور کرانے میں کامیاب ہو گیا کہ زوڈیکل لائٹ ہی صبح کاذب ہے حالانکہ میں بہت پہلے دلائل سے یہ ثابت کر چکا تھا کہ زوڈیکل لائٹ کا صبح کاذب سے کوئی تعلق نہیں غالباً میری یہ تحریر ان اکابر کی نظر سے نہیں گزری ہو گی۔

3: دونوں حضرات کی تحریر بالکل مجمل بلکہ مبہم ہے ان میں نہ تو میری کسی دلیل کے جواب کی طرف کوئی اشارہ ہے اور نہ ہی اپنی تائید میں کوئی دلیل

ہے، دونوں بزرگوں کی تحریروں میں جس جدید انکشاف کا ذکر ہے وہ وہی زوڈیکل لائٹ ہے جس کی حقیقت میں بہت پہلے لکھ چکا تھا۔
4: دلائل پر مبنی فیصلہ سے تو رجوع ممکن ہے مگر تین روز تک گیارہ علماء کے متفقہ عینی مشاہدات سے رجوع کے کیا معنی؟
5: ان حضرات کے بلا دلیل اختلاف سے اس متفقہ مسئلہ کو مسائل اختلافیہ کے فہرست میں لانے کا کوئی جواز نہیں اس لئے کہ 18 درجے زیر افق پر صبح صادق کا دنیا میں آج تک کوئی ایک فرد بھی قائل نہیں ہوا ایسی متفق علیہ حقیقت سے انکار کو اختلاف نہیں کہا جاتا بلکہ یہ خلاف بلا دلیل کہلاتا ہے۔"[27]
مزید تفصیل جو جاننا چاہے وہ "احسن الفتاوی جلد دوم" اور "اختلاف اکابر کی حقیقت اور جمہور کا عمل" مصنف ڈاکٹر شوکت علی قاسمی، ناشر مکتبہ فریدیہ محلّہ جھنگی پشاور کا مطالعہ فرمائیں جس میں اس عنوان کے تمام پہلوؤں کا احاطہ بڑے احسن انداز میں کیا گیا ہے۔

## 18 درجے زیر افق کے جدید مشاہدات پر ایک نظر

مئی 2008 میں بعض مخلص احباب نے ابر آلود موسم میں مشاہدات فرمائے اور پھر ان مشاہدات کو انقلابی مشاہدات کا نام دے کر اہمیت بڑھانے کی کوشش کی گئی، یہاں ہم قارئین کی دلچسپی کے لئے اختصاراً ان مشاہدات کا خلاصہ پیش کرتے ہیں انشاء اللہ فائدہ سے خالی نہیں ہوگا۔

### مشاہدات کی پہلی روئیداد

پہلا دن 6 مئی

[27] لدھیانوی، مفتی رشید احمد، ایچ ایم سعید، کراچی، طبع یازدہم 1425ھ، ج2ص191

مٹھی سے مقام مشاہدہ کے لئے روانگی رات 2:24 پر ہوئی اور 3:09 پر پہنچ گئے اس دن افق پر 12 درجے تک گہرے سیاہ بادل تھے۔

دوسرا دن 7 مئی

اس دن 2:55 پر مٹھی شہر سے روانہ ہوئے اور 3:44 پر مشاہدے کے لئے ایک بلند ٹیلے پر بیٹھ گئے اس دن بھی افق پر 10 درجے تک سیاہی مائل بادل تھا۔

تیسرا دن 8 مئی

افق کے قریب تارے نظر نہیں آرہے تھے جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ شاید افق پر بادل یا گرد وغبار ہے جب روشنی خوب واضح ہوئی تو ہمارے خیال کی تصدیق ہو گئی اور محسوس ہوا کہ افق پر تقریباً 8 درجے تک سیاہی مائل بادل تھے۔

چوتھا دن 9 مئی

3:54 پر مقام مشاہدہ پہنچے افق پر نیچے سیاہ رنگ کے بادل تھے اور سفید رنگ کے بادل بہت اونچائی تک پھیلے ہوئے تھے درمیان میں کہیں کہیں آسمان کا نیلگوں رنگ نظر آرہا تھا تاہم سفید بادلوں کی وجہ سے طلوع فجر کا احساس نہ ہو سکا زمین پر خوب روشنی کے پھیل جانے کے بعد بھی افق پر روشنی کی حدود کا اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔

پانچواں دن 10 مئی

افق پر معمولی گرد تھی جس کا احساس سورج طلوع ہونے کے وقت ہوا۔

چھٹا دن 11 مئی

اس دن افق پر نیچے سیاہ رنگ کے گہرے بادل تھے اور ان کے اوپر سفید رنگ کے بادل بہت اونچائی تک پھیلے ہوئے تھے اس لئے مشاہدہ نہ ہو سکا۔

## مشاہدات کی دوسری روئیداد

8 مئی

تقریباً 4 بجے سے پہلے پہلے ٹیلے پر مشاہدے کے لئے پہنچ گئے آسمان پر ستارے کافی واضح اور روشن تھے افق پر نچلے حصے میں بعض جگہوں پر بادل کے ٹکڑے موجود تھے لیکن پہلے دنوں کی بنسبت مطلع بالکل صاف تھا؟

## مشاہدات کی تیسری روئیداد

8 مئی

اور روشنی عرضاً افق کے دونوں طرف پھیل گئی پھر جوں جوں روشنی مزید ہوتی گئی تو معلوم ہوا کہ افق پر تقریباً 12 درجے تک باریک بادل موجود رہے۔

9 مئی

یہاں افق پر ستارے واضح نہ تھے، شمال مشرق کی طرف دور کسی گاؤں کی روشنی افق پر اثر انداز ہو رہی تھی، افق واضح نہیں تھا اور تبیین کی کیفیت جو گزشتہ روز ہوئی تھی ایسا نہیں تھا۔ جب کچھ روشنی مزید ہوئی تو معلوم ہوا کہ افق پر کافی بادل ہیں جس کی وجہ سے اوپر اوپر تو روشنی میں اضافہ ہو رہا تھا لیکن افق کافی دیر تک واضح نہیں ہوا۔

قارئین محترم غور فرمائیں کہ ان مشاہدات میں کونسا ایسا دن گزرا ہے جس میں افق پر سیاہ یا سفید بادل نہ تھے تقریباً تمام مشاہدات میں افق غبار آلود یا سیاہ سفید بادلوں سے ڈھکا ہوا ہے لیکن پھر بھی بعض حضرات کا اصرار ہے کہ ان مشاہدات نے گویا انقلاب برپا کر دیا۔ فیا للعجب

## جامعۃ الرشید کا عدم اطمینان

ان انقلابی مشاہدات پر جامعۃ الرشید کے ذمہ داران نے باقاعدہ ایک نوٹ بھیج کر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور فرمایا کہ افق صاف نہیں تھا بادلوں کے اوپر جو قوس نما روشنی نظر آ رہی تھی اس کا یہ مطلب نہیں کہ نیچے افق پر بھی قوس ہی کی

صورت بن رہی ہو الحمد للہ جامعۃ الرشید میں آج بھی ایسے اہل علم موجود ہیں جو ماہرین شرع کے ساتھ ساتھ فن فلکیات کے میدان میں بھی اپنا لوہا منوا چکے ہیں آیئے دیکھتے ہیں کہ وہ کیا فرماتے ہیں؟

## مٹھی کے مشاہدات سے متعلق جامعۃ الرشید کے اساتذہ کرام کی بات کو مسترد کرنے کی کوشش اور اس کا جواب

جامعۃ الرشید کے اساتذہ کرام مفتی شہباز صاحب اور مفتی فیصل احمد صاحب نے مٹھی کے مشاہدات کے بارے میں لکھا ہے کہ انہیں بادلوں سے اوپر اگرچہ قوس کی شکل میں روشنی نظر آئی لیکن چونکہ نیچے بادل تھے لہٰذا یہ فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ اس روشنی کا طول زیادہ تھا یا عرض؟

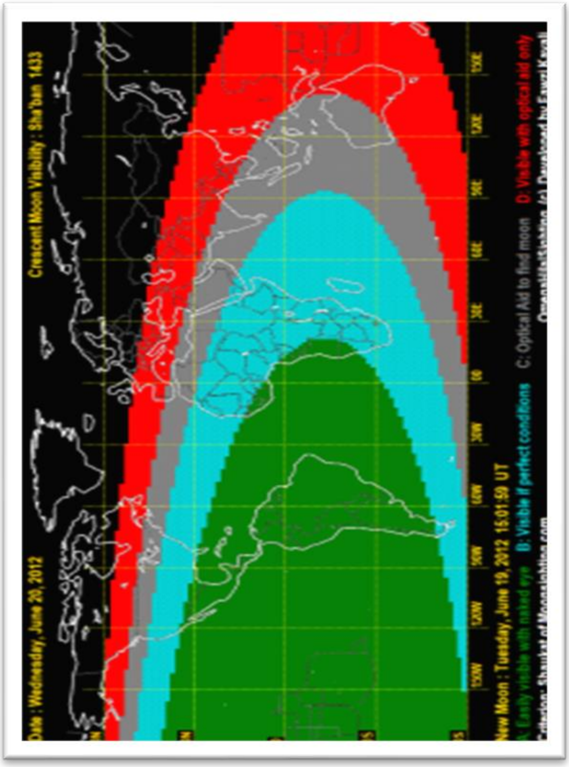
جامعۃ الرشید کے اساتذہ کرام کی اس بات کو بعض نے یوں مسترد کرنے کی کوشش کی ہے کہ جب بادلوں کے اوپر قوس کی شکل نظر آتی ہو تو بس ثابت ہو گیا کہ نچلے حصے کا عرض زیادہ ہوگا کیونکہ اگر اس کی تصویر لی جائے اور نظر آنے والے قوس کے تسلسل کو افق کے ساتھ ملا دیا جائے تو یہ تقریباً نصف دائرہ بن جائے گا جیسا کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کا تسلسل نظر آرہا ہے اس قوس کا قاعدہ قطر کے برابر ہوگا اور بلندی ،م،ن،کے برابر ہوگی اس طرح اس وقت افق پر اس کا پھیلاؤ اس کی بلندی سے دگنا ہوگا۔

### مولانا سلطان عالم کا تبصرہ

بندہ محمد سلطان عالم عرض کرتا ہے کہ جامعہ کی اساتذہ کی بات {عدم اطمینان} کو جس طرح مسترد کرنے کی کوشش کی گئی ہے یہ درست نہیں بلکہ یہ بات عین ممکن ہے کہ بادلوں کے اوپر روشنی قوس جیسی نظر آئے لیکن اس

کے باوجود اس روشنی کا طول اس کے عرض سے زیادہ ہو وضاحت درجہ ذیل ہے:

کسی بھی بیضوی شکل {Parabolic Shaped} روشنی یابروجی روشنی کے اوپر کا حصہ بھی قوس کی شکل کا ہو سکتا ہے، مشاہدہ میں جس چیز کو انسان قوس سے تعبیر کرتا ہے اس سے مراد پرکار سے بنایا ہوا دائرہ اور اس کا



حصہ {قوس} کا سو فیصد تصور مراد نہیں ہوتا، بلکہ قوس سے مشابہت کافی ہوتی ہے، درجہ ذیل۔۔رویت ہلال کی بیضوی قوس کی تصویروں سے امید ہے کہ بندہ کی بات مزید واضح ہو جائے گی۔

واللہ اعلم بالصواب

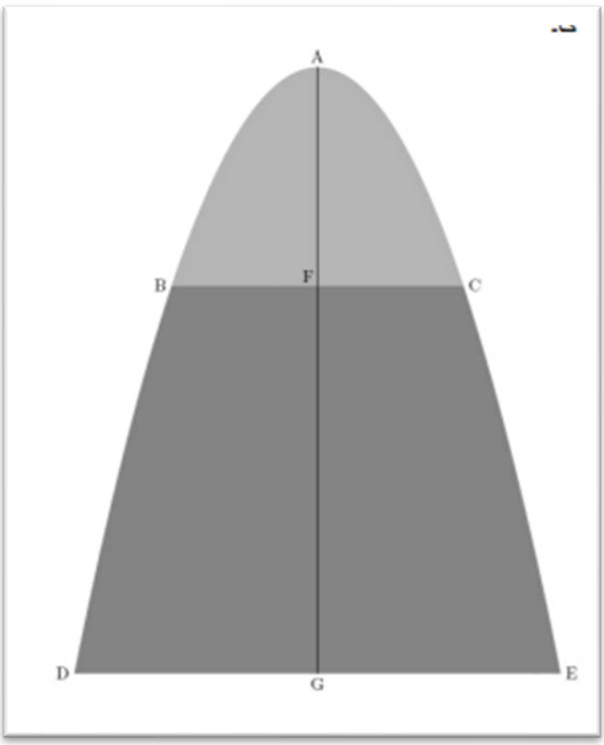
بندہ محمد سلطان عالم

نوٹ :اس تصویر میں قوس کی شکل ہونے کے باوجود بھی طول اس کے عرض سے زیادہ ہے۔

## ڈاکٹر کمال ابدالی صاحب کی تائید

محترم سلطان عالم صاحب

وضاحت کے لئے ایک شکل اس مراسلے کے ساتھ منسلک ہے اس میں ایک قطع مکافی[28] کا حصہ DBACE دیا گیا ہے { صرف حصہ ہی دکھایا جا سکتا ہے کیونکہ مکافی بذات خود ایک لا متناہی خط منحنی ہوتا ہے } نقطہ Aاس مکافی کی راس ہے اور خط AFGاس مکافی کا محور تشاکل ہے




DGEاورBFCدو وتر ہیں جو محور تشاکل سے زاویہ قائمہ بناتے ہیں علم ہندسہ میں قطع مکافی کی جس طرح تعریف کی جاتی ہے اس کی رو سے یہ بالکل ممکن ہے کہ فاصلہ AF فاصلہ BC سے بڑا ہو اور فاصلہ AG فاصلہ DE سے بڑا ہو۔

[28] مکافی۔ایک مستوی خط منحنی یا قوس جو ایک مخروط کو اس کے پہلو کے متوازی قطع کرنے سے بنے۔

مکافی کے مقابلے میں دائرے میں ملتے جلتے فاصلوں کے باہمی تناسبوں میں ایسی آزادی نہیں ہے ،اگر اسی شکل میں DBACEایک نصف دائرہ ہوتا جس میں نقطہ Gمرکز ہوتا یعنیDGEدائرہ کا قطر ہوتا اورBFCقطرکے متوازی ایک وتر ہوتا تو پھر فاصلہ AFفاصلہ BCسے اور فاصلہ AG {یعنی نصف قطر} فاصلہ DW {یعنی قطر} سے یقیناً چھوٹا ہوتا۔[29]

## ماہر شرع وفن کی تصدیق

محترم ڈاکٹر کمال ابدالی صاحب

جزاکم اللہ آنجناب کاجواب تسلی بخش ہے جس بات کو عوام کی آسانی کی خاطر بندہ نے عامیانہ انداز میں لکھا تھا اسے آنجناب نے عالمانہ انداز میں ثابت کر دیا ،جزاکم اللہ

حاصل یہ نکلا کہ اساتذہ جامعۃالرشید کی بات درست ہے اور اسے جس انداز میں مسترد کیاگیاہے وہ غلط ہے،جزاکم اللہ[30] بندہ سلطان عالم

## حاصل کلام

حاصل کلام یہ نکلا کہ جن مشاہدات کو بعض نے انقلابی قرار دیا اور یہ سمجھا کہ اب تو 18 درجے زیرافق صبح صادق کا نظریہ گویاکہ مسلمہ نظریہ بن گیاہر گز درست نہیں، کیونکہ مشاہدہ میں موجود حضرات بھی ان مشاہدات سے مطمئن نہیں، لہٰذا ایسے مشاہدات جس میں شرکاء مشاہدہ کو اطمینان نہ ہو،افق پر سیاہ وسفید بادل ہوں یعنی مطلع صاف نہ ہو،ایسے مشاہدات کوشش کی ایک ناکافی

---

[29] ای میل فرام ڈاکٹر کمال ابدالی ٹو مولانا سلطان عالم 9اگست2012،10:40Pm

[30] ای میل فرام مولانا سلطان عالم ٹوڈاکٹر کمالابدالی 9اگست2012 1:01Pm

کڑی تو ہو سکتی ہے لیکن ماہرین شرع وفن کے نزدیک فیصلہ کن یا انقلابی مشاہدات ہر گز نہیں ہو سکتے۔وعلم اللہ اتم

## 15 درجے زیر افق کے مشاہدات

مشاہدہ نمبر 1

تاریخ: 7 رمضان 1427 ھ بمطابق 30-09-2006

بمقام: مسجد تقویٰ محلّہ شمشہ خیل صوابی کے شمال کی طرف کھیت میں۔

شرکاء: جناب حافظ اسماعیل صاحب، احقر (شوکت علی)، حافظ ساجد، حافظ محمد یاسر، حافظ اختر علی، جناب نورالاسلام

دورانیہ مشاہدہ: 4:40 تا 5:00 بجے

کیفیت: میدان میں جا کر مشرق کی جانب معمولی سا جنوب کی طرف ایک جگہ پر روشنی نمودار تھی، ہم سمجھ رہے تھے کہ یہ روشنی گاؤں میاں ڈھیری کی ہے لیکن جب 4:55 کا تقریباً ٹائم ہو گیا تو سب نے محسوس کیا کہ وہی روشنی اندھیرے میں تبدیل ہونے لگی، اب معلوم ہو گیا کہ یہ تو صبح کاذب کی روشنی تھی، اس کے بعد چند سیکنڈ کا گزرنا تھا کہ افق پر شمالاً جنوباً کھلی روشنی شروع ہو گئ، الحمد للہ سب حضرات نے یہ منظر دیکھ کر نہایت خوشی کا اظہار کیا، اس دن نئے نقشے میں احتیاطی 3 منٹ جمع کرتے ہوئے صبح صادق کا وقت تھا: 4:59 بجے۔

مشاہدہ نمبر 2

تاریخ: 8 رمضان 1427ھ بمطابق 01-10-2006

بمقام: مسجد تقویٰ کے شمال کی طرف کھیت میں۔

شرکاء: احقر (شوکت علی)، جناب ہمایون خان، حافظ اختر علی، جناب نورالاسلام

دورانیہ مشاہدہ: 4:40 تا 5:00 بجے

کیفیت : جائے مشاہدہ میں جاکر دیکھاکہ مشرق کی جانب ایک روشنی معمولی سی جنوب کی طرف ایک جگہ پر نمودار تھی، جب04:56 کا تقریباً ٹائم ہوگیا تو سب نے محسوس کیاکہ وہی روشنی اندھیرے میں تبدیل ہونے لگی، تب معلوم ہوگیا کہ یہ صبح کاذب کی روشنی تھی،اس کے بعد چند سیکنڈ کا گزرنا تھاکہ افق پر شمالاً جنوباً کھلی روشنی شروع ہوگئی،الحمد للہ سب حضرات نے یہ منظر دیکھ کر نہایت خوشی کا اظہار کیا،اس دن نقشے میں احتیاطی 3 منٹ جمع کرتے ہوئے صبح صادق کا وقت4:59 بجے تھا۔

مشاہدہ نمبر3

تاریخ: 10رمضان1427 ھ بمطابق 03-10-2006

بمقام: مسجد تقویٰ کے شمال کی طرف کھیت میں ۔

شرکاء : احقر (شوکت علی) ، حافظ اختر علی صاحب ، جناب نورالاسلام

دورانیہ مشاہدہ: 4:25تا5:03 بجے

کیفیت : آج ساتھی میدان میں اسلیے اتنے پہلے پہنچ گئے تھے تاکہ صبح کاذب کا بالکل ابتدائی وقت (طلوع) مشاہدہ کیاجائے لہٰذا4:25 بجے ساتھی حاضر ہوگئے ،اس وقت افق شرقی پر کسی قسم کی روشنی نہیں تھی ،یہاں تک کہ تقریباً 04:40 بجے کا وقت ہوگیا تو بہت واضح طور پر ایک جگہ پر گول روشنی بالکل سفید رنگ میں ظاہر ہونا شروع ہوگئی جس کو ایک عام شخص بھی بہت آسانی کیساتھ بغیر کسی اشتباہ کے مطالعہ کرسکتا تھا، سمت الراس سے مشرق کی طرف آسمان کے تقریباً تہائی حصے کی مقدار تک بلندی میں رکی رہی،جب بالکل 04:57 بج گئے تو اس روشنی کا کم ہونا شروع ہوگیا حتی کہ چند لمحوں میں ختم ہوگئی،اس سے معلوم ہوگیاکہ یہ صبح کاذب کی روشنی تھی اور پھر ختم ہونے کے فوراً بعد دوسری روشنی اسی جگہ سے نمودار ہونا شروع ہوگئی مگر یہ روشنی سفیدی اور چمک میں پہلے والی سے کم تھی (یعنی خالص سفید نہیں تھی)اس کے

بعد چند سیکنڈ کا گزرنا تھا کہ افق پر شمالاً جنوباً کھلی روشنی شروع ہو گئی،الحمد للہ سب حضرات نے یہ منظر دیکھ کر مکمل اطمینان کا اظہار کر دیا،اس دن ہمارے نقشے میں احتیاطی 3 منٹ جمع کرتے ہوئے صبح صادق کا وقت تھا 05:01 بجے تھا۔

مشاہدہ نمبر4

تاریخ: 9 اور 10 جمادی الاولیٰ 1428 ھ کی رات (بمطابق 26 اور 27 مئی)

شرکاء: راقم اور مولوی حافظ محمد ساجد۔

دریائے سندھ ہنڈ موٹروے ہوٹلز (اس وقت پشاور تا اسلام آباد موٹروے زیر تعمیر تھا،یہاں دریا کے کنارے مچھلیوں کے ہوٹل بنے تھے،جہاں لوگ کثیر تعداد میں پکنک کے طور پر آکر مچھلیاں کھانے آتے تھے،چنانچہ اس مقام کو عام لوگ موٹروے کے نام سے جانتے تھے) میں صبح صادق کے مشاہدے کے لئے رات کو غالباً 12:45 بج کر منٹ پر پہنچ گئے۔

کیفیت: افق پر کچھ بادل کی وجہ سے فجرین کا مشاہدہ تو ایسا تو نہیں ہو سکا کہ دونوں میں واضح طور پر فرق نوٹ کرسکے،مگر اتنا نہایت واضح طور پر معلوم ہوا کہ 03:40 بجے افق شرقی پر مکمل اندھیرا چھا گیا،معلوم ہوا کہ یہ اندھیرا صبح کاذب کے بعد آنے والا اندھیرا تھا،اس کے بعد آہستہ آہستہ افق کچھ بادلوں سمیت نظر آنا شروع ہو گیا(یعنی افق پر روشنی آنے کی وجہ سے وہاں بادل نظر آگئے) بہر حال 03:40 پر صبح کاذب کی انتہاء یا غیبوبت واضح طور پر مشاہدہ میں آگئی۔

اسی دن نئے نقشے کے مطابق احتیاطی وقت جمع کرکے 03:43 بنتا تھا۔

مشاہدہ نمبر5

تاریخ: 3 رمضان 1428ھ بمطابق 16 ستمبر 2007ء

بمقام: صوابی گاؤں سے باہر بجانب مشرق طوطالئی پُل

شرکاء : مولانا حافظ بختیار علی ، مولوی حافظ محمد ساجد ، حافظ اختر علی،حافظ خورشید علی،حافظ ذیشان علی،حافظ حیدر علی (درجہ سادسہ کا طلب علم )اوراحقر شوکت علی

کیفیت:پرانے نقشے میں صبح صادق کا وقت 04:28 بجے لکھا ہوا تھا،ہم جائے مشاہدے میں 04:30 بجے پہنچ گئے تو بجانب مشرق مائل بجنوب سفید روشنی ایک گولے کی طرح (جس کا اوپر والا سرا نوکیلا تھا) نظر آرہی تھی، فقیر نے پہلے مشاہدات میں ذاتی تجربے کی بنیاد پر حاضرین کو متنبہ کیا کہ سامنے ظاہر ہونے والی روشنی کوئی عارض کی وجہ سے نہیں بلکہ لگتا ہے یہ صبح کاذب کی روشنی ہے ( جب کہ 18 درجے والوں کے نزدیک صبح صادق ہے) مشاہدے میں اس طرف دھیان ضرور رکھنا (تنبیہ کے طور پر یہ بات اس لئے بتلادی کہ اگر یہ صبح کاذب کی روشنی ہے تو قبل صبح صادق اس نے بہت معمولی وقت کے لئے غائب ہونا ہے اور پھر جلدی یہاں سے دوسری روشنی نے نکلنا ہوتا ہے ایسانہ ہو کہ بے خیالی میں یہ فرق محسوس ہی نہ ہواور یوں صبح صادق کو پہلے سے ہی طلوع ہوتے ہوئے سمجھ بیٹھ جائیں)

ہم بدستور کھڑے تھے،اسی اثنامیں حافظ بختیار علی نے کہاکہ یہ روشنی اپنی جگہ پر وہی کیفیت کے ساتھ نظر آرہی ہے جو پہلے تھی،اس میں تو کوئی زیادتی،انتشار وپھیلاؤ وغیرہ نہیں نظر آرہا تواس پر ناچیز جواباً کہا یہی تو اصل صفت ہے صبح کاذب کی،یہ الفاظ کہتے ہوئے ساتھ دوبارہ متنبہ کردیا کہ خیال کرنا جب یہ روشنی غائب ہونے لگے گی تو متوجہ ہو کر صبح صادق کو نوٹ کرنا جونہی 04:43 بجے کا وقت ہوگیا تو موجود روشنی غائب ہونا شروع ہو گئی،جسے سارے حاضرین واضح طور پر محسوس کررہے تھے،چند لمحات کے بعد دوبارہ تقریبا 04:44 پر دوبارہ روشنی واضح طور پر نکلنا شروع ہو گئی جس کو سب حاضرین نے دیکھ کر صبح صادق

قرار دے دی،الحمد للہ اس دن صبح صادق کا وقت 15 درجے کے نقشے میں 04:45 لکھا ہوا تھا۔

مشاہدہ نمبر 6

تاریخ: 23 رمضان المبارک 1430ھ بمطابق 13 ستمبر 2009ء

بمقام: مدرسہ تعلیم القرآن شاہ منصور کی چھت کے اوپر

شرکاء: مولانا حافظ محمد اعجاز صاحب، اور فقیر شوکت علی

کیفیت: ہم دونوں موٹر سائیکل پر مولانا کے گاؤں سے غالباً 3:40 پر نکلے راستے میں شاہ منصور ٹکنیکل کالج کا بھی اندازہ لگایا، وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ پہاڑی پر سے دیکھنے کی وجہ سے نیچے گاؤں پنج پیر کی آبادی نظر آرہی ہے جہاں سے بجلی کی چمک دمک ایک بدیہی بات ہے، مشاہدہ میں مخل ہے چنانچہ ہم وہاں سے فوراً مڑ کر سیدھا دارالعلوم شاہ منصور کے پاس جا کر ایک طرف کھڑے ہو گئے جہاں افق شرقی واضح طور پر بغیر کسی پریشانی کے نظر آرہا تھی، ہم تھوڑی دیر کھڑے ہو گئے ، پھر سوچا کہ اگر مدرسے کی بلڈنگ کے اوپر چڑھا جائے تو شاہد افق اور بھی واضح نظر آئے گی، ہم فوراً مدرسے کے چھت پر جب چڑھے تو رمضان کی 23 تاریخ کی وجہ سے افق کے قریب اوپر کمزور چاند بھی موجود تھا جس کی وجہ سے عمومی طور پر مکمل اندھیرا نہیں محسوس ہو رہا تھا تاہم اس کے علاوہ باقی فضاء الحمد للہ بہت واضح منظر دیکھائی دے رہا تھا، وقت تقریباً 4:15 سے متجاوز کر گیا تھا،افق شرقی پر دونوں نظریں جمائے رکھے تھے کہ اتنے میں گاؤں سے اذان فجر کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں ، ہم سمجھ گئے غالباً پرانے نقشے کا وقت ہو گیا چونکہ گاؤں کا نظام عوامی ہونے کی بنا پر اذان کے معالے میں کبھی کبھی توڑا بہت تقدیم وتا خیر کا باعث بن جاتا ہے،چنانچہ تھوڑی دیر بعد مدرسے کے لاوڈ سپیکر بھی آن ہو گی، حتی کہ جو نہی دوسری دفعہ اللہ اکبر کی صدا آئی تو فوراً افق شرقی پر ایک جگہ پر روشنی چمکتی ہوئی نمودار ہو گئ ،چونکہ ہمارے پاس پرانے نقشے کا وقت صبح

صادق تھا نہیں، مگر عام اذانوں اور خصوصاً دارالعلوم کی اذان اور روشنی کی اس کیفیت سمیت ساری باتوں کو ملا کر اتنی بات تو واضح طور پر ثابت ہو گئی کہ پرانے نقشے میں دیے گئے وقت میں افق پر روشنی نمودار ہو گئی۔

مگر دیکھتے دیکھتے اندازہ ہوا کہ یہ روشنی اسی طرح اپنی جگہ پر قائم ہے، مولانا [حافظ محمد اعجاز صاحب] نے کہا کہ یہ روشنی تو اسی طرح ہی ہے.بڑھتی ہی نہیں، ناچیز نے کہا دیکھتے جائے پتہ چل جائے گا (امکان یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دُور کسی بلب کی روشنی ظاہر ہو گئی ہو) اگر یہ کاذب کی روشنی ہوئی تو ضرور ان شاء اللہ الرحمٰن یہ ختم ہو کر اسی جگہ معمولی دیر کے لئے اندھیرا آئے گا مگر اندھیرے کا یہ وقفہ نہایت قلیل ہونے کی وجہ سے اگر اس کی طرف خاص توجہ نہ کی گئی تو دیکھنے والے کو مغالطہ لگتا ہے اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ پہلی والی روشنی میں تبدیلی آ گئی یا پہلی کی غیبوبت کے بعد ابھی دوسری روشنی ظاہر ہو رہی ہے؟ آپس میں یہ باتیں ہوتی رہیں کہ اچانک بالکل بغیر کسی اشتباہ کے مکمل طور پر اندھیرا آ گیا جسے مولانا نے بھی بالکل واضح طور پر محسوس کیا (چونکہ مولانا صاحب نظریاتی طور پر اس فقیر کی تحقیق سے متفق نہیں تھے اگرچہ پچھلے سارے مشاہدات عشاء میں غیوب شفق کا تقریباً ایک سال سے مشاہدہ فرماتے رہے، جسے مولانا صاحب ایک دو منٹ کے اندازے کے فرق کے ساتھ نوٹ کرتے رہے) گھڑی میں دیکھتے ہوئے معلوم ہوا کہ وقت 4:43 منٹ سے معمولی کم تھا،راقم نے گاؤں کی مسجد میں معتکف مولوی محمد ساجد کو فون کرکے پوچھا کہ وقت کیا ہے تو اس نے بتلایا کہ آج کی تاریخ میں صبح صادق کا وقت 4:46 منٹ ہے، ایک منٹ سے بھی جلدی افق پر باقاعدہ روشنی نمودار ہو گئی جس کی رنگت اور کیفیت پہلی والی روشنی بہت مختلف تھے ، گویا کہ مشاہدے اور 15 درجے والے نقشے میں ڈھائی ، تین منٹ کا فرق سامنے آ گیا[جو احتیاط کے طور پر نقشے میں بڑھایا جاتا ہے] اس احتیاطی پہلو کو اگر مد نظر رکھا جائے تو فرق بالکل نہ ہونے کے

برابر باقی رہ جاتا ہے، افسوس کا مقام یہ ہے کہ دارالعلوم میں پہلی روشنی (یعنی کاذب) کے ظہور کے وقت اذان دی گئی اور اقامت اس وقت شروع ہو گئی جبکہ درمیان میں اندھیرے کا منظر آگیا، کاش یہ حضرات پرانا نقشہ استعمال کرنے کے باوجود معمول سا مزید انتظار فرماتے تو کم از کم نماز کی حفاظت تو ہو جاتی۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

## مشاہداتِ عشاء

### مشاہدہ نمبر 1

تاریخ: 29 شعبان 1427ھ بمطابق 23-09-2006

بمقام: فرزند کی مارکیٹ کے چھت کے اوپر

شرکاء: احقر (شوکت علی)، اختر حافظ صاحب، سہیل حافظ صاحب

دورانیہ مشاہدہ:: 6:25 سے 7:15

کیفیت: نقشے میں دیے گئے وقت سے تقریباً 5 منٹ پہلے بیاض مکمل طور پر ختم ہو گیا۔

### مشاہدہ نمبر 2

تاریخ: 5 رمضان 1427ھ بمطابق 28-09-2006

بمقام: فرزند کے مارکیٹ کے چھت کے اوپر

شرکاء: حضرت مولانا قاری مستمر خان صاحب، حافظ مشتاق احمد، جناب ہمایون خان، جناب ثناء اللہ اور احقر (شوکت علی )

دورانیہ مشاہدہ: 6:55 سے 7:10 تک

کیفیت: نقشے میں دیے گئے وقت سے 2،3 منٹ پہلے بیاض مکمل طور پر ختم ہو گیا۔

### مشاہدہ نمبر 3

تاریخ: 25 جمادی الاولیٰ 1428ھ بمطابق 11 جون 2007ء
بمقام: بدرئی پل جہانگیرہ روڈ جنوب والی سائیڈ مغرب کی جانب
شرکاء : مولانا حافظ اعجاز صاحب ( اسماعیل آباد والے) حافظ مولوی محمد ساجد، حافظ ذاکر حسین، حافظ اختر علی، احقر شوکت علی
کیفیت: 08:27 پر تو صاف معلوم ہورہا تھا کہ حمرۃ غائب ہو گئی، البتہ ابھی مولانا اعجاز صاحب کو کچھ شبہ حمرۃ کا باقی تھا مگر 08:31 پر تو اعجاز واضح طور پر بولے کہ ابھی تو حمرۃ بالکل غائب ہو گئی، اس کے بعد 08:40 پر افق پر سفید پٹی بھی بالکل غائب ہو گئی، البتہ شک کے درجے میں کچھ سفیدی محسوس کی جارہی تھی جو کہ 08:45 پر اس کا بھی مکمل طور پر خاتمہ ہو گیا، اس حقیقت کو مولانا اعجاز صاحب کے علاوہ سارے ساتھی تسلیم کر رہے تھے البتہ ان کو اب بھی کچھ اشتباہ باقی تھا، مگر اس کا ازالہ اس طرح ممکن ہے کہ اس سے پہلے جب انہوں نے 08:31 پر حمرۃ کی غیبوبت تسلیم کی تو حمرۃ کے بعد بیاض زیادہ سے زیادہ 15 منٹ ہی باقی رہ سکتا ہے۔ لہٰذا اس اعتبار سے بھی مولانا اعجاز صاحب کا توقف قابل غور ہے، اس کے علاوہ یہ صورت حال یا تو مولانا اعجاز صاحب کا زیادہ احتیاط کے نتیجے میں محض خیال کا درجہ قرار دیا جاسکتا ہے یا اگر واقعی کچھ سفیدی باقی تھی تو وہ بیاض مستطیل ہی قرار دیا جاسکتا ہے، جیسا کہ صبح صادق سے پہلے بیاض مستطیل صبح کاذب ہوتی ہے اسی طرح بالعکس شفق ابیض کے بعد بھی بیاض مستطیل ہلکی اور مدہم روشنی باقی رہ جاتی ہے، شاید مولانا اعجاز صاحب کو یہی کچھ محسوس ہورہا ہو۔
نوٹ: آج (05-09-09) کو راقم اسی دن کے اوقات دیکھ رہا ہے کہ 11 جون کو عشاء اول: 08:27 اور عشاء دوم: 08:46 لکھا ہوا ہے۔

مشاہدہ نمبر 4

تاریخ: 12 ستمبر 2007ء

بمقام: بدرئی پُل، گاؤں سے باہر بجانب مغرب

شرکاء: مولانا قاری مستمر خان صاحب (فقیر کے استاذ محترم) مولوی حافظ محمد ساجد، حافظ اشتیاق حافظ اختر علی اور احقر (شوکت علی)

کیفیت: چونکہ رویئت ہلال کے حوالے سے شرکاء حاضر ہوئے تھے، تو مشاہدہ بالکل ابتداءِ وقت سے جاری ہوا، دیکھتے دیکھتے یہاں تک 07:15 پر حمرۃ غائب ہو گئی، اس کے بعد سفیدی باقی تھی جب 07:32 کا وقت ہو گیا تو بیاض بھی مکمل طور پر نظروں سے غائب ہو گیا۔

نئے نقشے کے مطابق عشاءاول (یعنی غیوب حمرۃ) 07:17 بجے جبکہ عشاءدوم (یعنی غیوب بیاض) 07:32 بج ہی لکھا ہوا تھا۔

مشاہدہ نمبر5

تاریخ: 23 مئی 2009ء

بمقام: اسماعیل آباد [آبادی کے آخری حدود کی مسجد سے آگے کھیت میں بجانب مغرب] یہ مولانا اعجاز صاحب کا گاؤں ہیں جن کا ذکر اوپر مشاہدات میں گزر چکا ہے۔

شرکاء: مولانا حافظ محمد اعجاز صاحب، مولانا حافظ محمد ساجد اور فقیر [شوکت علی]

کیفیت: مقام مشاہدے پر ہم تینوں تقریباً اس وقت پہنچے جب کہ 8 بجنے میں کچھ وقت باقی تھا، افق غربی پر موجود سرخی اور اس کے اوپر بیاض مستطیر صاف واضح طور پر بالکل صاف نظر آرہے تھے موسم بالکل صاف تھا، جب 08:15 بج گئے تو مولوی ساجد نے کہا کہ سرخی غائب ہو گئی، مگر ہم دونوں (راقم اور مولانا اعجاز صاحب) کو ابھی سرخی کا کچھ شائبہ ہو رہا تھا، مگر تھوڑی دیر بعد بالاتفاق سب نے تسلیم کیا کہ ابھی سرخی مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے، اس وقت ٹائم تھا 08:18 بجے، اس کے بعد بیاض کو دیکھتے رہے، جب 08:28 کا ٹائم ہو گیا تو سب نے بالاتفاق بیاض مستطیر کو غائب ہوتا ہوا قرار دے دیا، بلکہ اس کے بعد

وہاں مزید ٹھہرنا کسی نے بھی مناسب ہی نہیں سمجھا کہ ابھی تو مکمل طور پر اندھیرا چھا گیا ہے۔

اس دن نئے نقشے کے اوقات :

عشاء اول: 08:13 بجے عشاء دوم: 08:31 بجے

(واللہ تعالیٰ اعلم)

مشاہدہ نمبر 6

تاریخ: 20 رمضان المبارک 1430ھ بمطابق 10 ستمبر 2009ء

بمقام: اسماعیل آباد، آبدی کے آخری حدود کی مسجد سے آگے کھیت میں بجانب مغرب (مولانا اعجاز صاحب کا گاؤں)

شرکاء: مولانا حافظ محمد اعجاز صاحب، مولوی حافظ اشفاق صاحب اور فقیر شوکت علی

کیفیت: احقر نے مولانا حافظ محمد اعجاز صاحب کو فون کرکے مشاہدہ شفق کے لئے آنے کا کہا، چنانچہ راقم اور مولوی اشفاق جائے مشاہدہ پر تقریباً ساڑھے سات بجے پہنچے، چونکہ یہ جگہ نہ صرف مولانا صاحب کا گاؤں تھا بلکہ یہاں ان کا گھر بہت قریب تھا، چنانچہ مولانا نے ہمارے پہنچنے سے پہلے وہاں مشاہدہ شروع کیا تھا، مولانا نے کہا کہ میں تو پہلے سے دیکھ رہا ہوں کہ حمرۃ پہلے ہی غائب ہوچکی ہے حتیٰ کہ ابھی تو مجھے ایسا محسوس ہورہا ہے کہ بیاض بھی غائب ہوگیا ہے۔ (مولانا کی بات ختم ہوگئی) خدا گواہ ہے کہ ہمیں اس دن یہ علم ہی نہیں تھا کہ آج شفق ابیض کی غیبوبت کا کیا ٹائم ہے, راقم نے برادر مولانا حافظ بختیار علی کو (7:31 پر) فون کرکے پوچھا کہ غیوب شفق کا وقت کیا ہے محترم بھائی نے فون پر بتایا کہ 11 ستمبر کو عشاء ثانی کا وقت 07:32 ہے۔ (چونکہ نقشے میں جفت عدد تحریر نہیں اس لئے 11 تاریخ کا وقت 7:32 بتادیا) مسجد میں واپس آکر دیکھا تو 09-09-09 کو 7:36 لکھا تھا جب کہ 11-09-09 کو 7:32 لکھا تھا تو اس اعتبار

سے فرق نکال کر09-09-10 کا وقت 7:34 بنتا ہے، گویا کہ تقریباً 3 منٹ کا فرق ہوگیا، اب ہو سکتا ہے یہ وہی احتیاطی فرق ہو جو عام طور پر نقشوں میں ملحوظ رکھنا چاہیے۔

نوٹ: ان مشاہدات میں جہاں عشاء اول (یعنی غیوب حمرۃ) اور عشاء ثانی (یعنی غیوب بیاض) کا نقشے میں دیکھنے کا تذکرہ آیا ہے اور آج صبح صادق کا وقت فلاں تھا وغیرہ وغیرہ تو ان سب میں مراد نیا نقشہ [یعنی 15 درجے] کے مطابق اوقات ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم[31]

## مراسلہ مفتی عبد الغفار گلگتی بنام مفتی سلطان عالم

گلگت میں 15 درجے زیر افق کا نقشہ کیوں؟

از مفتی عبد الغفار گلگتی 4 رمضان المبارک 1436ھ/22 جون 2015ء

محترم و مکرم جناب سلطان عالم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ مارچ 2012 کو کراچی سے آیا اور رمضان کے قریب اپنے گاؤں مناور کی ایک مسجد میں امامت کے فرائض سر انجام دیے تو دیگر مساجد کی طرح اپنی مسجد میں بھی محکمہ موسمیات کا 18 درجے والا نقشہ آویزاں پایا اور لوگوں کو صبح صادق اور عشاء کے حوالے سے تشویش میں مبتلا پایا، صبح صادق کا ٹائم 2:51 جون میں درج تھا اور ہدایات میں لکھا تھا کہ سحری نقشے سے 7 منٹ پہلے ختم کریں اور عشاء کا ٹائم 9:18 لکھا ہوا تھا لوگوں کو اپنے سابقہ علماء اور صبح صادق اور عشاء کے حوالے سے سابقہ طرز عمل کی وجہ سے یہ کہتے ہوئے پایا کہ صبح صادق کا ٹائم بہت پہلے اور عشاء کا ٹائم دیر سے دیا گیا ہے نقشے میں، مگر چونکہ کوئی اور نقشہ موجود نہیں تھا اس لئے اس نقشے کو مسجد میں لگانا ان کی مجبوری

[31] اوقات نماز کا نقشہ کونسا شرعی کونسا جمہوری، ڈاکٹر مفتی شوکت علی قاسمی صاحب

بھی تھی، بندہ دلائل کی بنیاد پر حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ کے 15 درجے والے نقشے پر 2001 سے عمل کرتا تھا مگر گلگت آنے کے بعد اس نقشے پر مزید شرح صدر ہوا میں نے اپنے مقتدیوں سے رمضان میں پوچھا کہ آپ لوگ صبح صادق کس کو کہتے اور سمجھتے ہو وہ مجھے بتادو اس پر معمر مقتدیوں نے جو ٹائم اور صبح صادق دکھایا وہ حضرت کے نقشے پر پورا اترتا تھا، بندہ خود بھی گلگت کے صاف وشفاف بے غبار ماحول میں پہاڑی افق پر مشاہدات گزشتہ 3 رمضانوں میں کرتا رہا، پہلی بار 2012 میں رمضان میں صبح کاذب کو 18 درجے پر کافی مشکل سے مشاہدہ کیا بلکہ کئی بار اس وقت پر کسی روشنی کی موجودگی کے ہونے یا نہ ہونے کا شبہ ہوتا رہا، بہر حال اس وقت افق پر خالص سفیدی نظر آئی جو اونچائی میں آسمان کی طرف جاتی محسوس ہوتی تھی اور 15 درجے کے وقت کے بعد جو روشنی نظر آتی اس کا رخ اونچائی کی طرف ہونے کے بجائے شمالاً جنوباً مائل پایا اور یہ روشنی خالص سفید بھی نہیں تھی بلکہ اس کا رنگ قدرے مختلف تھا،شاید رنگت کی یہ تبدیلی حمرۃ کی بیاض میں مغلوبیت سے حاصل ہوتی تھی ، 15 درجے پر نظر آنے والی وشنی کی یہ خاصیت دیکھی کہ یہ نکلنے کے بعد کافی تیزی سے پھیلتی رہتی ہے اس سے پہلے نظر آنے والی مشکوک سفیدی کافی دیر اپنی جگہ اس طرح قائم رہتی تھی اس بناء پر 15 درجے کے نقشے پر شرح صدر ہوا تو نقشہ بنا کر مقامی علماء { جن کا بندے سے کوئی رابطہ تھا } سے اس حوالے سے بات کی ،تو سب نے اس حوالے سے اپنی لاعلمی ظاہر کر دی جب مولانا قاضی نثار صاحب کو میرے نقشے کا جو ابھی پرنٹ نہیں ہوا تھا پتہ چلا تو انہوں نے مجھے طلب فرما کر نقشے کے بارے میں غور سے سن کر فرمایا کہ ان کا متعدد بار کا مشاہدہ بھی یہی ہے کہ 15 درجے کے نقشے سے پہلے صبح صادق نہیں ہوتی ،چنانچہ اپنے نقشے کو پرنٹ کرانے سے پہلے میں نے ہدایات اور نقشے کے لئے جامعۃ الرشید رابطہ کیا، تو وہاں سے جو نقشہ ملا وہ میرے بنائے ہوئے نقشے سے صبح صادق اور عشاء کے

ٹائم میں ایک منٹ کا فرق کبھی کبھی ظاہر ہوتا تھا، جامعۃ الرشید کے نقشے میں احتیاط کے طور پر 18 درجے کا ٹائم بھی دیا ہوا تھا مگر یہ 18 درجے کا ٹائم گلگت میں لوگوں کے لئے تشویش کا باعث تھا { کیونکہ گلگت کی ایک مسجد بھی ایسی معلوم نہیں ہو سکی تھی جس میں عشاء کی اذان گرمی میں 18:9 پر دی جاتی ہو، بعد میں 2015 میں گلگت کشروٹ میں ایک مسجد کا علم ہوا جو عشاء میں اس ٹائم کی پابندی کرتے ہیں } اس لئے بعض علماء کے ساتھ مشاورت کے بعد فجر اور عشاء میں صرف 15 درجے کے ٹائم پر اکتفاء کیا گیا، باقی اوقات کو نہ چھیڑتے ہوئے موسمیات کے نقشے میں یہ دو اوقات تبدیل کر دیے گئے اور نقشہ جامعۃ الاسلامیہ نصرۃ الاسلام گلگت نے چھپوایا اس نقشے میں میں نے بطور تبرک و محبت من و عن عشاء اور فجر میں اپنے ایک منٹ فرق والے نقشے کو چھوڑ کر جامعۃ الرشید کا بنایا ہوا ٹائم دیا، نقشے کے میدان میں آمد کے بعد نقشہ جہاں کافی تیزی سے مقبول ہوا وہاں 18 درجے کے قائل علماء کے طرف سے اس درجے کی مخالفت کو دیکھ کر علماء اور عوام میں یہ سوال اٹھا کہ کونسا نقشہ صحیح ہے؟ اور یہ 18 اور 15 درجے کا کیا چکر ہے؟ چنانچہ اس 15 درجہ کے نقشے کے بعد کئی مساجد سے پرانا نقشہ ہٹا دیا گیا اور کئی علماء نے اس نقشے کے صحت کے حوالے سے اپنا مشاہدہ بیان کیا، اسی طرح عوام کی ایک کافی تعداد نے بتایا کہ ہمارے حساب اور مشاہدے سے 15 درجے کا نقشہ صحیح ہے اور اسی طرح صبح صادق کا ظہور ہوتا ہے ایسے لوگ بھی ہیں کہ جن کو میں نہیں جانتا لیکن ان کا مشاہدہ کسی واسطے سے مجھ تک پہنچا کہ وہ 15 درجے کے نقشے کو مشاہدہ کے بناء پر صحیح سمجھتے ہیں، بندے کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میں آپ جناب کو اس سلسلے میں کچھ لکھوں گا اس لئے میں نے نہ تو لوگوں کے مشاہدات جمع کرنے کا اہتمام کیا تھا نہ ہی اپنا مشاہدہ بیان کرنے والوں سے میں نے سوالات کئے یا نام وکام کچھ پوچھا، 20 سال کا عرصہ کراچی میں گزارنے کی وجہ سے میں گلگت میں

بہت لوگوں کو یا تو میں نہیں جانتا تھا یا صرف صرف ان کے شکلوں سے جانتا ہوں ناموں سے نہیں، صبح صادق کے 15 درجے پر اپنا مشاہدہ بیان کرنے والے علماء اور عوام کی تعدا تقریباً 20 تک ہے، جبکہ اس کے برعکس صرف ایک عالم نے یہ بتایا کہ اس کے مشاہدے کے مطابق صبح صادق کا 18 درجے کا وقت صحیح ہے۔[32]

## فرق کیا ہے؟

بعض احباب فرماتے ہیں کہ جی مشاہدات تو 18اور 15دونوں فریقین کے موجود ہیں کس کو درست مانا جائے؟

ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ 15 درجے والوں کے بقول مفتی سلطان عالم صاحب تھوک کے حساب سے مشاہدات موجود ہیں اور 18 درجے والوں کے بھی بعض مشاہدات کا تذکرہ ان کے رسالوں اور پمفلٹس میں ملتا ہے لیکن دونوں میں چند واضح فرق ہیں۔

1: پندرہ درجے کے مشاہدات اکابر رحمہم اللہ کے متفقہ مشاہدات ہیں جبکہ اٹھارہ درجے کے مشاہدات متفقہ نہیں بلکہ اختلافی ہیں۔

2: پندرہ درجے کے مشاہدات میں صبح صادق اور صبح کاذب دونوں کا تذکرہ ہے جبکہ اٹھارہ درجے کے مشاہدات میں صبح کاذب کا تذکرہ معدوم نظر آتا ہے۔

3: پندرہ درجے کے مشاہدات میں صاف اور واضح ماحول میں ہیں اوراٹھارہ درجے کے مشاہدات میں اکثر مطلع غبار آلود ہے۔کمامر انفاً

4: اٹھارہ درجے کے مشاہدات میں صبح صادق زیادہ تر ریاضی کے بنیاد پر ثابت کیا گیاہے جو ترجیح المعقول علی المنقول ہے، جبکہ پندرہ درجے کے مشاہدات

[32] مراسلہ مفتی عبدالغفار گلگتی بنام مفتی سلطان عالم 4رمضان المبارک 1436ھ/22جون 2015ء

میں اس کی کوئی ضرورت نہیں سمجھی گئی بلکہ یہ مشاہدات شرعی علامات کو سامنے رکھ کر کیے گئے۔

5: پندرہ درجے کے مشاہدات متقدمین وماہرین شرع کی تصریحات کے مطابق ہیں جبکہ اٹھارہ درجے کے مشاہدات میں یہ پہلو نہایت کمزور ہے۔

6: پندرہ درجے کے مشاہدات حکیم الامت اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اور مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ کے بیان سے مطابقت رکھتے ہیں جبکہ اٹھارہ درجے کے مشاہدات ان بزرگوں کے بیان سے مطابقت نہیں رکھتے۔

7: پندرہ درجے کے مشاہدات میں فقہاء کی بیان کردہ مشہور علامت کہ صبح کاذب کے اختتام اور صبح صادق کی ابتداء میں کوئی قابل ذکر وقفہ نہیں ہوتا موجود ہے جبکہ 18 درجے کے مشاہدات میں ایسا نہیں۔[33]

اس کے علاوہ بھی کئی وجوہات ہیں جس کے تذکرہ ایک مستقل تصنیف چاہتا ہے، بہر کیف کسی گروپ کی نیتوں پر شک کئے بغیر دلائل ومشاہدات کا تقاضا یہ ہے کہ 15 درجے زیر افق صبح صادق کی تحقیق کو تسلیم کیا جائے تاکہ نماز فجر کی حفاظت یقینی ہو جائے۔وللناس فیما یعشقون مذاہب

## 18 درجہ زیر افق نمودار ہونے والی روشنی کی کیفیت

18 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی والی کیفیت کو جب ہم نے مدعیان 18 درجے والوں کی بعض تحریرات اور دیگر ماہرین کی تحریرات میں دیکھا تو درجہ ذیل معلومات حاصل ہوئیں کہ:

---

33 شب کے اخیر میں تاریکی کے بعد ایک نور ہوتا ہے جس کو صبح کاذب کہتے ہیں ناواقف خوش ہو جاتا ہے کہ تاریکی گئی پھر دفعةً وہ نور زائل ہو جاتا ہے اور تاریکی چھا جاتی ہے مگر تھوڑی ہی دیر میں پھر دوسرا نور آتا ہے جس کو صبح صادق کہا جاتا ہے۔بصائر حکیم الامت

1: { 18درجے زیرافق } کے وقت روشنی کی جو حدود قائم ہوتی ہیں وہ تادیر قائم رہتی ہیں۔ [ فہم الفلکیات ]
2: پہلے اس قوس کے اندر روشنی کم ہوتی ہے۔ [ فہم الفلکیات ]
3: خودراقم کو بھی یہ نعمت تقریباً کئی دن کے مسلسل مشاہدات کے بعد حاصل ہوئی { کہ 18 درجے زیرافق } اس قوس کے اندر روشنی بہت کم ہوتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا ہے حتی کہ یہ روشنی اتنی زیادہ ہوتی کہ اس کے کناروں سے روشنی پھیلنے لگتی ہے یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب سورج افق سے 15 درجہ نیچے پہنچ چکا ہوتا ہے۔ [ فہم الفلکیات ]
4: مولانا یعقوب قاسمی صاحب لکھتے ہیں:
"اس وقت یہ روشنی اتنی مدہم ہوتی ہے کہ وہ ستاروں کی روشنی اور دوسری کسی بھی عارضی روشنی سے مغلوب ہوجاتی ہے یہ روشنی بہت ہی ہلکی اور غیر نمایاں ہوتی ہے''۔[34]

5. For a considerable interval after the beginning of morning twilight and before the end of evening twilight, sky illumination is so faint that is practically imperceptible.[35]

ترجمہ: ایک معتدبہ دورانیہ کے لئے صبح کے وقت ٹویلائٹ شروع ہونے کے بعد اور شام کو اس کے ختم ہونے سے پہلے آسمان پر روشنی اتنی مدہم ہوتی ہے کہ پریکٹیکلی اس کا نظر آنا نہایت خفیف ہوتا ہے۔

6. Sky illumination from the sun is so faint that it is practicallty imperceptible.[36]

[34] مولانا یعقوب قاسمی برطانیہ اوراعلیٰ عروض البلاد میں صبح صادق وشفق کی تحقیق" صفحہ 43
[35] Http://blg.oce.orst.edu/misc/USNO_SunriseSetDef.html
[36] Http://www.wwu.edu/drpts/skywise/twilight.html

ترجمہ: (سورج کے 18 درجے زیرافق کے دوران) آسمان پر روشنی اتنی مدہم ہوتی ہے کہ پریکٹیکلی اس کا نظر آنا نہایت خفیف ہوتا ہے۔

7. After the begining of morning twilight and before the end of evening twilight sky illumination is so faint that is practically impe- rceptible.[37]

ترجمہ: صبح کے وقت ٹویلائٹ شروع ہونے کے بعد اور شام کو اس کے ختم ہونے سے پہلے آسمان پر روشنی اتنی مدہم ہوتی ہے کہ پریکٹیکلی اس کا نظر آنا نہایت خفیف ہوتا ہے۔

## تبصرہ

حوالہ نمبرایک سے معلوم ہوا کہ 18 درجے زیرافق والی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی روشنی تادیر اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔

حوالہ نمبر دو سے معلوم ہوا کہ 18 درجے زیرافق والی روشنی کم ہوتی ہے۔

حوالہ نمبر تین سے معلوم ہوا کہ 18 درجے زیرافق والی روشنی میں انتشار نہیں ہوتا۔

حوالہ نمبر چار سے معلوم ہوا کہ 18 درجے زیرافق والی روشنی بہت ہلکی اور غیر نمایاں ہوتی ہے۔

حوالہ نمبرپانچ، چھ اور سات سے معلوم ہوا کہ 18 درجے زیرافق والی روشنی اتنی مدہم ہوتی ہے کہ پریکٹیکلی اس کا نظر آنا نہایت خفیف ہوتا ہے۔

18 درجے زیرافق نمودار ہونے والی روشنی کی ان تمام کیفیات کو مد نظر رکھتے ہوئے اہل نظر۔۔۔۔۔۔کے لئے یہ فیصلہ مشکل نہیں رہتا کہ ایسی روشنی صبح کاذب کی ہی ہو سکتی ہے نہ کہ صبح صادق کی، یہی وجہ ہے کہ محققین علماء نے

---

37 http:// www.nightwise.org/twilight htm

متقدمین کی پیروی کرتے ہوئے 18 درجے زیر افق ظاہر ہونے والی روشنی کو صبح کاذب قرار دیا، کیونکہ متقدمین نے بالاتفاق 18 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی کو صبح کاذب قرار دیا ہے۔

## 15 درجہ زیرافق نمودار ہونے والی روشنی کی کیفیت

15 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی کی کیفیت کو جب ہم نے مشاہدات کی تناظر میں دیکھا { کیونکہ شرعاً مشاہدات کااعتبار ہے حسابات کا نہیں } تو معلوم ہوا کہ یہ روشنی مدہم اور خفیف نہیں ہوتی جسے مخصوص افراد ہی دیکھ سکیں بلکہ واضح روشنی ہوتی ہے جسے صاف موسم ہر بیناآدمی دیکھ سکتا ہے۔

اسی طرح 15 درجے زیر افق ظاہر ہونے والی روشنی نمودار ہونے کے بعد تادیر قائم نہیں رہتی بلکہ آناً فاناً بڑھتی ہے اور تھوڑی دیر میں اُجالا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح 15 درجے زیرافق پر صبح صادق کا قول محققین اہل علم وجملہ متقدمین کا ہے، لہٰذاان تمام وجوہات کو مدنظر رکھتے ہوئے شرعی ماہرین نے یہ فیصلہ دیا کہ چونکہ 15 درجے زیرافق نمودار ہونے والی روشنی میں صبح صادق کی تمام شرعی علامات پائی جاتی ہیں ،اس لئے یہ بات طے شدہ ہے کہ صحیح صبح صادق 15 درجے زیرافق پر ہوتی ہے۔

اسی طرح 15 درجے زیرافق کی روشنی میں حسابات کے بجائے مشاہدے کو ترجیح دی گئی ہے، کیونکہ مشاہدہ یقینی اور شرعی عمل جبکہ حسابات بہر حال ظنی اور فنی چیز ہیں۔

یادرہے کہ 15 درجے زیرافق صبح صادق کے معاملے میں ہم نے ان لوگوں کے مشاہدات کا اعتبار کیا ہے جو معمول کے ساتھ مشاہدات فرماتے رہے اور صحیح البصر ہونے کے ساتھ ساتھ افق سے یقیناًان کی آنکھیں مانوس ہیں۔

المختصر 15 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی کی کیفیات بالکل حتی یتبین کے مطابق ہیں کیونکہ قرآن نے صبح صادق کی علامت حتی یتبین بتائی ہے جس کا مصداق واضح روشنی ہی ہو سکتی ہے نہ کہ مدھم روشنی، اسی طرح احادیث میں صبح صادق کی روشنی کی کیفیت مستطیر بمعنی منتشر بتائی گئی ہے نہ کہ تادیر قائم رہنا۔

معلوم ہوا کہ 18 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی حتی یتبین کا مصداق نہیں بلکہ 15 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی حتی یتبین کا مصداق کامل ہے۔وعلم اللہ اتم

## قابل توجہ

اہل علم اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ احادیث مبارکہ میں کثرت کے ساتھ جس بات کی تنبیہ کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ "لا یغرنکم " تمھیں صبح کاذب دھوکے میں نہ ڈالے ، صبح کاذب کو کہیں صبح صادق نہ سمجھ بیٹھو، منشاء احادیث کو سمجھتے ہوئے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کاذب روشنی کی ایسی کیفت کا نام ہے جس کو دیکھ کر کسی کو یہ دھوکہ لگ سکتا ہے کہ یہ صبح صادق کی روشنی ہے اب اگر قائلین 15 درجے والے یوں کہیں کہ 18 درجے زیر افق صبح کاذب ہے، جسے دیکھ کر قائلین 18 درجے والے دھوکہ کھا کر صبح صادق سمجھ بیٹھے ہیں تو یہ منشاء احادیث کے عین مطابق ہے کیونکہ صبح کاذب سے صبح صادق کو دھوکہ لگ سکتا ہے۔

لیکن اگر قائلین 18 درجے والے یوں کہیں کہ 18 درجے زیر افق صبح صادق ہے اور قائلین 15 درجے والے دھوکہ کھا کر اسے صبح کاذب سمجھ بیٹھے ہیں تو یہ بات کم از کم احادیث کی رو سے دل کو نہیں لگتی کیونکہ صبح کاذب سے صبح صادق

کا دھوکہ ہو سکتا ہے لیکن صبح صادق سے صبح کاذب کا دھوکہ ہونا اہل نظر کے لئے کم از کم محال ہے **کیونکہ کاذب ،کاذب اور صادق ، صادق ہوتا ہے۔**

## 18 درجے زیر افق روشنی کی شرعی حیثیت

چونکہ 18 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی میں صبح کاذب کی تمام علامات پائی جاتی ہیں اس لئے اگر کوئی شخص 18 درجے زیر افق کے مطابق اذان فجر دے گا یا نماز فجر ادا کرے گا تو اس کی یہ نماز یا اذان واجب الاعادہ ہے البتہ اس وقت روزہ بند کرنے میں کوئی بڑی حرج نہیں۔

## 15 درجے زیر افق روشنی کی شرعی حیثیت

چونکہ 15 درجے زیر افق کے وقت یقینی طور پر شرعی صبح صادق کے احکام لاگو ہو جاتے ہیں اس لئے اس وقت اذان فجر یا نماز فجر درست ہونے میں کسی قسم کا کوئی اشکال نہیں البتہ روزہ 10، 5 منٹ پہلے بند کر لینا چاہیے تاکہ گھڑیوں میں جو فرق ہوتا ہے اس کی وجہ سے روزہ ضائع ہونے کا خطرہ نہ رہے، ہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگر کوئی مزید بھی احتیاطاً پہلے روزہ بند کرنا چاہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں نیز قائلین 15 درجے والے اہل علم بھی اس مزید احتیاط کے معاملے میں رکاوٹ نہیں بنتے۔

## بروجی روشنی

بروجی روشنی اگرچہ مقصودی طور پر ہماری زیر بحث نہیں اور نہ ہی اس کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت، کیونکہ جب دلائل ، مشاہدات اور ماہرین شرع و متقدمین کے تصریحات سے ثابت ہو گیا کہ 18 درجے زیر افق صبح کاذب اور 15 درجے زیر افق صبح صادق ہے تو اب محکمہ موسمیات سے متاثرہ احباب یا دیگر ادارے ان روشنیوں کے چاہے کچھ بھی نام رکھیں، یہ ان کی اپنی فنی یا

موسمی ضرورت تو ہو سکتی ہے امت مسلمہ کی شرعی ضرورت نہیں، لیکن ہمارے کچھ انجینئرز وپروفیسرز حضرات اس روشنی کو صبح صادق وکاذب کے بحث میں لاکر یہ ثابت کرنے کی کوشش فرماتے رہتے ہیں کہ بروجی روشنی صبح کاذب ہے ،اس لئے اس روشنی پر مختصر تبصرہ اہل علم کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

## بروجی روشنی صبح کاذب نہیں

یہ ایک حقیقت ہے کہ بروجی روشنی[ ذوڈیکل لائٹ ] صبح کاذب کا مصداق ہر گز نہیں کیونکہ صبح کاذب باوجود اس کے کہ شرعی احکام اس سے وابستہ نہیں لیکن پھر بھی ایک شرعی تشریح رکھتی ہے کیونکہ صبح کاذب شرعی اصطلاح ہے فنی نہیں آیئے دیکھتے ہیں کہ بروجی روشنی صبح کاذب کیوں نہیں؟

## حدیث مبارکہ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ - لِعَمُودِ الصُّبْحِ - حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا»[38]

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سے دھوکہ نہ کھائے اور نہ ہی سفیدی سے جو کہ صبح کے وقت ستون کی طرح ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ مستطیر ہو جائے۔

## استدلال نمبر1

مذکورہ حدیث اور اس کے علاوہ بے شمار احادیث مبارکہ میں صبح کاذب کی صفت بتائی گئی ہے کہ وہ ایسی روشنی ہے جس سے صبح صادق کا دھوکہ ہو سکتا ہے، لیکن

[38] المسند الصحیح, مسلم بن الحجاج, النیسابوری, ناشر, دار إحیاء التراث العربی بیروت, ج2ص769 {1094}

آج تک نہیں سنا کہ کسی کو بروجی روشنی سے صبح صادق کا دھوکہ لگا ہو اور نہ ہی ایسی کوئی بحث آج تک نظر سے گزری ہے۔

استدلال نمبر 2

مذکورہ حدیث اور اس کے علاوہ بے شمار احادیث مبارکہ میں صبح کاذب اور صبح صادق کے تذکرے میں لفظ "حتی" کا ذکر ہے جو یقیناً غایہ کے لئے استعمال ہوا ہے جس سے یہ مفہوم ملتا ہے کہ صبح کاذب و صادق باہم متصل ہیں چنانچہ ترجمہ پر غور کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے "کہ صبح کاذب روشنی تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے یہاں تک کہ یہ روشنی پھیل جائے" نیز دھوکہ بھی تب ممکن ہے جب دونوں متصل ہوں جبکہ بروجی روشنی صبح صادق سے کافی قبل کبھی کبھی بعض موسموں میں نمودار ہوتی ہے۔

چنانچہ 18 درجے کے روح رواں پروفیسر عبد الطیف صاحب "مراسلہ جاوید قمر" کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

جہاں تک صبح کاذب [بروجی روشنی ]کا تعلق ہے یہ بالکل دوسری شئے ہے، بعض دفعہ سازگار حالات میں (یعنی بالکل ہی صاف مطلع کی صورت میں اور کراچی جیسی جگہوں کیلئے اگست سے ستمبر تک) فلکی فلق [آسٹرونومیکل ٹویلائٹ ]کے طلوع (یعنی صبح صادق کے شروع) ہونے سے بھی کافی قبل ایک مدھم سی لیکن باایں ہمہ خاصی واضح قسم کی روشنی مشرقی افق پر دیکھی جاسکتی ہے۔[39]

اسی طرح "مراسلہ جاوید قمر" کے حوالے سے ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

[39] پروفیسر عبد اللطیف، صبح صادق و صبح کاذب بحوالہ معرفت اوقات نماز

'' اس روشنی { ذوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی } کے ختم ہونے اور فلکی فلق کے طلوع ہونے تک کے درمیان خاصہ وقفہ ہوتا ہے،اس طرح فلکی فلق کے طلوع سے فوراً پہلے یعنی سورج کے 18 درجات زیرافق کی حد تک پہنچنے سے قبل افق پر کوئی روشنی نہیں ہوتی''۔[40]

فقیہ العصر مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

صبح کاذب سے کافی پہلے ذوڈیکل لائٹ {بروجی روشنی} ظاہر ہوتی ہے جس کا صبح سے کوئی تعلق نہیں۔[41]

مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ {ذوڈیکل لائٹ یعنی بروجی روشنی} آسٹرونومیکل ٹوئیلائٹ سے کافی پہلے ختم ہو جاتی ہے۔[42]

6: رات کے وقت یہ {بروجی روشنی} روشنی طلوع شمس سے کبھی کبھی بہت دیر پہلے ظاہر ہو جاتی ہے۔[43]

## فتوی جامعہ خلفاء راشدین کراچی

" صبح کاذب روزانہ صبح صادق شروع ہونے سے تین درجے پہلے نمودار ہوتی ہے اور بروجی روشنی یعنی ذوڈیکل لائٹ کو صبح کاذب کہنا غلط ہے، کیونکہ یہ صبح صادق تو درکنار صبح کاذب سے بھی پہلے پہلے ختم ہو جاتی ہے، جبکہ صبح کاذب صبح صادق سے پہلے تک باقی رہتی ہے لہذا بروجی روشنی کا صبح کاذب سے کوئی تعلق نہیں۔الجواب الصحیح احمد ممتاز[44]

---

[40] پروفیسر عبداللطیف، صبح صادق و صبح کاذب، بحوالہ معرفت اوقات نماز

[41] احسن الفتاوی جلد2ص178 لدھیانوی، مفتی رشید احمد،ایچ ایم سعید، کراچی، طبع یازدہم ۱۴۲۵ھ

[42] احسن الفتاوی جلد2ص180 لدھیانوی، مفتی رشید احمد،ایچ ایم سعید، کراچی، طبع یازدہم ۱۴۲۵ھ

[43] قاسمی ڈاکٹر شوکت علی، معرفت اوقات نماز

[44] 30صفر1429ھ

## دار العلوم کراچی کا فتوی

یہ بات مسلم اور طے شدہ ہے کہ صبح صادق اور کاذب کے درمیان تین درجے کا فرق ہے چاہے 18 درجے پر صبح صادق کی تحقیق کو درست قرار دیا جائے یا 15 درجے کی تحقیق کو درست قرار دیا جائے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔[45]

## فائدہ

دار العلوم کراچی اور اسی طرح دیگر 18 درجے کے قائلین اس بات تسلیم فرماتے ہیں کہ فجرین میں تین درجے کا وقفہ (کم از کم) ہے اس کی دو صورتیں ہیں۔

## پہلی صورت

اگر 15 درجے زیر افق صبح صادق تسلیم کیا جائے تو اس سے تین درجے پہلے یعنی 18 درجے زیر افق صبح کاذب کی ابتداء ہو گی۔

## دوسری صورت

اور اگر 18 درجے زیر افق صبح صادق تسلیم کیا جائے تو اس سے تین درجے پہلے یعنی 21 درجے زیر افق صبح کاذب کی ابتداء ہو گی۔

## تبصرہ

اب اگر پہلی صورت کو لیا جائے تو بات درست ہے کہ 18 درجے زیر افق صبح کاذب اور اس کے تین درجے بعد 15 درجے زیر افق صبح صادق ہے جس کی تصریح متقدمین نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرمائی ہے، لیکن اگر دوسری صورت کو لیا جائے کہ 18 درجے زیر افق صبح صادق اور اس سے تین درجے

---

[45] تاریخ 1423/11/25ھ، فتوی نمبر 94/5/36

پہلے 21درجے پر صبح کاذب ہونی چاہیے، لیکن معاف کیجئے گا آج تک کہیں پر یہ بات نہیں ملی کہ کسی نے 21درجے پر صبح کاذب کا قول کیا ہو نیز ماہر فلکیات حضرت مولانا مفتی سلطان عالم صاحب فرماتے ہیں کہ:

میں نے 500ماہرین وشائقین فلکیات سے بذریعہ ای میل رابطہ کیا لیکن وہ بھی تاحال اس بات کو نہیں جانتے ،ماہرین نے صبح کاذب کے لئے 19،17،18درجات تو بیان فرمائے ہیں لیکن 21کا قول آج تک کسی کا نظر سے نہیں گزرا۔

اس تفصیل سے بھی معلوم ہوا کہ بروجی روشنی تو قائلین 18درجے والوں کے مصدقہ اصول کے مطابق بھی صبح کاذب کا مصداق نہیں۔

## مغالطہ



بعض لوگوں کو مغالطہ ہے کہ جو تصویریں ہمیں انٹرنیٹ سے ملتی ہیں اس میں بروجی روشنی مستطیل نظر آتی ہے اور صبح کاذب بھی ایک مستطیل روشنی کا نام ہے اس لئے بروجی روشنی صبح کاذب ہے۔

## وضاحت

سب سے پہلے تو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ صبح کاذب کوئی ایسی شے نہیں جو صرف موبائل یا کمپیوٹر کی سکرین پر بصورت تصویر ہی نظر آئے اور خارج میں اسے فقط ناسا والے ہیں دیکھ سکیں، لیکن اگر اسی تصویر پر ہی اعتماد ہے تو ذرا غور سے دیکھئے گا اس تصویر میں افق خوب روشن ہے اور صبح کاذب کی روشنی میں

بتصریح فقہاء افق روشن نہیں ہوتا بلکہ افق پر اندھیرا ہوتا ہے لہٰذا صرف مستطیل ہونے سے بھی بات نہیں بنے گی۔

## ذنب السرحان

يُسَمَّى ذَنَبَ السِّرْحَانِ وَهُوَ الذِّئْبُ لِأَنَّ الضَّوْءَ يَكُونُ فِي الْأَعْلَى دُونَ الْأَسْفَلِ كَمَا أَنَّ الشَّعْرَ يَكُونُ عَلَى أَعْلَى الذِّئْبِ دُونَ أَسْفَلِهِ ۔[46]

ترجمہ: صبح کاذب کو ذنب السرحان یعنی بھیڑیے کی دم بھی کہتے ہیں کیونکہ صبح کاذب کی روشنی کی کیفیت کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ اس وقت روشنی افق پر متصل ہونے کے بجائے اوپر ہوتی ہے جیسے بھیڑیے کی دم پر بال نیچے کے بجائے اوپر ہوتے ہیں۔

## اہم

دوسری بات یہ ہے کہ فقط مستطیل ہونا اس روشنی پر صبح کاذب کا حکم لگانے کے لئے کافی نہیں جب تک منشاء احادیث کے مطابق اس روشنی میں صبح کاذب کی دیگر نشانیاں نہ پائی جائیں، کیونکہ رات کے وقت آسمان پر مختلف خطوں میں مختلف اوقات میں کئی روشنیاں نمودار ہوتی ہیں جن کے اہل فن نے مختلف نام بھی رکھے ہیں اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ رات کے وقت جو بھی مستطیل روشنی نمودار ہو تو فقط اس کے مستطیل ہونے کی بنیاد پر اسے صبح کاذب کا نام دیا جائے، بلکہ ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ کونسی روشنی کی صفات وکیفیات احادیث میں { صبح کاذب کے لئے } مذکور تمام نشانیوں کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں، پس جس روشنی میں صبح کاذب کی تمام نشانیاں پائی گئیں تو اس روشنی کا حکم صبح کاذب کا ہو گا، لہٰذا بروجی روشنی پر فقط مستطیل ہونے کی وجہ سے صبح کاذب کا حکم لگانا درست نہیں۔

---

[46] المبدع فی شرح المقنع، إبراہیم بن محمد، بیروت لبنان، طبع اولی 1997ج1ص306

## صبح کاذب جیسی روشنی

صبح کاذب جیسی مستطیل [طولانی] روشنیاں رات کے مختلف دورانیوں میں آسمان میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں چنانچہ مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

دسمبر 1971 میں پاک وہند کی جنگ کے دوران بلیک آؤٹ کی وجہ سے شہر کے اندر رہتے ہوئے مشاہدات کا بہتر موقع مل گیا مجھے اس سے بہت حیرت ہوئی کہ صبح کاذب سے بہت پہلے مشرق کی طرف اور عشاء سے بہت بعد مغرب کی طرف مستطیل روشنی نظر آرہی ہے میں نے اس عقدہ کو حل کرنے کا خاص اہتمام کیا 19 دسمبر کی شام کو مغرب کے بعد جلد ہی میں نے افق غربی کا مراقبہ شروع کر دیا میں نے دیکھا کہ مغرب شمس سے قدر جنوب کی طرف ایک غیر معمولی روشن سیارہ زہرہ ٹھیک اسی جگہ پر ہے جہاں پہلے روز عشاء کے بعد بھی روشنی نظر آرہی تھی یہ سیارہ پونے آٹھ بجے غروب ہو گیا مگر اس کے اوپر مستطیل روشنی تقریباً ساڑھے دس بجے تک نظر آتی رہی جب کہ اس روز 15 درجے زیر افق {وقت عشاء مقابل صبح صادق} کا وقت 6:55 اور 18 درجے زیر افق {مقابل صبح کاذب} کا وقت 7:09 ہے اس کے بعد یوں محسوس ہونے لگا کہ اس مقام سے ثریا تک کہکشاں کی طرح مگر اس سے کافی مدہم سفید سڑک ہے اس پورے مشاہدہ میں میرے ساتھ ایک صاحب اور بھی تھے 20 تا 22 دسمبر ابر کی وجہ سے مشاہدہ نہ ہو سکا 23 دسمبر کو 4:30 پر اٹھ کر دیکھا تو مشرق کی طرف سے مستطیل روشنی موجود تھی 24 دسمبر کو میں نے رات کو 3:00 بجے سے کام شروع کر لیا مشاہدہ سے محسوس ہوا کہ مشرق سے کہکشاں کی طرح مگر اس سے کافی مدہم سفیدی اوپر کو جا رہی ہے ثریا کی سیدھ میں معروف کہکشاں کے ساتھ مل رہی ہے تقریباً 4:30 کے بعد مشرق کی طرف

اس سفیدی میں کچھ اضافہ اور اوپر کی جانب کچھ کمی محسوس ہونے لگی اور وقت صبح کاذب تک یہی کیفیت رہی صبح کاذب کی ابتداء کا کچھ احساس نہ ہو سکا حسابی رو سے اس روز صبح کاذب کا وقت 5:49اور صبح صادق کا وقت6:06 ہے 4:30 بجے کے بعد روشنی میں اضافے سے اندازہ ہوا کہ مغرب کی طرف افقی شرقی کے نیچے بھی کوئی غیر معمولی روشن ستارہ اس کا باعث بن رہا ہے چنانچہ جنوری میں یہ ستارہ بوقت صبح نظر آنے لگا جو ذنب عقرب کے قریب معروف کہکشاں کے اندر واقع ہے نتیجہ یہ نکلا کہ معروف کہکشاں کے علاوہ ایک اور مدہم کہکشاں بھی ہے جس کے ساتھ بعض غیر معمولی روشن ستاروں کی روشنی بھی شامل ہو جاتی ہے جو مغالطے کا باعث بنتی ہے۔[47]

### توجہ طلب

ایک ہوتا ہے "عین الشیء" اور ایک ہوتا ہے "کالشیء "یعنی وہی شے یا اس کی طرح۔

اگر آپ سے کوئی ایسی شے گم ہو جائے جس کی 4 نشانیاں ہوں مثلًا ایک گھڑی ہی لے لیں جو آپ سے گم ہو گئی اور اس کی 4 نشانیاں ہیں۔

1: گولڈن ہے۔

2: چین کا کنارہ ٹوٹا ہوا ہے۔

3: سیکنڈز والی سوئی سرخ رنگ کی ہے۔

4: دیکھنے میں پرانی لگتی ہے۔

اب آپ کسی کے پاس اس طرح کی گھڑی دیکھ کر دعوی کرتے ہیں کہ یہ گھڑی میری ہے تو آپکو مذکورہ چار نشانیاں اس گھڑی میں ثابت کرنی پڑیں گی، اگر آپ کا دعوی فقط اس بنیاد پر ہو کہ میری گم شدہ گھڑی کا رنگ چونکہ گولڈن تھا اور یہ

---

[47] لدھیانوی، مفتی رشید احمد، ایچ ایم سعید، کراچی، طبع یازدہم ۱۴۲۵ھ احسن الفتاوی ج2 ص182

گھڑی بھی گولڈن ہے،اس لئے یہ وہی گھڑی ہے جو مجھ سے گم ہوئی ہے توآپ کا دعوی نا قابل قبول ہوگا، کیونکہ یہ گھڑی اس طرح کی تو ہے لیکن وہی نہیں، یعنی کالشیء تو ہے لیکن عین الشیء نہیں ،اسی طرح زوڈیکل لائٹ کی صورت بوجہ مستطیل ہونے کے کالشیء تو ہے لیکن عین الشیء نہیں یعنی صبح کاذب " کی طرح " ہونے کے باوجود بھی صبح کاذب نہیں۔

ہمیں بروجی روشنی بطور صبح کاذب تسلیم نہ ہونے کی یہ وجہ نہیں کہ یہ ماہرین فن یاسائنسدانوں کی دریافت ہے بلکہ ہمیں یہ روشنی بطور صبح کاذب تسلیم نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس روشنی میں صبح کاذب کی علامات میں سے سوائے مستطیل ہونے کے اور کوئی علامت موجود نہیں اور جو حضرات اس روشنی کو بطور صبح کاذب تسلیم کرتے ہیں ان کو اسی مستطیل ہونے کی وجہ سے مغالطہ لگا ہے۔

## حاصل کلام

صبح کاذب ایک ایسی ستون نما روشنی کا نام ہے جو بلاد معتدلہ میں صبح صادق سے تھوڑی دیر پہلے معمول کے ساتھ اس طرح ظاہر ہوتی ہے کہ افق پر اندھیرا رہتا ہے نیز علامات فجرین نہ جاننے والے کواس روشنی پر صبح صادق کا گمان ہو سکتا ہے۔

جبکہ بروجی روشنی ایک ایسی مخروطی روشنی کا نام ہے جو صبح صادق سے بہت پہلے بعض ازمنہ وامکنہ میں کبھی کبھی اس طرح ظاہر ہوتی ہے کہ افق خوب روشن ہوتی ہے نیز علامات صبح کاذب جاننے والے کواس روشنی پر صبح صادق کا گمان نہ ہوتا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

## صبح کاذب کی روشنی کونسی ہے؟

اس کا مختصر اور فنی جواب تو یہ ہے کہ سورج جب مشرق میں 18 درجے زیر افق پہنچتا ہے تو صبح کاذب کی ابتداء ہو جاتی ہے، لیکن احادیث مبارکہ کی روشنی میں ماہرین شرع جو تفصیلی نشانیاں بیان فرمائی ہیں وہ درجہ ذیل ہیں:

1: صبح کاذب کی روشنی ابتداء صبح صادق سے تھوڑی دیر {یعنی 3 درجے} پہلے نمودار ہوتی ہے۔

2: صبح کاذب کی روشنی سے بوجہ قرب فجر ثانی یعنی صبح صادق کا دھوکہ ہو سکتا ہے۔

3: صبح کاذب کی روشنی احادیث مبارکہ کے مطابق مستطیل یعنی ستون نما ہوتی ہے۔

4: والعرب تشبهه بذنب السرحان لمعنيين أحدهما طوله والثانی أن الضوء يكون في الاعلى دون الاسفل۔[48]

ترجمہ: اور عرب دو وجہ سے صبح کاذب {فجر اول} کو "ذنب السرحان" یعنی بھیڑیے کی دم کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں ایک لمبی ہونے کی وجہ سے اور دوسری یہ کہ صبح کاذب یعنی {فجر اول} میں روشنی اوپر ہوتی ہے نہ کہ نیچے۔

درجہ بالا عبارات میں صبح کاذب کو ذنب السرحان یعنی بھیڑیے کی دم سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس کی دو وجوہات بتائی گئی ہیں۔

[48] فتح العزیز بشرح الوجیز، عبدالکریم بن محمد الرافعی القزوینی، دار الفکر، ج3 ص33

پہلی وجہ

جس طرح بھیڑیے کی دم لمبی اور اوپر کی طرف اٹھی ہوئی ہوتی ہے اس طرح صبح کاذب کی روشنی بھی مخروطی ہوتی ہے یعنی اس کا طول اس کے عرض سے زیادہ ہوتا ہے۔

دوسری وجہ

جس طرح بھیڑیے کی دم میں بال اوپر زیادہ اور نیچے بالکل کم ہوتے ہیں اسی طرح صبح کاذب کی روشنی میں بتصریح فقہاء افق روشن نہیں ہوتا بلکہ روشنی اوپر اوپر ہوتی ہے۔

5: صبح کاذب کی روشنی تھوڑی دیر رہ کر غائب ہوتی محسوس ہوتی ہے۔

6: صبح کاذب کی روشنی کے اختتام اور صبح صادق کی ابتداء میں کوئی قابل ذکر وقفہ نہیں۔

7: ماہرین شرع نے فقط احادیث مبارکہ کے مطابق فجرین کے علامات بیان کرنے پر اکتفاء نہیں فرمایا بلکہ اپنے منصب کا حق ادا کرتے ہوئے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ ان روشنیوں کا ظہور کن درجات پر ہوتا ہے چنانچہ متقدمین کے عبارات سے واضح ہے کہ سورج جب 18 درجے زیرافق پہنچتا ہے تو یہ صبح کاذب کا وقت ہے اور جب 15 درجے زیر افق پہنچتا ہے تو یہ صبح صادق کا وقت ہے اور الحمد للہ آج بھی مشاہدات سے اسی کی تائید ہوتی ہے نیز یہی مشاہدہ 1970 میں کراچی کے بڑے علماء کرام کا بھی تھا لہٰذا جن حضرات کا یہ کہنا ہے کہ 18 درجے زیرافق صبح صادق ہو جاتی ہے قائلین 15 درجے والوں کے مستند مشاہدات ان کا ساتھ نہیں دیتے۔

## چند اشکالات کی وضاحت

باوجود اس کے کہ ماہرین شرع کے دلائل ومشاہدات کے میدان میں 15 درجے زیر افق صبح صادق کا ہونا ایک نا قابل انکار حقیقت ہے لیکن اس کے باوجود کچھ حضرات اس سے مطمئن نہیں اور زبانی یا تحریری کچھ اشکالات وقتاً فوقتاً سامنے آتے ہیں { بعض اشکالات دوران کورس[49] بندہ کو مختلف احباب کی طرف سے بھی موصول ہوئے } اگر چہ یہ اشکالات ماہرین شرع کے دلائل وتحقیقات کے سامنے تو اتنے اہم نہیں تاہم تکمیل مضمون کے خاطر ان اشکالات کو شامل کیا جارہا ہے تاکہ حجت تام رہے۔

## اشکال نمبر 1

کچھ سائنسدان اور کچھ انجینئرز حضرات سورج کے 18 درجے زیر افق آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کو صبح صادق کہتے ہیں، اس لئے یہی صبح صادق ہے۔

## رفع اشکال

سائنسدان انجینئرز وپروفیسرز حضرات ہمارے معاشرے کے محسن افراد ہیں، ان کی تحقیقات وپڑتال ہماری سر آنکھوں پر، لیکن اگر ان کی کوئی تحقیق ایسی ہو جس کا تعلق شرعی معاملات کے ساتھ بھی ہو تو جب تک شرعی اصولوں کے ساتھ اس کی موافقت ثابت نہ ہو ایسی تحقیق کو آنکھیں بند کرکے شرف قبولیت نہیں بخشا جائے گا بلکہ اگر موافقت ثابت ہو تو قبول کیا جائے گا ورنہ بصورت عدم موافقت محض ایک سائنسدان، انجینئر یا پروفیسر کا وہم یا تجربہ یا قول قرار دے کر شرعی معاملات میں اسے قبول کرنے سے معذرت کی جائے گی جیسا کہ موجودہ جدید مسائل میں علماء کرام ماہر فن کی تحقیق کو شرعی اصولوں پر جانچ کر ان کا

---

[49] معرفت اوقات نماز

شرعی حکم بتاتے ہیں ، صرف ان کی تحقیق پر اکتفا نہیں کرتے،اس اصول کے پیش نظر جب ماہرین شرع نے دیکھا تو 18 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ میں صبح صادق کی کوئی شرعی نشانی نظر نہیں آئی تو انہوں نے دلائل کی روشنی میں اس روشنی کو بطور صبح صادق تسلیم نہیں فرمایا۔

### اشکال نمبر 2

آج کل سائنسدان جسے بروجی روشنی کہتے ہیں اس کو بوجہ مستطیل ہونے کے صبح کاذب کا حکم کیوں حاصل نہیں؟

### رفع اشکال

شرعاً بروجی روشنی بطور صبح کاذب تسلیم نہیں کی جاسکتی تفصیل گزرچکی ہے مزید تفصیل کے لئے بندہ کی کتاب "الکلمات البینات "کا مطالعہ فرمائیں۔

### صبح کاذب اور بروجی روشنی کا تقابلی جائزہ

| شمار | صبح کاذب کی نشانیاں | زوڈیکل لائٹ کی نشانیاں |
|---|---|---|
| 1 | مستطیل ہونا | مستطیل ہونا |
| 2 | تعمیم | عدم تعمیم |
| 3 | افق پر اندھیرا ہونا | افق خوب روشن ہونا |
| 4 | روشنی غیر واضح ہونا | خوب روشن |
| 5 | اتصال بصبح الصادق ہونا | رات کو ہی غائب ہو جانا |

اس تقابل سے بھی بآسانی یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ بروجی روشنی بطور صبح کاذب تسلیم کرنا درست نہیں۔

## اشکال نمبر 3

بعض احباب یہ اشکال فرماتے ہیں کہ شرح دردیر وغیرہ کے عبارات سے معلوم ہوتا کہ صبح کاذب کا بلاد معتدلہ میں روزانہ معمول کے ساتھ نظر آنا ضروری نہیں حالانکہ قائلین 15 درجے والے بلاد معتدلہ میں روزانہ نظر آنے کے قائل ہیں؟

## رفع اشکال

قائلین 15 درجے والے نہ صرف یہ کہ صبح کاذب کے روزانہ نظر آنے کے قائل ہیں بلکہ انہیں ہر مشاہدے میں الحمد للہ صبح صادق سے پہلے 18 درجے زیر افق صبح کاذب نظر بھی آتی ہے اور جہاں تک مذکورہ اشکال کا تعلق ہے کہ صبح کاذب فقط موسم شتاء میں نظر آتی ہے یہ محض غلط فہمی ہے جس کی ماہرین شرع نے پرزور تردید فرمائی ہے اور لہٰذا یہ نظریہ درست نہیں۔

1: چنانچہ علامہ شمس الدین اِبو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد الرحمٰن الطرابلسی المغربی، المعروف بالحطاب الرُّعینی المالکی المتوفی 954ھ فرماتے ہیں:

قَالَ فِي الذَّخِيرَةِ وَكَثِيرٌ مِنْ الْفُقَهَاءِ لَا يَعْرِفُ حَقِيقَةَ هَذَا الْفَجْرِ وَيَعْتَقِدُ أَنَّهُ عَامُّ الْوُجُودِ فِي سَائِرِ الْأَزْمِنَةِ وَهُوَ خَاصٌّ بِبَعْضِ الشِّتَاءِ وَسَبَبُ ذَلِكَ أَنَّهُ الْمَجَرَّةُ فَمَتَى كَانَ الْفَجْرُ بِالْبَلْدَةِ وَنَحْوِهَا طَلَعَتْ الْمَجَرَّةُ قَبْلَ الْفَجْرِ وَهِيَ بَيْضَاءُ فَيُعْتَقَدُ أَنَّهَا الْفَجْرُ فَإِذَا بَيَّنَتْ الْأُفُقَ ظَهَرَ مِنْ تَحْتِهَا الظَّلَامُ ثُمَّ يَطْلُعُ الْفَجْرُ بَعْدَ ذَلِكَ، وَأَمَّا فِي غَيْرِ الشِّتَاءِ فَتَطْلُعُ الْمَجَرَّةُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، أَوْ نِصْفَهُ فَلَا يَطْلُعُ آخِرَ اللَّيْلِ إلَّا الْفَجْرُ الْحَقِيقِيُّ انْتَهَى. وَنَازَعَهُ غَيْرُهُ فِي ذَلِكَ وَقَالَ إنَّهُ مُسْتَمِرٌّ فِي جَمِيعِ الْأَزْمِنَةِ وَهُوَ الظَّاهِرُ.[50]

ترجمہ: بحوالہ ذخیرہ لکھتے ہیں کہ اکثر فقہاء صبح کاذب کی حقیقت نہ جانتے ہوئے اس بات کے قائل ہوگئے کہ کاذب ہمیشہ نظر آنا چاہیئے حالانکہ یہ بعض موسم کے ساتھ خاص ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ یہ کہکشاں ہے جو کہ صبح سے پہلے

[50] مواہب الجلیل فی شرح مختصر خلیل، شمس الدین، بالحطاب الرُّعینی، دار الفکر، طبعۃ ثالث، 1412ھ، ج1 ص399

نمودار جاتی ہے تولوگ اسے صبح سمجھ لیتے ہیں مگر جب وہ افق سے گزر جاتا ہے تو اس کے نیچے اندھیرا آجاتا ہے پھر اس کے بعد صبح صادق طلوع ہو جاتی ہے، جبکہ غیر شتاء کے موسم میں رات کی ابتدائی حصے یا درمیان میں کہیں طلوع ہوتی ہے اور اخیر رات میں صرف صبح صادق ہی طلوع ہوتی رہتی ہے۔

اور دیگر فقہاء نے اس نظریے کو رد کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "انہ مستمر فی جمیع الازمنہ" صبح صادق کی طرح صبح کاذب بھی پورا سال بلاد معتدلہ میں نظر آتی ہے اور یہی بات درست ہے۔

## تبصرہ

علامہ شمس الدین المالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذخیرہ میں جو بات لکھی ہے کہ صبح کاذب عام الوجود نہیں بلکہ صرف شتاء کے موسم میں نظر آنے والی روشنی ہے یہ نظریہ درست نہیں کیونکہ اس نظریے کو کئی فقہاء نے رد فرمایا ہے اور آخر میں "ھو الظاہر" کے لفظ سے تو گویا فیصلہ ہی فرما دیا کہ کہ ایسا بالکل نہیں اس کے علاوہ بھی کئی فقہاء نے اس کی تردید فرمائی ہے۔

## حقیقت

اصل حقیقت یہ ہے جن بزرگوں نے صبح کاذب کے بارے میں یہ قول کیا ہے کہ یہ روشنی صرف شتاء کے موسم میں نظر آتی ہے انہیں کہکشاں کی روشنی سے مغالطہ ہوا ہے چنانچہ اس عبارت میں واضح طور پر لکھا ہے کہ " وَسَبَبُ ذَلِكَ أَنَّهُ الْمَجَرَّةُ" یہ کہکشاں کی روشنی ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ صبح کاذب کسی کہکشاں کی روشنی نہیں بلکہ براہ راست سورج کی روشنی کا نام ہے۔

## صبح کاذب سورج کی روشنی

علامہ ابوالحسن, علی بن احمد بن مکرم الصعیدی العدوی المتوفی 1189ھ فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ: لِأَنَّ الْفَجْرَ فَجْرَانِ إلَخْ، حَاصِلُهُ أَنَّ الْفَجْرَ مَعْنَاهُ الْبَيَاضُ وَيَتَنَوَّعُ إلَى كَاذِبٍ وَصادق وَكِلَاهُمَا مِنْ نُورِ الشَّمْسِ.[51]

ترجمہ: فجر کی دو قسموں کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ فجر کے معنی بیاض کے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں کاذب اور صادق اور فجر کی یہ دونوں قسمیں [کسی کہکشاں کی روشنی سے نہیں بلکہ] وَكِلَاهُمَا مِنْ نُورِ الشَّمْسِ سورج کی روشنی سے ہیں۔

### وضاحت

جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ صبح کاذب بھی صبح صادق کی طرح سورج ہی کی براہ راست روشنی ہے تو اب یہ بات سمجھنی آسان ہو گئی کہ جن بزرگوں نے صبح کاذب کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ عام الوجود نہیں انہوں نے صبح کاذب کو کسی کہکشاں کی روشنی سمجھ یہ قول فرمایا ہے حالانکہ ایسا نہیں۔

### ایسا کیوں؟

کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ جب یہ بات مسلم ہے کہ صبح کاذب بھی صبح صادق کی طرح سورج ہی کی براہ راست روشنی ہے تو پھر بعض قائلین 18 درجے ایسے کمزور دلائل سے استدلال کیوں کرتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایسے احباب کی مجبوری ہے کیونکہ انہوں نے بڑی تلاش کے بعد بروجی روشنی جیسی مبہم روشنی کو صبح کاذب قرار دے دیا اور بروجی روشنی

[51] حاشیۃ العدوی علی شرح کفایۃ الطالب الربانی،ابوالحسن، دار الفکر بیروت،1994ج1ص242

نہ توعام الوجود ہےاور نہ ہی سورج کی براہ راست روشنی ہے اس لئے پھر اس طرح کے ضعیف استدلالات کے سواان کے پاس کوئی چارہ بھی نہیں۔

## حاصل کلام

حاصل کلام یہ نکلا کہ جس طرح یہ بات یقینی ہے کہ بروجی روشنی صبح کاذب نہیں اسی طرح یہ بات بھی یقینی ہے کہ صبح کاذب کسی کہکشاں کی روشنی نہیں بلکہ صبح صادق کی طرح سورج ہی کی براہ راست روشنی ہے اور یہی مفہوم احادیث مبارکہ میں" الفجر فجران "سے بھی مترشح ہے۔

## اشکال نمبر 4

شرح چغمینی اورکتاب التصریح میں اگرچہ واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ صبح کاذب اس وقت ہوتی ہے جب سورج 18 درجے زیر افق پہنچتا ہے لیکن بعض قائلین 18 درجے والوں اپنی تحریرات میں اس حوالے سے 3اشکالات پیش فرماتے ہیں۔

۱: مصنف نے اپنا کوئی تجربہ بیان نہیں کیا۔

۲: ان عبارات میں ابو ریحان البیرونی کا حوالہ ہے جن کا اپنا قول اس کے خلاف ہے۔

۳: یہ ایک تجرباتی چیز ہے جس کی تصدیق وتردید تجربے پر منحصر ہے۔

## رفع اشکال

اگرچہ از روئے تحقیق تو ان اشکالات میں کوئی وزن نہیں کیونکہ چغمینی اور تصریح وغیرہ میں "قد علم بالتجربۃ "وغیرہ کے الفاظ سے مذکور ہے کہ صبح کاذب کا وقت 18 درجے زیر افق ہے اور ابو ریحان البیرونی کا اپنا قول بھی یہی

ہے کہ 18 درجے زیر افق صبح کاذب کا وقت ہے نہ کہ صبح صادق کا، نیز یہ بات بھی واضح رہے یہ 18اور 15 درجے کی بات ایک مشاہداتی معاملہ ہے جس کی وضاحت متقدمین نے اپنی کتابوں میں کر دی ہے اس لئے ان کا ہی مشاہدہ و تجربہ معتبر ہے بس جس کا مشاہدہ متقدمین کے آراء اور ان کے بیان کردہ اصولوں کے موافق ہو گا تو قبول کیا جائے گا ورنہ قابل التفات نہیں سمجھا جائے گا،البتہ مبتدئین کی تشنگی دور کرنے کے لئے وضاحت پیش کرنا ضروری ہے اس لئے اس بحث کو ہم پانچ حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱: فجر کی بحث

۲: شفق کی بحث

۳: شرح چغمینی کی بحث

۴: کتاب التصریح کی بحث

۴: البیرونی کی بحث

## فجر اور شفق

مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ اعلاء السنن میں بحوالہ شرح چغمینی تحریر فرماتے ہیں:

الشفق والفجرہما متشابهان شكلا ومتقابلان وضعا، اذ الفجر يبدو من بياض ضعيف مستطيل ثم بياض عريض ثم حمرة ، والشفق يبدو بعد الغروب من حمرة ثم بياض عريض ثم بياض مستطيل ۔[52]

[52] مولانا ظفر عثمانی، اعلاء السنن ج2ص15

ترجمہ: شفق اور فجر باعتبار وضع کے ایک دوسرے کے مقابل اور باعتبار شکل کے ایک جیسے ہیں، ابتداء فجر میں سفید، مدہم اور مستطیل روشنی ظاہر ہوتی ہے پھر بیاض مستطیر یعنی منتشر ظاہر ہوتی ہے پھر حمرۃ یعنی سرخی ظاہر ہوتی ہے۔
ابتداء شفق میں غروب آفتاب کے بعد پہلے حمرۃ یعنی سرخی ظاہر ہوتی ہے پھر بیاض مستطیر یعنی منتشر ظاہر ہوتی ہے پھر بیاض مستطیل ظاہر ہوتی ہے۔

## فجر کی بحث

فلکیین کے ہاں فجر و شفق کی تین قسمیں اور صورتیں بنتی ہیں۔

| نمبر شمار | افق شرقی کی روشنیاں | افق غربی کی روشنیاں |
|---|---|---|
| 1 | بیاض مستطیل | حمرۃ |
| 2 | بیاض مستطیر | بیاض مستطیر |
| 3 | حمرۃ | بیاض مستطیل |

## بیاض مستطیل

صبح کے وقت رات کے اختتام پر شرقی افق پر ایک ستون نما روشنی نمودار ہوتی ہے جسے بیاض مستطیل، فجر مستطیل یا صبح کاذب کہتے ہیں ماہرین شرع کی تصریحات کے مطابق یہ روشنی سفید اور مدہم ہوتی ہے، مخروطی یعنی ستون نما ہوتی ہے، جس وقت نظر آتی ہے اس وقت افق پر اندھیرا رہتا ہے، اس سے قبل افق پر کسی قسم کی روشنی نہیں ہوتی، کچھ دیر کے بعد افق پر غائب ہوتی محسوس ہونے لگتی ہے اگرچہ حقیقۃً غائب نہیں ہوتی۔

## بیاض مستطیر

صبح کے وقت شرقی افق پر بیاض مستطیل یعنی صبح کاذب کے ختم ہوتے ہی شمالاً جنوباً ایک پھیلی ہوئی روشنی نمودار ہوتی ہے جو بتصریح حکیم الامت آناً فاناً بڑھتی

ہے اسے صبح صادق کہتے ہیں، ماہرین شرع کی تصریحات کے مطابق یہ روشنی خوب واضح ہوتی ہے یعنی " حتی یتبین "کا مصداق کامل ہوتی ہے،اس روشنی میں افق روشن ہوتا ہے ،اس روشنی کی ابتداء اور صبح کاذب کی انتہاء میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا،اس روشنی میں ہلکی سی سرخی کی آمیزش بھی ہوتی ہے،اس روشنی کے حدود تادیر قائم نہیں رہتے بلکہ ظاہر ہوتے ہی پھیلنے لگتی ہے۔

## حمرۃ

صبح صادق کی روشنی میں وقت کے ساتھ ساتھ سرخی بڑھ جاتی ہے اور سورج نکلنے سے قبل جو سرخی ہوتی ہے اسی حمرۃ کا نام دیا گیا۔

## شفق کی بحث

فلکیین کے ہاں شفق کی بھی تین قسمیں اور صورتیں بنتی ہیں۔

## شفق احمر

شام کے وقت غروب آفتاب کے بعد افق پر ایک سرخی ظاہر ہوتی ہے جسے شفق احمر کہتے ہیں اکثر فقہاء کے نزدیک یہ سرخی غائب ہونے کے بعد مغرب کا وقت ختم اور عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

## شفق مستطیر

شفق احمر کے بعد ایک سفید روشنی شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی نظر آتی ہے اس روشنی کا نام شفق مستطیر ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ پھیلی ہوئی روشنی ختم ہونے کے بعد مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

## شفق مستطیل

شفق مستطیر کے بعد غربی افق پر صبح کاذب کی طرح ایک روشنی مخروطی [طولانی] شکل میں اوپر کی طرف اٹھی ہوئی نظر آتی ہے اسے شفق مستطیل کہتے ہیں۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ:

فجر مستطیل شفق مستطیل کے مقابلے میں ہے۔

فجر مستطیر شفق مستطیر کے مقابلے میں ہے۔

اسی طرح حمرۃ حمرۃ کے مقابلے میں ہے۔

فجر و شفق کی یہ تین تین قسمیں فلکیین کے ہاں ہیں، شریعت نے فجر اور شفق دونوں میں دو قسموں کا اعتبار کیا ہے۔

معلوم ہوا کہ فلکیین جسے اول الصبح کہتے ہیں یہ فجر کی وہ پہلی قسم ہے جسے شرع میں صبح کاذب کہتے ہیں اور اس اول الصبح کے بارے میں تمام فلکیین کا قول ہے کہ یہ صبح 18 درجے زیر افق ہوتی ہے اور فلکیین جسے آخر الشفق کہتے ہیں یہ بھی وہ شفق ہے جو شفق مستطیر کے بعد بصورت مستطیل نظر آتی ہے، اگر مذکورہ فنی وشرعی تفصیل ذہن میں ہو تو آمدہ بحث کو سمجھنا انتہائی آسان ہے۔

## شرح چغمینی کی بحث

علامہ موسی قاضی زادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وقد عرف بالتجربة ان اول الصبح وآخر الشفق انما یکون اذاکان انحطاط الشمس ثمانیة عشر جزء۔[53]

ترجمہ: اور تحقیقاً تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ اول صبح اور آخر شفق اس وقت ہوتے ہیں جب سورج 18 درجے زیر افق ہو۔

---

[53] موسی قاضی زادہ، شرح چغمینی ص122، مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ

### وضاحت

اس عبارت میں انتہائی واشگاف الفاظ میں بیان ہے کہ تجربے (اور تجربہ بار بار مشاہدے سے ہی حاصل ہوتا ہے) سے یہ ثابت ہے کہ صبح کاذب یعنی اول الصبح اور غروب شفق ابیض مستطیر کے بعد وہ مستطیل روشنی یعنی شفق مستطیل اس وقت نمودار ہوتی ہیں جب سورج 18 درجے زیر افق ہو۔

مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ:

ففی بلد یکون عرضہ اقل من تمام المیل بثمانیۃ عشر جزءاً یتصل الشفق بالصبح الکاذب اذا کانت الشمس فی المنقلب الصیفی۔[54]

ترجمہ: پس جس شہر کا عرض بلد تمام المیل سے 18 درجے کم ہوگا { 48 عرض البلد } وہاں انقلاب صیفی { 22 جون } کے وقت شفق صبح کاذب کے ساتھ مل جائے گی۔

### وضاحت

مبتدئین اس عبارت کو یوں سمجھیں کہ شفق احمر کے بعد جب شفق مستطیر یعنی افق پر پھیلی ہوئی روشنی ختم ہو کر مستطیل نما روشنی ہو جائے تو اس وقت سے لے کر صبح کاذب تک سارا اندھیرا ہے، ذہن میں رہے کہ عبارت میں شفق سے مراد وہ مستطیل شفق ہے جس کے بارے میں آپ فجر و شفق کے بحث میں پڑھ آئے ہیں، اب اگر رات یعنی عشاء والی شفق مستطیل اور صبح والی بیاض مستطیل کے درمیان سے رات کا اندھیرا نکال دیا جائے تو شفق مستطیل اور بیاض مستطیل یعنی صبح کاذب آپس میں مل جائیں گے۔

اسی بحث میں محشیٰ مولانا عبدالحلیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

---

[54] ایضاً

ثمانیة عشر جزءً ہٰذا ہو المشہور ووقع فی بعض کتب ابی ریحان انہ سبعة عشرجزءوقیل انہ تسعة عشر جز وھٰذا فی ابتداءالصبح الکاذب واما فی ابتداء الصبح الصادق فقیل انہ خمسة عشر جزءً ۔[55]

ترجمہ : 18 درجے والی بات مشہور ہے اور ابی ریحان کی بعض کتب میں یہ مقدار 17 درجے بھی منقول ہے اور بعض نے تو 19 درجے والے قول بھی لیا ہے اور یہ ساری بحث ابتداء صبح کاذب سے متعلق ہے اور ابتدائے صبح صادق کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ 15 درجے زیر افق ہوتا ہے۔

**وضاحت**

محشیٰ رحمہ اللہ مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اول الصبح یعنی صبح کاذب کے بارے میں مشہور قول 18 درجے زیر افق کا ہے جبکہ ابو ریحان البیرونی کی بعض کتابوں میں یہ مقدار 17 درجے بھی لکھی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے صبح کاذب 19 درجے زیر افق ہے اور آخر عبارت میں فیصلہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ " وھٰذا فی ابتداءالصبح الکاذب"یہ تمام بحث صبح کاذب کی ابتداء کے متعلق ہے جبکہ صبح صادق کا وقت 15 درجے زیر افق ہے۔

شرح چغمینی کی اس بحث سے درجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

1: فلکیین کے اقوال میں اول الصبح سے مراد فجر اول یعنی صبح کاذب ہے۔

2: سترہ، اٹھارہ اور انیس درجے کے اقوال فجر اول، اول الصبح یعنی صبح کاذب سے متعلق ہیں۔

[55] موسیٰ قاضی زادہ، شرح چغمینی ص 122، حاشیہ نمبر 9 مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ

3: ابو ریحان البیرونی کے بعض کتب میں صبح کاذب 17 درجے زیرافق بتایا گیا ہے۔
4: ،18 درجے زیرافق صبح کاذب مشہور قول ہے۔
5: صبح صادق کا وقت 15 درجے زیرافق ہے۔

## کتاب التصریح کی بحث

صاحب تصریح فصل خامس میں لکھتے ہیں کہ:
اذ قد علم بالتجربة ان انحطاط الشمس اول الصبح الکاذب و آخر الشفق ثمانی عشرۃ درجة ۔[56]

ترجمہ: تحقیقاً یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ ابتداء صبح کاذب اور آخر شفق { شفق مستطیل } اس وقت ہوتی ہیں جب سورج افق سے 18 درجے نیچے ہو۔

آگے محشیٰ علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ:
ان انحطاط الشمس من الافق عنداول طلوع الصبح وہوالبیاض المستطیل المسمی بالکاذب وآخرغروب الشفق و ہوالبیاض المستدق المستطیل یکون ثمانیة عشر جزءا۔

مفہوم: اول الصبح اس وقت ہوتی ہے جب سورج 18 درجے زیرافق ہو اور اول الصبح سے مراد وہ بیاض مستطیل ہے جسے صبح کاذب کہتے ہیں، اور آخر شفق اس وقت ہوتی ہے جب سورج 18 درجے زیرافق ہو اور آخر شفق سے مراد وہ بیاض مستطیل ہے جو رات کو شفق مستطیر کے بعد نظر آتی ہے۔

## حاصل بحث

صاحب تصریح اور صاحب شرح چغمینی دونوں فن فلکیات کے امام اور زبردست عالم گزرے ہیں، ان کی تصریح اور تجربات کے مطابق اول الصبح سے

56 تصریح الفصل الخامس

مراد فلکیین کے نزدیک بھی صبح کاذب ہے اور شریعت میں بھی فجر اول صبح کاذب اور فجر ثانی صبح صادق کو کہتے ہیں، جس سے یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ فلکیین کے اقوال میں جہاں پر بھی اول الصبح کے الفاظ آئیں گے اس سے مراد شرعی صبح کاذب ہو گی۔

## المیہ

لیکن المیہ یہ ہے کہ 18 درجے زیر افق کے بعض قائلین اس بات پر بضد ہیں کہ جس عبارت میں بھی انہیں اول الصبح کا لفظ نظر آئے تو اس کا ترجمہ صبح صادق کے ساتھ کرکے یہ باور کرانے کی کوشش فرماتے ہیں کہ دیکھو یہ لکھا ہے صبح صادق 18 درجے زیر افق پر ہوتا ہے، حالانکہ اول الصبح کا لفظ صبح کاذب کے لئے فجر اول کی طرح مستعمل ہےاور تا قیامت قائلین 18 درجے والے متقدمین کا ایک حوالہ بھی ایسا نہیں پیش کر سکتے جس میں بصراحت یہ لکھا ہو کہ 18 درجے زیر افق صبح صادق کا وقت ہے، جبکہ ایسے درجنوں حوالے موجود ہیں جس میں بصراحت لکھا ہے کہ 18 درجے زیر افق صبح کاذب کا وقت ہے جیسا کہ بطور نمونہ چند حوالے آپکی خدمت میں پیش کئے گئے۔ہذا ماعندی واللہ اعلم بالصواب

## البیرونی کی بحث

ابو الریحان محمد بن احمد البیرونی المتوفی 440ھ نے اپنی کتاب القانون المسعودی جلد دوم الباب الثالث عشر کے تحت "فی اوقات طلوع الفجر ومغیب الشفق" کے نام ایک عنوان باندھا ہے جس میں انہوں نے بڑی تفصیل کے ساتھ اوقات فجر وعشاء کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ صبح کاذب اور شفق مستطیل دونوں کا وقت درجات کے اعتبار سے 18 درجے زیر افق ہے، لیکن ہمارے بعض کرم فرما البیرونی کے منشاء کے بالکل برعکس اس سے یہ ثابت

کرنے کی کوشش فرماتے ہیں کہ ابو ریحان البیرونی 18 درجے زیر افق صبح صادق کے قائل تھے، حالانکہ ایسا قطعاً نہیں بلکہ اگریوں کہا جائے کہ البیرونی کے بارے میں یہ تاثر دینا کہ وہ 18 درجے زیر افق صبح صادق کے قائل تھے نہ صرف یہ کہ عربی گرائمر سے ناواقفیت کی دلیل ہے بلکہ البیرونی کے عبارت میں تحریف کے بھی مترادف ہے۔

چونکہ البیرونی کے عبارت کے حوالے سے قائلین 15 درجے والوں کی طرف سے الحمد للہ کافی وشافی تفصیلی کلام کیا گیا ہے {جس کا بعض قائلین 18 درجے والوں نے اعتراف بھی کیا ہے } جس پر مزید کلام کرنے کی نہ گنجائش ہے اور نہ ضرورت البتہ تکمیل اجمال کے خاطر ہم یہاں برادر محترم مفتی ڈاکٹر شوکت علی قاسمی صاحب مدظلہ کا تفصیلی کلام {بتغییر یسیر} ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

## کشف الغشاء عن اوقات الفجر والعشاء

مفتی ڈاکٹر شوکت علی قاسمی صاحب مدظلہ اپنی کتاب "کشف الغشاء عن اوقات الفجر والعشاء "بجواب " صبح صادق وکاذب اور وقت عشاء کی تحقیق "میں صفحہ نمبر 165تا173 تحریر فرماتے ہیں:

### ابو ریحان البیرونیؒ کا حوالہ

ابو ریحان البیرونی کی عبارت کو ہم قارئین کی آسانی کے لئے ٹکڑوں میں نقل کریں گے تاکہ نئے لوگوں کو آسانی سے سمجھ آجائے۔

الفجر وهو ثلاثة انواع :او لها مستدق مستطيل منتصب يعرف بالصبح الكاذب و يلقب بذنب السرحان و لا يتعلق به شيءمن الاحكام الشرعية و لا من العادات الرسمية والنوع الثانى منبسط فى عرض الافق مستدير كنصف دائرة يضربه العالم ينتشرله

الحیوانات والناس للعادات وتنعقد بہ شروط العبادات والنوع الثالث حمرۃ تتبعھا و تسبق الشمس و ہو کالاول فی باب الشرع و علیٰ مثلہ حال الشفق فان سببھما واحد و کو نہما واحد  و ہو ایضاً ثلاثۃ انواع مخالفۃ الترتیب لما ذکرنا  و ذالک ان الحمرۃ بعد غروب الشمس اول انواعہ و البیاض المنتشر ثانیہا و اختلاف الائمۃ فی اسم الشفق علی ایہمایقع اوجب ان یتنبہ لہما معاً ۔

ترجمہ: فجر کی تین قسمیں ہیں پہلی بھیڑیے کی دم کی طرح مستطیل جسے صبح کاذب کہاجاتا ہے اس کے ساتھ احکام شرعیہ اور دنیوی معاملات کا (براہ راست ) کوئی تعلق نہیں دوسری قسم افق پر نصف دائرہ کی طرح پھیلی ہوئی ہے جس سے عالم روشن ہو جاتا ہے،اس میں انسان وحیوانات اپنی عادات کے مطابق چل پڑتے ہیں ، اوراس کے ساتھ عبادات کے شرائط متعلق ہیں اور قسم سوم حمرۃ ہے شرعی امور میں اس کا بھی وہی حکم ہے جو کہ پہلی کا ہےاور بالکل اسی طرح معاملہ (افق غربی میں ) شفق کا بھی ہے کیونکہ اس کا بھی وہی سبب ہے جو کہ فجر کاہےاس کی بھی تین اقسام ہیں مگر ترتیب فجر کے برعکس اس کی تفصیل یہ ہے کہ غروب شمس کے بعد حمرۃپہلی قسم ہےاور بیاض منتشر (یعنی افق میں معترض ) دوسری قسم شفق کس کا نام ہے اس میں ائمہ کا اختلاف ہے۔[ عبارت مذکورہ میں پہلے صبح کی تین اقسام اسکے بعد اسی ترتیب کے برعکس شفق کی تین حالات کاتذکرہ اجمالاًاوردو (یعنی حمرۃاور بیاض مستطیر ) کاتذکرہ تفصیلی اگیا ]۔

والثالث المستطیل المنتصب الموازی للذنب السرحان وانما لا یتنبہ الناس لہ لان وقتہ عند الاختتام الاعمال و اشتغالہم بالاکتنان و اما وقت الصبح فالعادۃ فیہ جاریۃ باستکمال الراحہ و التہیی للتصرف

فہم فیہ منتظرون طلیعة النہار لیاخذوا فی الانتشار فلذالک ظہر لہم ہٰذا و خفی ذالک ۔

ترجمہ: اور تیسرا (شفق) ذنب سرحان کے متوازی مستطیل بیاض ہے اور اس سے لوگ اس وجہ سے بے خبر رہ جاتے ہیں کہ کام کاج کے اختتام کی بناپر ایک خفیہ وقت ہےاور صبح (کاذب) کاوقت تو لوگوں کی عادت ہے کہ اس وقت ان کا آرام تقریباً مکمل ہو جاتا ہےاور دن کے طلوع اور کام کاج کے لئے نکلنے کا انتظار کرتے ہیں، پس اسی بنیاد پر یہ (یعنی بیاض مستطیل فی الصبح لوگوں کی بیداری کی وجہ سے) ان پر ظاہر ہو جاتا ہےاور وہ (یعنی شفق مستطیل اختتام شغل کی بناپر) لوگوں پر مخفی رہ جاتا ہے۔[57]

و بحسب الحاجة الی الفجر و الشفق رصد اصحاب ہٰذہ الصناعة امرہ فحصلوا من قوانین وقتہ ان انحطاط الشمس تحت الافق متیٰ کان ثمانیة عشر جزءکان ذالک الوقت طلوع الفجر فی المشرق و مغیب الشفق فی المغرب و لمّا لم یکن شیاً معیناً بل بالاول مختلطاً اختلف فی ہٰذا القانون فراٰہ بعضہم سبع عشر جزءاً

{بعض} نےاس عبارت میں "بحسب الحاجة" سے استدلال کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ چونکہ صبح کاذب کے ساتھ لوگوں کے کسی قسم کے دنیوی اور دینی

---

[57] یاد رکھیے کہ فلذالک میں وجہ مذکور یعنی بوجہ اختتام شغل کی طرف صریح اشارہ ہے جو صرف شفق ابیض مستطیل میں ہی پایا جاتا ہے لہٰذا خفی ذالک صرف شفق مستطیل کے ساتھ ہی متعلق ہوگا {بعض} کا یہاں "خفی ذالک" سے شفق مستطیل اور فجر مستطیل دونوں مراد لیناترکیب عبارت کے خلاف ہے {بعض} یہ کوشش اس لئے کررہے ہیں تاکہ ظہر لھم ھٰذا سے بیاض مستطیر مراد لیا جاسکے مگر {بعض} کا یہ استنباط بوجہ "فلذالک" قطعاًدرست نہیں ہے کیونکہ ظہور وخفاءکے جو اسباب ذکر کئے گئے وہ شفق میں اختتام شغل اور صبح میں تکمیل آرام ہیں لہٰذا دونوں کے اسباب علیحدہ ہونے کی بناپر لوگوں پر ظہو وخفاء بانفرادہ شفق و صبح میں الگ الگ ہوگا یہ نہیں ہوگا کہ فجر یا شفق دونوں میں اس کا اجتماع ہو کہ بیاض مستطیل شفق اور بیاض مستطیل فجر دونوں "خفی ذالک" کا مصداق بن جائیں۔ {قاسمی}

حوائج متعلق نہیں ہیں لہٰذا بحسب الحاجۃ کے بعد جس فجر کا ذکر کیا جا رہا ہے اس سے مراد لا محالہ صبح صادق ہی ہے۔
اسی طرح {بعض} نے "و لمّا لم یکن شیاً معیناً بل بالاول مختلطا الخ" کے تحت بھی تفصیلی بحث کی ہے کہ اول سے اختلاط اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس سے مراد صبح صادق ہے حالانکہ خود یہ الفاظ اس معنی پر صراحتاً دلالت نہیں کرتے جو محتمل المعنی آخر نہ ہو مگر اس کے باوجود یہاں اس بات پر غور نہیں کیا گیا کہ اس صورت میں قائلین 18 درجے والے حضرات کے لئے کئی باتیں نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں، ایک یہ کہ اس سے بالکل صراحت کے ساتھ یہ حقیقت سامنے آگئی کہ صبح کاذب کی روشنی بیاض مستطیر کے طلوع تک نظر آتی ہے دوسری بات یہ کہ البیرونیؒ کا طرزِ کلام یہ بتا رہا ہے کہ جن خطوں میں صبح صادق کا طلوع پایا جاتا ہو تو عمومی طور پر وہاں پر صبح کاذب بھی اس کے ساتھ متصل نظر آتی رہی ہو گی تیسری بات یہ کہ "لم یکن شیئاً معیناً" سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح صادق کا وقت کوئی خاص درجات کے ساتھ متعین نہیں ہے حالانکہ ۔۔۔ قائلین 18 درجے والے حضرات ان امور میں سے کسی کے بھی قائل نہیں ہیں۔

## ہماری توضیح

جیسا کہ " والثالث المستطیل" والی دوسری عبارت سے معلوم ہو گیا کہ لوگوں کی عادت یہ رہی ہے کہ صبح صادق سے پہلے منتظر رہتے ہوئے فجر اوّل (صبح کاذب) ہی میں تیاری کا اہتمام کرتے گویا کہ ان کی تیاری اور ضرورت اسی فجر اول ہی سے متعلق تھی لہٰذا کسی وقت میں کسی قوم کا کسی کام کے لئے خاص اہتمام ہی ان کی ضروریات میں سے ہو جاتا ہے چنانچہ یہ اہتمام ہی ان کے

لئے تحقیق و تفتیش کا باعث بن گیا ہے اور اسی اہتمام و تیاری جیسے ضروریات وحاجات کو سامنے رکھ کر ہی وہ فجر کی تعیین میں مشغول ہوگئے۔

## استشہاد نمبر ا

مذکورہ بالا تقریر سے تو یہ بات ثابت ہوچکی کہ البیرونیؒ نے مطلق صبح کا تذکرہ کرتے ہوئے اس سے مراد اول فجر (یعنی صبح کاذب) ہی لیا ہے چونکہ یہ تقریر اس ناچیز کی ہے لہٰذا بہت امکان ہے کہ راقم البیرونیؒ کا منشاء نہ سمجھ پاکر یہ تحریر پیش کرڈالی ہو لہٰذا یہاں مزید وضاحت اس مقصد کے لئے ناگزیر ہے کہ متقدمین ماہرین فن ہیئت یہاں کیا راہنمائی فرماتے ہیں؟

چنانچہ یہی بات کتاب التصریح کے حاشیہ پر بالکل صراحت کیساتھ منقول ہے۔

ان انحطاط الشمس من الافق عند اول طلوع الصبح وہو البیاض المستطیل المسمی بالکاذب وآخر غروب الشمس وہو البیاض المستدق المستطیل الذی قلما یدرک صفاءہ لوقوعہ فی وقت النوم ورجوع الناس الی مساکنهم للاستراحۃ بخلاف اول الصبح فانہ وقت استکمال الراحۃ والاستعداد للمصالح فالناس ینتظرون فیہ طلیقۃ النہاربطلوع الفجر لینتشروا لابتغاء حوائجہم یکون ثمانیۃ عشر جزءمن دائرۃ الارتفاع [58]

ترجمہ: یقیناً افق سے سورج کا جھکاؤ اول صبح کے وقت جو کہ سفید مستطیل روشنی ہو کر کاذب کہلاتی ہے اور غروب شمس کے بعد آخر شفق جو بیاض مستطیل ہوتی ہے اور چونکہ اس وقت لوگ (دن بھر کام کرنے کے بعد) آرام کرنے کیلئے گھروں کو لوٹنے اور سونے کی تیاری میں مصروف ہوتے ہیں، اسلیے اس کا ادراک کم ہوتا ہے بخلاف اول صبح کے کہ یہ آرام کی تکمیل اور دیگر مصالح دنیویہ کی

---

[58] التصریح صفحہ نمبر 86 حاشیہ 5

تیاری کا وقت ہوتا ہے اسلیے لوگ اس وقت دن کی روشنی اور صبح کا انتظار کرتے ہیں تاکہ نکل کر اپنے حوائج کو پورا کرنے کی کوشش میں لگ جائیں (توان اوقات یعنی اول صبح اور آخر شفق، میں) سورج 18 درجے زیر افق ہوتا ہے۔

آپ حضرات ملاحظہ فرمارہے ہیں کہ عبارت مذکورہ میں" اول الصبح: کو "البیاض المستطیل المسمی بالکاذب "بتلایا اور پھر اس کی وجوہات ذکر فرمانے کے بعد اس کو مطلّقاً فجر سے تعبیر کرکے اس کا مقام ودرجات 18 متعین فرمادیے۔

### فائدہ

البیرونی کی عبارت" فلذالک ظہر لہم ہٰذا و خفی ذالک "کو سمجھنے کے لئے مذکورہ بالا (کتاب التصریح کی) عبارت سے مدد لی جا سکتی ہے، اس میں صاف طور پر اس بات کا ذکر پایا جاتا ہے کہ جس صبح میں لوگ مصالح دنیویہ کی خاطر دن کے اجالے کا انتظار کرکے بیٹھے ہوتے ہیں وہی صبح کاذب ہے، جس کو "بخلاف اول الصبح فانہ وقت استکمال الراحۃالخ "سے ذکر فرمایا اور جو بیاض لوگوں کی نظروں سے بوجہ اختتام مشاغل و وقت نوم او جھل رہتا ہے تواس کو بیاض مستطیل بتلایا جیسے "وآخر غروب الشمس وہو البیاض المستدق المستطیل الذی قلما یدرکاالخ" سے بیان کیااور پھر ان دونوں کے بارے میں لکھا " یکون ثمانیۃ عشر جزء"18 درجے پر واقع ہوتے ہیں، لہٰذا اب تو یہ بات واضح ہونی چاہیئے کہ لوگوں کے آرام کے وقت جس شفق کی روشنی کاادراک ان کو بوجہ نوم کم ہوتا ہے اس سے مراد" بیاض مستطیل" ہے (البیرونی کی عبارت میں "وخفی ذالک" یہ ہے)اور جس صبح میں لوگ انتظار

کرتے ہیں اور بوجہ بیداری کے لوگوں کو عموماً نظر آتا ہے وہ بیاض مستطیل کاذب ہے (البیرونی کی عبارت" فلذالک ظهر لهم هٰذا "یہ ہے)۔

## استشہاد نمبر 2

یہی وجہ ہے کہ شرح چغمینی کے محشیٰ علیہ الرحمۃ نے البیرونیؒ کی عبارت میں منقول " مطلق صبح " سے مراد صبح کاذب ہی لیا ہے تحریر فرماتے ہیں :

ثمانية عشر جزءً هٰذا هو المشهور ووقع فی بعض کتب ابی ریحان انه سبعة عشرجزءوقیل انه تسعة عشر جز وهٰذا فی ابتداءالصبح الکاذب۔[59]

ترجمہ : 18 درجے والی بات مشہور ہے اگرچہ ابی ریحان کی بعض کتب میں یہ مقدار 17 بھی منقول ہےاور کسی نے تو 19 درجے والے قول بھی لیا ہےاور یہ ساری [ اختلافی ] بحث صبح کاذب سے متعلق ہے۔

اس سے یہ حقیقت بالکل بے غبار ہو گئی کہ ابوریحان البیرونیؒ کی کتاب میں اگر کہیں 18 یا 17 درجات پر صبح کی بات لکھی ہے تو اس سے مراد صبح کاذب ہی ہےچنانچہ ماہرین فن ہی کی شہادتوں کے بعد البیرونی کی عبارت " فلذالک ظهر لهم هٰذا و خفی ذالک "اوراس پر" سورج کے 18 درجے زیرافق کے حکم "کا کوئی دوسرا مطلب ماسوائے صبح کاذب کے کم ازکم ہم نہیں لے سکتے۔

[59] حاشیہ 9شرح چغمینی ص 122

## کشف الستور عن ما فی کشف الغطاء بین السطور

اسی طرح مفتی ڈاکٹر شوکت علی قاسمی صاحب مدظلہ اپنی کتاب "کشف الستور عن ما فی کشف الغطاء بین السطور"بجواب "کشف الغطاء "میں صفحہ نمبر 124 پر چند سوالات فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:

البیرونی کے حوالے میں اگر کوئی شخص یہ دعوی کرتا ہے کہ وہ 18 درجے پر صبح صادق کے قائل ہیں تو اسے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات واضح الفاظ میں دینا چاہیئے۔

1:"واما وقت الصبح فالعادۃ فیہ جاریۃ باستکمال الراحہ والتہیی للتصرف فھم فیہ منتظرون طلیعۃ النہار لیاخذوا فی الانتشار"میں اگر فیہ کے ضمیر سے مراد صبح صادق ہے تو پھر اس میں طلیعۃالنہار کے لئے انتظار کا کیا مطلب؟

جب صبح صادق ظاہر ہو کر خود نہار آگیا تو پھر طلیعۃالنہار کیا ابھی باقی ہے؟ جس کا انتظار کیا جارہا ہے؟

2:"فلذالک ظہر لہم ہٰذا و خفی ذالک "اس عبارت میں خفاء کس چیز کا مراد ہے؟

پھر اس کے مقابل ظہور کس چیز کا ہونا چاہیئے؟

3:" و لمّا لم یکن شیاً معیناً"میں کس فجر کی بات ہورہی ہے؟

4:" بالاول مختلطاً "سے مراد اگر صبح کاذب ہے تو کیا اس میں بعض زمان ومکان کی بات ہورہی ہے یا کوئی مستقل فنی قانون کی بات کی جارہی ہے؟تو یہ { قائلین 18درجے } کے نظریے (کاذب وصادق کے درمیان کافی اندھیرے )کے تضاد { میں } تو نہیں جارہا ہے؟

5: بالخصوص" فالعادة فيه جارية فهم فيه منتظرون طليعة النهار"والی عبارت { بعض }کے " بعض زمان ومکان "والے فارمولے کے خلاف تو نہیں ہے؟

## كشف الستر عن اوقات العشاء والفجر

اسی طرح محترم ڈاکٹر شوکت صاحب مدظلہ اپنی کتاب "كشف الستر عن اوقات العشاء والفجر"میں صفحہ نمبر83پر تحریر فرماتے ہیں کہ:
بعض کہتے ہیں "کہ محشیٰ شرح چغمینی ناقل ہیں جب البیرونی اپنی عبارت میں خود صبح صادق فرمارہے ہیں تو ناقل کو کیا حق کہ وہ اس کو صبح کاذب قرار دے"۔۔۔؟
اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کس نے کہاہے کہ البیرونیؒ نے خود صبح صادق کہاہے وہ خود صبح صادق کی تصریح فرماچکے ہوتے تو سارا جھگڑا ہی ختم ہو جاتا، انہوں نے کہاں صبح کیساتھ صادق تحریر فرمایا ہے؟انہوں نے ہر گز ایسا نہیں لکھا جیسا کہ اعتراض میں کہا گیا ہے۔
اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے تو مطلق " صبح " تحریر فرمایا ہے آپ انکی عبارت پڑھتے ہیں تو اپنے ذہن کے مطابق اس سے معنی صبح صادق اخذ کرتے ہیں، جب انہوں نے خود" صادق" کی تصریح نہیں فرمائی تو عبارت پڑھ کر آپ یہ { تو } کہہ سکتے ہیں کہ اس عبارت سے البیرونی کا جو مقصد ہے وہ ہم یوں سمجھے ہیں اب جب بات " سمجھ " کی آتی ہے تو ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ محشیٰ شرح چغمینی بنسبت آپکے صحیح سمجھے ہیں، جب محشیٰ علیہ الرحمۃ نے البیرونی ہی کی کتاب کی تشریح کرتے ہوئے یہ تحریر فرمایا" وهٰذا فی ابتداء الصبح الكاذب"اگر البیرونی بقول { بعض کے } " صبح صادق " کو 18 درجے پر بتاتے

تو محشیٰ علیہ الرحمۃ اتنی سمجھ سے بھی قاصر تھے؟ کہ البیرونی کی عبارت کا واضح مفہوم چھوڑ کر اس کا بالکل بر عکس لکھ مارا۔۔؟

علاوہ ازیں ہم نے بھی اپنی ناقص علم کے مطابق عربی قواعد کو مد نظر رکھ کر وہی مطلب سمجھا جو محشیٰ شرح چغمینی نے بیان کیا ہے لہٰذا یہ کہنا کہ جب البیرونی اپنی عبارت میں خود صبح صادق فرمارہے ہیں تو ناقل کو کیا حق کہ وہ اس کو صبح کاذب قرار دے؟ بالکل غلط ہے کیونکہ البیرونی سے لفظ "صادق "کی کوئی تصریح منقول نہیں۔

## تجرباتی وغیر تجرباتی امور

کوئی بھی تجرباتی امر جس کا تعلق امور شرع کے ساتھ بھی ہو اس کے صحیح یا غلط ہونے میں جمہوری طرز عمل نہیں اختیار کیا جائے گا کہ جہاں کثرت ہو اسے صحیح اور جہاں کثرت نہ ہو اسے غلط قرار دیا جائے ،بلکہ یہ دیکھنا ہو گا کہ کس کا تجربہ شرعی اصولوں سے زیادہ ہم آہنگ ہیں ،پس جس کا تجربہ شرعی اصولوں کے ساتھ زیادہ موافق ہو گا وہی قابل قبول ہو گا چاہے وہ تجربہ مختصر ہی کیوں نہ ہو۔

## باقاعدہ مشاہدات

مشاہدات کی تفصیلات دو طرح سے پیش کئے جاتے ہیں ایک طریقہ تو یہ ہے کہ چھ مہینے کے مشاہدات تسلسل کے ساتھ صفحہ قرطاس پر منتقل کئے جائیں اور یہ نہ دیکھا جائے کہ مطلع صاف تھا یا نہیں مشاہدہ درست ہو سکا یا نہیں وغیرہ وغیرہ اس طریقہ کار میں تحریری تسلسل تو پایا جائے گا لیکن سوائے صفحات سیاہ کرنے اور ضیاع وقت کے اور کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مشاہدات تو تسلسل کے ساتھ باقاعدہ ایک طویل عرصے کے ہوں اور ممکن ہے کہ اس کا دورانیہ بھی سالوں کا ہو لیکن تحریر میں ضیاع

وقت سے بچتے ہوئے صرف ان مشاہدات کو لایا گیا ہو جن میں مطلع بے غبار اور صاف ہو۔

الحمد للہ قائلین 15 درجے والوں کے مشاہدات میں دوسرا طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ اگرچہ مشاہدات تو تھوک کے حساب سے ہیں لیکن عموماً تحریرات میں فقط ان مشاہدات کا تذکرہ کیا جاتا ہے، جن میں مطلع صاف تھا تاکہ اپنا اور قارئین کا قیمتی وقت بچایا جاسکے، لہٰذا قائلین 15 درجے والوں کی طرز تحریر سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ان کے مشاہدات میں تسلسل نہیں یا باقاعدہ نہیں بلکہ یوں سمجھا جائے کہ وہ گرد آلود اور غبار آلود مطلع کے مشاہدہ کا اعتبار نہیں کرتے۔

## اشکال نمبر 5

بعض لوگوں نے حساب کتاب کرکے علامہ شامی رحمہ اللہ کے عبارات سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ علامہ رحمہ اللہ 18 درجے زیر افق صبح صادق ہونے کے قائل تھے۔

## رفع اشکال

ذیل میں ہم ماہر شرع وفلکیات مفتی سلطان عالم صاحب مدظلہ کی رائے نقل کرتے ہیں کہ: ان عبارات سے 18 درجے زیر افق صبح صادق کی استدلال درست نہیں، آیئے دیکھتے ہیں وہ کیسے؟

چنانچہ مفتی سلطان عالم صاحب مدظلہ ایک تحریر میں فرماتے ہیں کہ:

**"شامیہ کی درج ذیل عبارتوں سے 18 درجہ پر صبح صادق ثابت کرنا درست نہیں"**

علامہ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی المتوفی 1252ھ کتاب الصوم میں تحریر فرماتے ہیں:

[تَنْبِيهٌ] قَدْ عَلِمْت أَنَّ النَّهَارَ الشَّرْعِيَّ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ إلَى الْغُرُوبِ وَاعْلَمْ أَنَّ كُلَّ قُطْرٍ نِصْفُ نَهَارِهِ قَبْلَ زَوَالِهِ بِنِصْفِ حِصَّةِ فَجْرِهِ فَمَتَى كَانَ الْبَاقِي لِلزَّوَالِ أَكْثَرَ مِنْ هَذَا النِّصْفِ صَحَّ وَإِلَّا فَلَا تَصِحُّ النِّيَّةُ فِي مِصْرَ وَالشَّامَ قَبْلَ الزَّوَالِ بِخَمْسِ عَشْرَةَ دَرَجَةً لِوُجُودِ النِّيَّةِ فِي أَكْثَرِ النَّهَارِ؛ لِأَنَّ نِصْفَ حِصَّةِ الْفَجْرِ لَا تَزِيدُ عَلَى ثَلَاثَ عَشْرَةَ دَرَجَةً فِي مِصْرَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَنِصْفٍ فِي الشَّامِ فَإِذَا كَانَ الْبَاقِي إلَى الزَّوَالِ أَكْثَرَ مِنْ نِصْفِ هَذِهِ الْحِصَّةِ وَلَوْ بِنِصْفِ دَرَجَةٍ صَحَّ الصَّوْمُ كَذَا حَرَّرَهُ شَيْخُ مَشَايِخِنَا السَّائِحَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -[60]

**علامہ شامی رحمہ اللہ باب صلوۃ المسافر میں تحریر فرماتے ہیں:**

(قَوْلُهُ بَلْ إلَى الزَّوَالِ) فَإِنَّ الزَّوَالَ أَكْثَرُ النَّهَارِ الشَّرْعِيِّ الَّذِي هُوَ مِنْ الْفَجْرِ إلَى الْغُرُوبِ وَهُوَ نِصْفُ النَّهَارِ الْفَلَكِيِّ الَّذِي هُوَ مِنْ الطُّلُوعِ إلَى الْغُرُوبِ، ثُمَّ إنَّ مِنْ الْفَجْرِ إلَى الزَّوَالِ فِي أَقْصَرِ أَيَّامِ السَّنَةِ فِي مِصْرَ وَمَا سَاوَاهَا فِي الْعَرْضِ سَبْعُ سَاعَاتٍ إلَّا رُبُعًا فَمَجْمُوعُ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ عِشْرُونَ سَاعَةً وَرُبُعٌ، وَيَخْتَلِفُ بِحَسَبِ اخْتِلَافِ الْبُلْدَانِ فِي الْعَرْضِ .

قُلْت: وَمَجْمُوعُ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ فِي دِمَشْقَ عِشْرُونَ سَاعَةً إلَّا ثُلُثَ سَاعَةٍ تَقْرِيبًا لِأَنَّ مِنْ الْفَجْرِ إلَى الزَّوَالِ فِي أَقْصَرِ الْأَيَّامِ عِنْدَنَا سِتُّ سَاعَاتٍ وَثُلُثَا سَاعَةٍ إلَّا دَرَجَةً وَنِصْفًا، وَإِنْ اعْتَبَرْت ذَلِكَ بِالْأَيَّامِ الْمُعْتَدِلَةِ كَانَ مَجْمُوعُ الثَّلَاثَةِ أَيَّامٍ اثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ سَاعَةً وَنِصْفَ سَاعَةٍ تَقْرِيبًا لِأَنَّ مِنْ الْفَجْرِ إلَى الزَّوَالِ سَبْعُ سَاعَاتٍ وَنِصْفًا تَقْرِيبًا۔[61]

## مصر میں فجر کا وقت

**تفصیل: پہلی عبارت میں مصر میں فجر سے طلوع تک مدار شمس کی نصف قوس زیادہ سے زیادہ 13 درجے بتائی گئی ہے، لہٰذا فجر تا طلوع مدار شمس کی کل قوس 26 درجہ بنی، مصر کا انتہائی عرض بلد آج کل تقریباً 31.66935 درجہ ہے اگر مان لیں کہ اس زمانے میں مصر کا انتہائی عرض تقریباً 33.8 درجہ تھا تو مذکورہ حساب 18 درجہ پر بن جائے گا لیکن چونکہ اس حساب کا دوسری عبارت سے بے پناہ تعارض ہو جائے گا اس لئے "اذا تعارضا تساقطا "کی رو سے 18 درجے پر صبح صادق کو ثابت کرنا درست نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔**

**حساب کی تفصیل یہ ہے:**

---

[60] ردالمحتار علی الدرالمختار، ابن عابدین، دارالفکر-بیروت، طبعۃ الثانیۃ 1992ج2ص377

[61] ایضاً ج2 صفحہ 123

| تاریخ | میل شمس | مخصوص درجہ {زیرافق} | قوس مدار شمس ساعتی زاویہ {مخصوص درجہ تا زوال} | دورانیہ مخصوص درجہ تازوال |
|---|---|---|---|---|
| 21 جون | 23.4 | 18 | 134.0182251 | 8گھنٹہ56منٹ4سیکنڈ |
| | | 90.833333 | 107.9847429 | 7گھنٹہ11منٹ56سیکنڈ |

134.0182251-107.9847429=26.0334822=26

دوسری عبارت میں مصر میں سب سے چھوٹے دن میں فجر تا زوال کا وقت 6گھنٹہ 45منٹ بتایا گیا ہے اب اگر ہم مصر کا عرض بلد وہی لیں جو اوپر لیا ہے یعنی33.8درجہ تو وقت مذکور 21.7درجہ زیرافق کا بنے گااس طرح:

| تاریخ | میل شمس | مخصوص درجہ {زیر افق} | قوس مدار شمس ساعتی زاویہ {مخصوص درجہ تا زوال | دورانیہ مخصوص درجہ تا زوال |
|---|---|---|---|---|
| 21دسمبر | -23.4 | 18 | 96.6325001 | 6گھنٹہ26منٹ 32سیکنڈ |
| | | 21.7 | 101.252411 | 6گھنٹہ45منٹ1سیکنڈ |

## دمشق میں وقت فجر

دوسری عبارت ہی میں ملک شام کے دار الحکومت دمشق میں سب سے چھوٹے دن میں فجر تا زوال وقت 6گھنٹہ 34منٹ بتایا گیا ہے چونکہ دمشق کا عرض 33.50درجہ ہے لہٰذا وہاں وقت مذکور تقریباً19.4درجہ زیر افق بنے گا نہ کہ18کا چنانچہ:

| تاریخ | میل شمس | مخصوص درجہ {زیر افق} | قوس مدار شمس ساعتی زاویہ {مخصوص درجہ تا زوال | دورانیہ مخصوص درجہ تا زوال |
|---|---|---|---|---|
| 21دسمبر | 23.4 | 18 | 96.73980086 | 6گھنٹہ26منٹ58سیکنڈ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | | 19.3 | 98.36337823 | 6 گھنٹہ 26 منٹ 27 سیکنڈ |
| | | 19.4 | 98.48800958 | 6 گھنٹہ 33 منٹ 57 سیکنڈ |
| | | 19.5 | 98.61260479 | 6 گھنٹہ 34 منٹ 27 سیکنڈ |

دوسری عبارت میں معتدل ایام میں دمشق میں فجر تا زوال کا وقت تقریبا ساڑھے سات گھنٹے بتایا گیا ہے ایام معتدلہ میں چونکہ میل شمس بالکل یا تقریباً صفر ہوتا ہے لہٰذا ایک ہی دن مثلاً 20 مارچ کو 17.5 تا 19.5 کا وقت تقریباً ساڑھے سات گھنٹے ہو گا البتہ چونکہ اوپر دمشق ہی میں 19.4 درجہ کا وقت متعین ہو چکا ہے لہٰذا یہاں بھی 19.4 درجہ کا وقت ہی مراد لیا جائے گا۔

| تاریخ | میل شمس | مخصوص درجہ {زیر افق} | قوس مدار شمس ساعتی زاویہ {مخصوص درجہ تا زوال | دورانیہ مخصوص درجہ تا زوال |
|---|---|---|---|---|
| 20 مارچ | صفر | 17.5 | 111.1375328 | 7 گھنٹہ 24 منٹ 33 سیکنڈ |
| | | 18 | 111.7510653 | 7 گھنٹہ 27 منٹ 0 سیکنڈ |
| | | 19.3 | 113.3504772 | 7 گھنٹہ 33 منٹ 24 سیکنڈ |
| | | 19.4 | 113.4737746 | 7 گھنٹہ 33 منٹ 54 سیکنڈ |
| | | 19.5 | 113.597116 | 7 گھنٹہ 34 منٹ 23 سیکنڈ |

ملاحظہ: شامیہ کی ان عبارات میں اور بھی چند ایسے قرائن ہیں جن کی رو سے 18 درجے پر صبح صادق کا اثبات مخدوش ہو جاتا ہے لیکن چونکہ بندہ کا اب تک حاصل مطالعہ اور عالمی سطح پر ماہرین سے طویل مذاکرات کا حاصل یہی ہے کہ 18 اور 15 دونوں قولوں کی رعایت احوط ہے اور یہی دار العلوم کراچی اور جامعۃ الرشید کا تحریری فتوی بھی ہے لہٰذا جتنا لکھا ہے اسی پر اکتفاء کرتا ہوں ۔اللھم اھدنا لما اختلف فیه من الحق باذنک وما ذالک علیک بعزیز۔7 شوال 1433ھ

## اشکال نمبر 6

اگرچہ اس بات کی وضاحت کی ضرورت ہی نہیں کہ ماہرین کے ہاں اول الصبح سے مراد صبح کاذب ہی ہوتی ہے لیکن بعض لوگ اس کو تاویل سے تعبیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کا کوئی نقلی ثبوت نہیں۔

## رفع اشکال

غالباً کچھ صفحات پہلے ہم نے اس بات پر تفصیلی بحث کی ہے اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ماہرین کے نزدیک اول الصبح سے مراد صبح کاذب ہوا کرتی ہے مثلاً محشیٰ تصریح فرماتے ہیں کہ ان انحطاط الشمس من الافق عنداول طلوع الصبح وہوالبیاض المستطیل المسمی بالکاذب لہٰذا یہ کہنا کہ اس کا کوئی نقلی ثبوت نہیں ناواقفیت کی دلیل ہے۔

## اہل نظر کے لئے چند سوالات وجوابات

مبتدئین احباب کے آسانی کے لئے چند باتیں بصورت سوال وجواب پیش کی جاتی ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

سوال نمبر 1 : ماہرین شرع نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں صبح کاذب کی کیا نشانیاں بتائی ہیں؟

جواب : صبح کاذب کی روشنی ستون نما ہوگی۔

صبح کاذب کی روشنی میں افق پر اندھیرا ہوگا۔

صبح کاذب کی روشنی بلاد معتدلہ میں ہر روز نظر آئے گی۔

صبح کاذب کے اختتام اور صبح صادق کے ابتداء میں کوئی وقفہ نہیں ہوگا۔

صبح کاذب کی روشنی ایسی ہوگی جس پر صبح صادق کا دھوکہ ہوسکتا ہو۔

صبح کاذب کی روشنی مدہم اور غیر منتشر ہو گی یعنی ظہور کے بعد تادیر اپنی جگہ قائم رہے گی۔

سوال نمبر 2: فن فلکیات کے ماہرین کے نزدیک اول الصبح سے کیا مراد ہے؟

جواب: صبح کاذب مراد ہے۔

سوال نمبر 3: صبح کاذب کا تذکرہ ماہرین شرع و فن کن کن ناموں سے کرتے ہیں؟

جواب: صبح کاذب کا تذکرہ اول الصبح، فجر اول، فجر مستطیل، ذنب السرحان اور صبح کاذب کے ناموں سے کتابوں میں ملتا ہے۔

سوال نمبر 4: مستطیل سے کیا مراد ہے؟

جواب: صبح کاذب کے تذکرے میں مستطیل کا مطلب پیمانہ سے بنائی ہوئی مستطیل شکل نہیں بلکہ بھیڑیے کی دم کی طرح روشنی کی تھوڑی سی لمبی صورت مراد ہے۔

سوال نمبر 5: کیا صبح کاذب کسی کہکشاں کی روشنی ہے؟

جواب: نہیں صبح کاذب کسی کہکشاں کی روشنی نہیں بلکہ صبح صادق ہی کی طرح سورج کی روشنی ہے۔

سوال نمبر 6: کیا ہر مستطیل اور لمبوتری روشنی صبح کاذب کا حکم رکھتی ہے؟

جواب: صبح کاذب کی روشنی کا مصداق وہ روشنی کہلائے گی جس روشنی میں سوال نمبر 1 کے تحت بیان کردہ تمام علامات پائی جائیں۔

سوال نمبر 7: کیا بروجی روشنی صبح کاذب ہے؟

جواب: بالکل نہیں کیونکہ اس میں سوال نمبر 1 کے تحت بیان کردہ نشانیاں مفقود ہیں۔

سوال نمبر 8: کیا صبح کاذب کی روشنی تادیر اپنی جگہ قائم رہتی ہے؟

جواب: جی ہاں، تادیر قائم رہنا عدم انتشار کی علامت ہے اور لا ینتشر صبح کاذب کی صفت ہے۔

سوال نمبر 9: صبح کاذب کتنے درجے زیر افق ہوتی ہے؟

جواب: باتفاق متقدمین صبح کاذب اس وقت ہوتی ہے جب سورج 18 درجے زیر افق پہنچتا ہے۔

سوال نمبر 10: صبح کاذب کی انتہاء اور صبح صادق کی ابتداء میں کتنا وقفہ ہے؟

جواب: کوئی وقفہ نہیں علامہ شامی رحمہ اللہ نے جو تین درجے کا وقفہ بیان فرمایا ہے اس سے مراد ابتدائے صبح کاذب اور ابتدائے صبح صادق ہے۔

سوال نمبر 11: ماہرین شرع نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں صبح صادق کی کیا نشانیاں بتائی ہیں؟

جواب: صبح صادق کی روشنی نمودار ہونے کے بعد تادیر قائم نہیں رہے گی بلکہ بقول حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ آناً فاناً بڑھے گی۔

صبح صادق کی روشنی واضح ہوگی معمولی نہیں ہوگی۔

صبح صادق کی روشنی شمالاً جنوباً افق پر پھیلی ہوئی ہوگی جسے احادیث میں المستطیر کہا گیا ہے۔

صبح صادق کی روشنی صبح کاذب کے اختتام پر فوراً نمودار ہوگی۔

صبح صادق کی روشنی افق کے ساتھ ملی ہوئی ہوگی۔

سوال نمبر 12: صبح صادق کے مستطیر ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جملہ فقہاء نے مستطیر کا مطلب منتشر بتایا ہے یعنی صبح صادق کا اطلاق اس روشنی پر ہوگا جس میں صفت استطارت بمعنی انتشار کے پایا جائے گا۔

سوال نمبر 13: صبح صادق کا تذکرہ ماہرین شرع وفن کن کن ناموں سے کرتے ہیں؟

جواب: صبح صادق کاتذکرہ ماہرین فن وشرع کی کتابوں میں فجر ثانی، فجر مستطیر، صبح صادق وغیرہ کے ناموں سے ملتا ہے۔

سوال نمبر14: درجات کے لحاظ سے صبح صادق کتنے درجے پر ہوتا ہے؟

جواب: جب سورج شرقی افق پر 15 درجے زیر افق پہنچتا ہے تو یہی صبح صادق کا پہلا لمحہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر15: کیا 15 درجے سے پہلے بھی کوئی روشنی ہوتی ہے؟

جواب: جی ہاں 15 درجے سے پہلے 18 درجے پر صبح کاذب کی روشنی نمودار ہوتی ہے۔

سوال نمبر16: کیا 18 درجے سے پہلے بھی کوئی روشنی ہوتی ہے؟

جواب: بالکل نہیں یہ ایک مسلم بات ہے کہ 18 درجے زیر افق سے قبل مشرقی افق پر کسی ایسی قسم کی روشنی نہیں ہوتی جس پر صبح کاذب کا حکم لگایا جاسکے۔

سوال نمبر17: کیا 18 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی اولین روشنی ہے؟

جواب: جی ہاں 18 درجے زیرافق نمودار ہونے والی روشنی مکمل اندھیرے سے نمودار ہونے والی اولین روشنی ہے جسے فرسٹ لائٹ آف دی ڈے [First Lihgt of the Day] بھی کہتے ہیں۔

سوال نمبر18: اٹھارہ درجے زیرافق نمودار ہونے والی روشنی کا فنی نام کیا ہے؟

جواب: 18 درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی کا فنی نام آسٹرونومیکل ٹوئیلائٹ ہے جسے شریعت میں صبح کاذب کا حکم حاصل ہے۔

سوال نمبر19: کچھ انجینئرز اور پروفیسرز حضرات کا کہنا ہے کہ یہ آسٹرونومیکل ٹویلائٹ صبح صادق ہے یہ بات کہاں تک درست ہے؟

جواب: یہ حضرات قوم کے محسن ہیں لیکن ان کا کہنا شریعت کے معاملے میں کوئی اصول کی حیثیت نہیں رکھتا نیز ماہر شرع نہ ہونے کی وجہ شرعی معاملات

میں ان کی رائے کا اعتبار بھی نہیں ، صبح صادق کی ایک شرعی اصطلاح ہے اس میں ماہرین شرع کی رائے معتبر ہوگی اور ماہرین شرع کی رائے میں یہ روشنی صبح صادق نہیں بلکہ صبح کاذب ہے۔

سوال نمبر 20 :اوقات نماز کے معاملے میں آج کل فلکیات والوں کی کیا خدمات ہیں؟

جواب : نمازوں کے اوقات کا درجات کے اعتبار سے کیا وقت بنتا ہے یہ معاملہ تو الحمد للہ متقدمین ماہرین فلکیات نے حل کیا ہوا ہے {جو اپنے وقت میں ماہر فن ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر شرع بھی تھے } آج کل کے ماہرین فلکیات کا فقط اتنا کام رہ گیا ہے کہ ماہرین شرع کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق سال بھر کا کلینڈر تیار کریں اور ایسے ماہرین الحمد للہ آج کے دور میں تھوک کے حساب سے پائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر 21 :اٹھارہ درجے زیر افق کی روشنی کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟

جواب : سوال نمبر ایک کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 22 :اٹھارہ درجے زیر افق روشنی کے بارے میں ماہرین فن کیا کہتے ہیں؟

جواب :کہتے ہیں کہ یہ روشنی اتنی ہلکی اور غیر نمایاں ہوتی ہے کہ پریکٹیکلی اس کا نظر آنا بھی بسا اوقات ناممکن ہوتا ہے۔

سوال نمبر 23 : پندرہ درجے زیر افق روشنی کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟

جواب : سوال نمبر 11 کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 24 : پندرہ رہ درجے زیر افق روشنی کے بارے میں ماہرین فن کیا کہتے ہیں؟

جواب: یہاں انہیں کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ روشنی خود بتادیتی ہے کہ میں صبح صادق ہوں ہاں اتنی بات تسلیم کرتے ہیں کہ 15 درجے زیر افق روشنی مستطیر، منتشر اور واضح ہوتی ہے۔

سوال نمبر 25: پندرہ درجے زیر افق نمودار ہونے والی روشنی کے بارے میں قائلین 18 درجے والے کیا کہتے ہیں؟

جواب: فرماتے ہیں کہ {18 درجے زیرافق} اس قوس کے اندر} {تو} روشنی بہت کم ہوتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا ہے حتی کہ یہ روشنی اتنی زیادہ ہوتی کہ اس کے کناروں سے روشنی پھیلنے لگتی ہے یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب سورج افق سے 15 درجہ نیچے پہنچ چکا ہوتا ہے۔

سوال نمبر 26: کیا صبح کاذب اور صبح صادق کے بارے میں ہمارے اکابر رحمھم اللہ سے بھی کچھ منقول ہے؟

جواب: جی ہاں حکیم الامت کا ارشاد ہے کہ:

پچھلی رات کو صبح ہوتے وقت پورب (مشرق) کی طرف یعنی جدھر سے سورج نکلتا ہے آسمان کے کنارے پر چوڑان میں سپیدی معلوم ہوتی ہے اور آناً فاناً بڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اجالا ہو جاتا ہے تو جب سے یہ چوڑی سپیدی دکھائی دے تب سے فجر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور آفتاب نکلنے تک باقی رہتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

شب کے اخیر میں تاریکی کے بعد ایک نور ہوتا ہے جس کو صبح کاذب کہتے ہیں ناواقف خوش ہو جاتا ہے کہ تاریکی گئی پھر دفعۃً وہ نور زائل ہو جاتا ہے اور تاریکی چھاجاتی ہے مگر تھوڑی ہی دیر میں پھر دوسرا نور آتا ہے جس کو صبح صادق کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر 27: صبح صادق آسان لفظوں میں کیسے سمجھایا جاسکتا ہے؟

جواب:آسان لفظوں میں یوں سمجھا جائے کہ یہ کوئی ایسی ڈھکی چھپی روشنی نہیں جواتنی پوشیدہ ہو کہ ہر صحیح البصر کو نظر نہ آئے بلکہ صبح صادق کا نام بتاتا ہے کہ جب نمودار ہو گا تواپنی صداقت کی گواہی دے گا۔

سوال نمبر28 : شریعت مطہرہ نے اوقات نماز کے معلوم کرنے کا کیا طریقہ بتایا ہے؟

جواب: شریعت مطہرہ نے ہر نماز کے اوقات کی نشانیاں بتائی ہیں کہ فلاں نشانی ظاہر ہو تو فلاں نماز کا وقت شروع یا ختم ہو جاتا ہےاور ان نشانیوں کو دیکھنے کا نام مشاہدہ ہے۔

سوال نمبر29 : مشاہدہ کے لئے کن چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: مشاہدہ کے لئے مطلع کا صاف ہونا، اوقات نماز کی شرعی نشانیوں کا معلوم ہونا، مشاہدہ کرنے والے کا صحیح البصر ہونا اور صحیح العقل ہونا ضروری ہے۔

سوال نمبر30 : کیاابر آلود اور غبار آلود مطلع کے مشاہدے کااعتبار ہے؟

جواب : نہیں کیونکہ مطلع ابر آلود ہو تو روشنیوں کی کیفیات واضح نہیں ہوتیں بعض لوگ آبر آلود مطلع میں بھی اندازہ لگاتے ہیں، لیکن اس کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ شریعت کی بنیاد اندازوں پر نہیں۔

سوال نمبر 31:اگر مشاہدے میں افق پر تو بادل ہوں لیکن بادلوں سے اوپر روشنی نظر آرہی ہو تواس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ بادلوں کا مشاہدہ کہلائے گا صبح صادق کا نہیں۔

سوال نمبر32 : مسئلہ اوقات نماز میں فنی اصول کا کیااعتبار ہے؟

جواب: مسئلہ اوقات نماز شرعی ہےاور اس میں شرع کی اصولوں کااعتبار ہے نہ کہ فنی اصولوں کا اور جہاں تک سالانہ نقشہ یا کلینڈر بنانے کی بات ہے اس میں اگرچہ فنی اصول کی ضرورت پڑتی ہے لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ان فنی

اصولوں کا بھی شرعی جائزہ لینا ضروری ہے اگر کسی صاحب فن کے فنی اصول شرع کے مطابق نہ ہوئے تو قابل ترک ہیں۔

سوال نمبر 33: مشاہدات میں فنی اصولوں کا کیا عمل دخل ہے؟

جواب: کوئی عمل دخل نہیں بلکہ یہ تو مشاہدات کا دائرہ چند لوگوں تک محدود کرنے کے سازش ہے، مشاہدات کو فنی اصولوں سے پرکھنے کے بجائے شرعی اصولوں کے ذریعے پرکھنا زیادہ قرین قیاس ہے۔

سوال نمبر 34: اوقات نماز کے لئے ہمارے ہاں دو قسم کے نقشے رائج ہیں ایک نقشے میں فجر کا وقت 15 درجے زیر افق کے مطابق جب کہ دوسرے میں 18 درجے زیر افق کے مطابق درج ہے کس کو مستند سمجھا جائے؟

جواب: 15 درجے زیر افق صبح صادق کا نقشہ پورے سال کے لئے مستند سمجھا جائے۔

سوال نمبر 35: رمضان میں سحری کے اختتام اور اذان فجر کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے؟

جواب: شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ جامعہ دار العلوم کراچی میں حضرت مفتی شفیع رحمہ اللہ کے زمانے سے اختتام سحر 18 درجے کے مطابق یعنی پرانے نقشے کے مطابق اور اذان فجر 15 درجے کے مطابق یعنی نئے نقشے کے مطابق دی جاتی ہے لہٰذا اس احتیاط پر عمل مناسب ہے۔

سوال نمبر 36: بعض لوگ اس مذکورہ احتیاط سے نالاں ہیں اور کہتے ہیں کہ اب اس احتیاط کو ترک کرنا واجب ہے، بس روزہ اور اذان فجر دونوں میں فقط پرانے نقشوں پر ہی عمل کیا جائے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے لوگوں کا قول لائق التفات نہیں کیونکہ اس صورت میں نماز فجر کو قبل از وقت پڑھنے کا اندیشہ ہے نیز قائلین 15 درجے والے {ذمہ دار اہل علم} بھی تا حال مسئلہ مذکورہ میں احتیاط پر عمل کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتے۔

سوال نمبر 37: باسمہ تعالیٰ، کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرح متین مسئلہ ذیل کے بارے میں ۔۔۔۔۔کہ بدقسمتی سے ہمارے ہاں ضلع ایبٹ آباد میں جون کا مہینہ شروع ہوتے ہی نماز عشاء کا وقت اختلاف کے بھینٹ چڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے عوام وخواص میں اس کے متعلق چہ مے گوئیاں شروع ہو جاتی ہیں اور لوگ دو حصوں میں بٹ جاتے ہیں ، ہر فریق اپنے اپنے پیشوا کی تقلید میں ایک دوسرے پر خوب کیچڑ اچھالنا شروع کر دیتے ہیں جو بسا اوقات اکابرین امت پر عدم اعتماد کی صورت میں منتج ہوتی ہیں۔

الحاصل : ہمارے ہاں ضلع ایبٹ آباد میں اوقات نماز کی رہنمائی کے لئے دو نقشے دستیاب ہیں جس میں نقشہ نمبر1 شوال 1411ھ میں تیار کیا گیا تھاجبکہ نقشہ نمبر 2 تقریباً1418ھ میں تیار کیا گیا تھا(دونوں نقشے استفتاءکے ساتھ منسلک ہیں )اکثر مساجد میں نماز عشاء کی جماعت کا وقت بتدریج انتہاءً 9 بجے تک پہنچ جاتا ہے جبکہ کچھ مساجد میں 9:15 اور9:30تک بھی پہنچ جاتا ہے، ہر فریق اپنے عمل پر بطور دلیل کے اکابر کا عمل اور دیگر دلائل پیش کرتے ہیں۔

فریق اول کا دعویٰ: نماز عشاء کا وقت 9 بجے سے پہلے داخل ہو جاتا ہے۔

فریق ثانی کا دعویٰ: نماز عشاء کا وقت 9:12 یا9:07 سے پہلے داخل نہیں ہوتا

فریق اوّل(نو بجے والے) کے ترجیحات: (1) ہمارا عمل صاحبین کے مفتی بہ مذہب کے مطابق ہے۔

(2) صاحبین کے مذہب کے مطابق اذان مغرب کے تقریباًسوا گھنٹے بعد شفق احمر غائب ہو جاتا ہے (3) نماز عشاء کی جماعت9:30 یا 9:15پر احوط ضرور ہے لیکن9:00 بجے پڑھنا بھی بلا کراہت درست ہے (4) ہم وسعت پر عمل کررہے ہیں(5) نماز عشاء کی جماعت دیر سے کرانے میں قلّت جماعت کا خدشہ ہے (6)مذکورہ نقشہ جات میں نقشہ اوّل کم از کم 18سال اور نقشہ ثانی 13سال پرانا ہے جو ہر زمانے میں قابل عمل نہیں (7) نقشہ نمبر3( تصحیح

مروجہ نقشہ جات اوقات نماز مرتب مولانا مفتی شوکت علی صاحب ) جو یقیناً امام صاحب کے مذہب کے مطابق ماہرین فن نے تیار کیا ہے۔(نقشہ نمبر3 منسلک ہے ) سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں مذاہب کے مطابق 9:00 بجے سے پہلے نماز عشاء کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔

فریق ثانی (9:15 یا9:30 والے)کا کہنا ہے9:00 بجے نماز نہیں ہوتی کیونکہ مروجہ نقشہ جات کے مطابق 9:00 بجے عشا کا وقت داخل ہی نہیں ہوتا۔اس سلسلے میں اپنے ناقص مطالعہ کی بنیاد پر فقہاء امت کے چند عبارات باحوالہ نقل کرتا ہوں امید ہے کہ حلّ قضیہ میں معاون ثابت ہوں گے۔

عبارت(1):وتفسیرالشفق فی قول ابی حنیفة البیاض الذی یکون فی جانب المغرب،وفی السراجیةبعد الحمرة،وفی روية اسد بن عمروعنہ انّ الحمرة،وهو قول ابی یوسف ومحمد والشافعی،وفی الوقایہ وبہ یفتی،وفی الخانية حتیٰ لو صلی العشاءبعد ما غابت الحمرة ولم یغب الشفق لایجوز عندہ،وفی الغیاثية واختار بعض مشائخنا ان یوخذ بقول ابی حنیفة فی الشتآء،ویعتبر الشفق بیاضا لطول اللیالی وعدم بقاءالبیاض الیٰ ثلث اللیل۔ (الفتاویٰ التاتارخانیة الجزءالاول صفحہ نمبر298 قدیمی کتب خانہ)

عبارت(2):وقت المغرب منہ الیٰ غروب الشفق وهو الحمرةعندهما،وبہ قالت الثلاثة والیہ رجع الامام کما فی شروح المجمع وغیرها،فکان هوالمذهب۔( در المختار جلد نمبر 2صفحہ نمبر 22،23)

عبارت(3):قولہ والیہ رجع الامام:ای الیٰ قولهما الذی هو رواية عنہ ایضا،وصرح فی المجمع بان علیها الفتویٰ،وردّہ المحقق فی

الفتح بانہ لا یساعدہ روایة ولا درایة ۔۔۔۔۔الخ ،وقال تلمیذہ العلامة قاسم فی تصحیح القدوری ان رجوعہ لم یثبت لما نقلہ الکافة من لدن الائمة الثلاثة الی الیوم من حکایة القولین، ودعوی عمل عامة الصحابة بخلافہ خلاف المنقول قال فی الاختیار الشفق البیاض،وھو مذھب الصدیق ومعاذ بن جبل وعائشة رضی اللہعنھم۔قلت ورواہ عبد الرزاق عن ابی ھریرة وعن عمر بن عبد العزیز ولم یرو البیھقی الشفق الاحمر الا عن ابن عمر وتمامہ فیہ واذا تعارضت الاخبار والاثار فلا یخرج وقت المغرب بالشک کما فی الھدایة وغیرھا،قال العلامة قاسم:فثبت ان قول الامام ھو الاصح ومشی علیہ فی البحر مویدا لہ بما قدمناہ عنہ من انہ لا یعدل عن قول الامام الا لضرورة من ضعف دلیل او تعامل بخلافہ کالمزارعة لکن تعامل الناس الیوم فی عامة البلاد علیٰ قولھما وقد ایدہ فی النھرتبعا للنقایة والوقایة والدرر والاصلاح ودررالبحار والامداد والمواھب وشرحہ البرھان وغیرھم مصرحین بان علیہ الفتویٰ وفی السراج قولھما اوسع وقولہ احوط۔(ردالمختار جلد دوم صفحہ نمبر23)

عبارت(4):[الف]غروب آفتاب اور عشاء کے درمیان وقفہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا مگر یہ وقفہ ایک گھنٹہ 38 منٹ سے کبھی زائد نہیں ہوتا اور ایک گھنٹہ اکّیس منٹ سے کبھی کم نہیں ہوتا جون میں سب سے زائد اور ستمبر میں سب سے کم ہوتا ہے عام طور پر یہ وقفہ ایک گھنٹہ بیس منٹ رہتا ہے۔(کفایت المفتی جلد نمبر 3 صفحہ نمبر72)

عبارت(5)[ب]: شفق ابیض غائب ہونے کے بعد عشاءپڑھنا احوط ہے۔ (کفایت المفتی جلد نمبر3 صفحہ نمبر65جواب نمبر 44)

عبارت(6)[ج]مغرب کا وقت غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ بیس منٹ سے ایک گھنٹہ پینتیس منٹ تک مختلف موسموں کے لحاظ سے رہتا ہےایک گھنٹہ بیس منٹ سے کم نہیں ہوتا اور ایک گھنٹہ پینتیس منٹ سے زیادہ نہیں ہوتا(کفایت المفتی جلد نمبر3 صفحہ نمبر68جواب نمبر51)

درجہ بالاتینوں مسائل کے لئے بطور دلیل عالمگیریہ کی درجہ ذیل عبارت پیش کی گئی ہے:

ووقت المغرب منہ الیٰ غیبوبۃ الشفق وھو الحمرۃ عندھما وبہ یفتیٰ ھٰکذا فی شرح الوقایۃوعند ابی حنیفۃ الشفق ھو البیاض الذی یلی الحمرۃھٰکذا فی القدوری وقولھما اوسع للناس وقول ابی حنیفۃ احوط لا ن الاصل فی باب الصلوٰۃ ان لا یثبت فیھا رکن ولا شرط الاّ بما فیہ یقین کذا فی النھایۃناقلا عن الاسرار ومبسوط شیخ الاسلام۔(عالمگیریہ جلد نمبر1 صفحہ نمبر51)

عبارت(7):[الف](ایک سوال کے جواب میں)اسی طرح غروب شفق احمر یعنی 12زیر اُفق (ناٹیکل ٹوائیلائٹ)کا وقت بھی ضروری ہے کیونکہ ائمہ ثلاثہ کے علاوہ احناف کے ہاں بھی قول شفق احمر راجح ہے۔(احسن الفتاویٰ جلد نمبر 2صفحہ نمبر123)

عبارت(8):[ب]مفتیٰ بہ قول کے مطابق غروب شفق احمر پر مغرب کا وقت ختم ہو کر عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے حضرت امام ابو حنیفہؒ کا بھی آخری قول یہی ہے اور ائمہ ثلاثہ بھی اسی کے قائل ہیں۔(احسن الفتاویٰ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر130 بحوالہ ردالمختار جلد نمبر1 صفحہ نمبر334)

عبارت (9): غروب سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد عشاء کا وقت آجاتا ہے۔ (امداد الفتاویٰ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 93)

اس فتویٰ میں غیبوبت شفق ابیض کا اعتبار کیا گیا اور بہشتی زیور میں غروب شفق احمر کا پس وجہ تطبیق یہ ہے کہ بہشتی زیور میں حکم تحقیقی کا بیان ہے اور یہاں حکم احتیاطی کا لیکن اس میں شبہ یہ ہے کہ اس سے عشاء میں تو احتیاط ہو گی لیکن مغرب میں احتیاط نہ رہی اس لئے عبارت میں یوں تغییر ہونی چاہیے کہ عشاء کا اتفاقی وقت ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد ہوتا ہے اس لئے عشاء کی نماز واذان ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد مناسب ہے۔ (حاشیہ امداد الفتاویٰ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 93،94)

عبارت (10): نماز مسنون میں حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ نے ہدایہ جلد اول صفحہ نمبر 78،79، شرح نقایہ جلد اول صفحہ نمبر 52 کبیری صفحہ نمبر 228 کے حوالے سے دونوں قول نقل فرمائے ہیں۔ (نماز مسنون کلاں صفحہ نمبر 183،184)

عبارت (11): احتیاط کی بات تو یہ ہے کہ عشاء کی نماز سفیدی ختم ہونے کے بعد پڑھی جائے تاہم سرخی ختم ہونے کے بعد بھی صاحبین کی قول پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔ (آپکے مسائل اور ان کا حل جلد دوم صفحہ نمبر 107)

عبارت (12): وللمغرب منه الیٰ مغیب الشفق وهوالحمرة عندهما وبه یفتی۔ (شرح الوقایہ جلد اول صفحہ نمبر 130 کتاب الصّلوٰة)

عبارت (13): والمغرب منه الیٰ غروب الشفق الاحمر علی المفتیٰ به۔ (نور الایضاح صفحہ نمبر 56)

عبارت (14): ثمّ الشّفق هو البیاض الذی فی الافق بعد الحمرة عند ابی حنیفة وقالا هو الحمرة وهو قول الشافعی لقوله علیه السلام الشفق هو الحمرة لاتفاق اهل اللسان علیه حتیٰ نقل ان

الامام رجع علیہ لمّا ثبت عندہ من حمل عامّة الصحابة الشفق ھو الحمرة۔(کنزالد قائق جلداول صفحہ نمبر26حاشیہ نمبر2)

بحث ہذاکے متعلق دیگر حوالہ جات :(1)الجوہرةالنیرة صفحہ نمبر 49،48(2)فتاویٰ حقانیہ جلد نمبر3 صفحہ نمبر45(3)جامع الترمذی جلداول صفحہ نمبر 135 ،قوت المغتذی علی العرف الشذی ایضاً(4)مشکوٰةالمصابیح باب المواقیت صفحہ نمبر 59(5)مظاہر حق اردو شرح مشکوٰۃجلد اول صفحہ نمبر 420(6)شرح معانی الاٰثارجلد نمبر 1 صفحہ نمبر76(7)احسن الفتاویٰ جلد نمبر2صفحہ نمبر146(8)عزیز الفتاویٰ صفحہ نمبر177(9)فتاویٰ دارالعلوم مکمل مدلل مع اضافہ جدیدہ جلد نمبر2 صفحہ نمبر34(10)مسائل نماز مکمل مدلل مؤلف مولانا رفعت قاسمی جلد نمبر4 صفحہ نمبر43)

فون پر پوچھے گئے اقوال :[الف] شفق احمر وابیض کی چکر میں نہ پڑھیں اذان مغرب کے سوا گھنٹے بعد عشاء کی نماز پڑھنا درست ہے۔(دار الافتاء دارالعلوم کراچی2008/6/9بندہ نے خود فون پر پوچھا)۔

[ب]اذان مغرب کے تقریباً ایک گھنٹہ دس منٹ یاسوا گھنٹہ بعد شفق احمرغائب ہو جاتا ہے(مفتی زکریا صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور بندہ نے خود فون پر پوچھا)۔

[ج]نماز عشاءآج کل9:00 بجے بلا کراہت جائز ہے۔(مفتی شوکت علی صاحب2008/06/22 نے خود فون پر پوچھا)۔

[د]صاحبین کے مذہب پر عمل بلا کراہت جائز ہے۔(مفتی منظور صاحب جامعہ امدادیہ فیصل آباد میرے کہنے پر ایک اور دوست نے پوچھا)۔

نوٹ: نقشہ نمبر3(الموسوم بتصحیح مروجہ نقشہ جات اوقات نماز پاکستان)جس کے مرتب مفتی شوکت علی صاحب ہیں،یقینا ماہرین فن کی نگرانی میں تیار کیا گیا

ہے اور مفتی شوکت علی صاحب ہی کے کہنے کے مطابق یہ تصحیح امام اعظمؒ کے مذہب کے مطابق (شفق ابیض) کی گئی ہے، جس سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں عشاء کاوقت اگر 9:07 پر داخل ہوتا ہے، جیسا کہ نقشہ نمبر 2 سے ظاہر ہے تو 13 منٹ تفریق کرنے سے 8:52 پر عشاء کا وقت امام اعظمؒ کے مذہب کے مطابق داخل ہوجاتا ہے، جس سے یہ بات ظاہر ہے کہ غیبوبت شفق احمر 8:52 سے آٹھ دس منٹ پہلے ہی ہو گا نہ کہ بعد میں اور اگر ایسا ہے تو 9:00 بجے نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں رہتا۔

براہ کرم مذکورہ تفصیل کو مد نظر رکھتے ہوئے درجہ ذیل مسائل کا شافی اور مدلل جواب مرحمت فرمائیں تاکہ فریقین کی الجھنیں دور ہو سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاءفی الدنیا والعقبیٰ۔

مسئلہ نمبر 1: نماز عشاء کا وقت امام صاحب کے نزدیک شفق ابیض کے غائب ہونے کے بعد اور صاحبینؒ کے نزدیک شفق احمر کے غائب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے دونوں مذاہب میں سے کس کے مذہب پر فتویٰ ہے؟

مسئلہ نمبر 2 : شفق احمر کے غائب ہو جانے کے بعد نماز عشاء پڑھنا بلا کراہت درست ہے یا نہیں؟

مسئلہ نمبر 3: غروب شمس اور دخول وقت عشاء کے درمیان وقفہ علیٰ اختلاف القولین کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنا ہوتا ہے؟

مسئلہ نمبر 4: غروب شمس اور دخول وقت عشاء کے درمیان وقفہ میدانی اور پہاڑی علاقوں میں برابر ہوتا ہے یا کم وبیش بھی ہو سکتا ہے اگر کم وبیش ہو سکتا ہے تو یہ وقفہ میدانی علاقوں میں زیادہ اور پہاڑی علاقوں میں کم یا بالعکس ہو گا؟

مسئلہ نمبر 5: شفق احمر کے غائب ہونے کااندازہ ایک گھنٹہ پندرہ منٹ یا کم وبیش سے کرنا درست ہے یا نہیں؟

مسئلہ نمبر 6: کیااوقات نماز کی رہنمائی کے لئے تیار شدہ نقشہ جات دائمی ہوتے ہیں یا تین چار سال بعد اسکی تصحیح ماہرین فن سے کروانی ضروری ہوتی ہے؟

مسئلہ نمبر 7: نقشہ نمبر 2 کی تصحیح کے لئے اب بھی امام اعظمؒ کے مذہب کے مطابق 13 منٹ ہی تفریق کرنی چاہیئے یا زیادہ؟

مسئلہ نمبر 8: اگر رمضان المبارک میں قلّت جماعت کی خدشہ کی وجہ سے اور نمازیوں کی آسانی کے لئے فجر کی نماز سویرے یعنی اندھیرے میں (جیسا کہ رمضان میں عموماً ہوتا ہے) پڑھی جا سکتی ہے تو کیا گرمیوں کی موسم میں اسی علّت کی بناء پر صاحبین کے مذہب پر عمل کرنا اولیٰ ہوگا یا نہیں؟

مسئلہ نمبر 9: فریق اول کا عمل امام صاحب کے مذہب کے مطابق ہے یا صاحبین کے مذہب کے مطابق ہے؟

مسئلہ نمبر 10: اگر فریق اول کا عمل صاحبینؒ کے مذہب کے مطابق بھی نہیں تو پڑھی گئی نمازوں کا کیا حکم ہوگا واجب الاعادہ ہوں گی یا نہیں؟

والسلام مع الاکرام

المستفتی سید مکرم شاہ، مدیر التعلیم مدرسہ حدیقۃ القرآن حویلیاں ایبٹ آباد،

24 جون 2008ء

## ادارہ فرقان کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طرف شوکت علی قاسمی

بخدمت جناب سید مکرم شاہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اوقات صلوٰہ خصوصاً وقت عشاء کے بارے میں آپ نے اپنے علاقے میں جن اختلافات اور ساتھ فریقین کے دلائل وترجیحات کا ذکر کیا ہے اس تمام روئیداد پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ہاں اصل اختلاف حمرۃ اور بیاض کا نہیں بلکہ اصل اختلاف اس بات میں ہے کہ عشاء کا وقت موجودہ گھڑیوں کے اعتبار سے کتنے بجے داخل ہو جاتا ہے؟

حمرۃ اور بیاض کے حوالے سے تو جھگڑے کی ضرورت ہی نہیں اور نہ ہمیں اس کا حق حاصل ہے وہ تو ائمہ مجتہدین کی جولان گاہ ہے، ائمہ کرام کے ہاں اتفاقی مسئلہ یہ ہے کہ کہ غیوب شفق کے بعد عشاء کا وقت داخل ہو جاتا ہے البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ شفق سے کیا مراد ہے امام شافعیؒ اور صاحبینؒ کے نزدیک شفق سے مراد "حمرۃ" ہے۔"حمرۃ"اس سرخی کو کہتے ہیں جو غروب آفتاب کے بعد غربی اُفق پر کچھ وقفے کے لئے باقی رہتی ہے، جبکہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک شفق "بیاض" کو کہا جاتا ہے،اور بیاض اس مستطیر سفیدی کو کہتے ہیں جو اُفق غربی پر "حمرۃ" کے بعد مزید کچھ دیر کے لئے قائم رہتی ہے۔

لہٰذا جب افق غربی پر حمرۃ غائب ہو جائے تو صاحبین کے قول کے مطابق عشاء کا وقت داخل ہو گیا جبکہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک عشاء کا وقت تب داخل ہو گا جب اُفق پر سفیدی بھی غائب ہو جائے، ان میں عمل کس قول پر کرنا چاہیئے؟اس کے بارے میں فتوے کی بات یہ ہے کہ صاحبین کے قول پر عمل جائز جبکہ اختلاف الائمہ سے بچنے کے لئے مستحب یہ ہے کہ امام اعظمؒ کے قول پر عمل کیا جائے بہر حال دونوں اقوال پر عمل درست ہے آپ نے جتنے اقوال وعبارات نقل کی ہیں سب کا تعلق وقت عشاء کے اس پہلو کے ساتھ ہے، یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں لہٰذا اس حوالے سے فریقین کا ایک دوسرے پر طعن کرنا اور خواہ مخواہ مسلمانوں کے درمیان افتراق کا فضاء بنانا شرعاً نہایت مذموم ہے ،دوسرا پہلو جو اختلاف کا صل سبب نظر آرہا ہے یعنی عشاء کا وقت موجودہ

گھڑیوں کے اعتبار سے کتنے بجے داخل ہو جاتا ہے؟ بالفظ دیگر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اوقات کے تعیین کے لئے جو جداول (نقشے) مروج ہیں اس میں کونسے نقشوں کے "درج شدہ اوقات" واقع میں "وقت عشاء "پر منطبق ہو کر درست ہیں ۔۔۔؟اور کونسے غلط؟اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس مسئلے کا { نقشوں کا } شریعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ اس میں سب سے بہتر اور فیصلہ کن امر غیوب شفق کا "براہ راست" مشاہدہ ہے، مشاہدہ کرکے ہی کہا جاسکتا ہے کہ فلاں نقشے میں دیا گیا "وقت عشاء "درست ہے یا غلط؟خلاصہ یہ کہ جس نقشے کے اوقات مشاہدہ کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں وہ نقشہ درست ہے اور جو نہیں رکھتا وہ غلط ہے لہٰذا آپ حضرات مشاہدہ کرکے یہ حقیقت معلوم کر سکتے ہیں۔

اس حوالے سے ہماری اپنی تحقیق اور رائے ذیل میں عرض کیا جارہا ہے ۔اوقات نماز کے پرکھنے کے لئے دو کام کرنے ہیں۔

1 : مشاہدہ سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

2 : علماء وماہرین فن فلکیات کیا کہتے ہیں ؟دونوں کے تفصیل اور نتائج ملاحظہ ہوں :

1 : جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا کہ اس وقت خود مشاہدہ کرکے دیکھا جائے کہ بیاض شفق واقعۃً اس وقت غائب ہو جاتا ہے یا اس سے پہلے یا بعد میں تو غائب نہیں ہوتا، چند دن مشاہدہ کرکے یہ حقیقت معلوم کی جاسکتی ہے۔

راقم السطور کا سالوں سے تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ مروّجہ نقشوں میں (جن میں وقت عشاء 18 درجے بنایا گیا ہے) 15 سے 20 منٹ پہلے عشاء کا وقت داخل ہو جاتا ہے اور یہ فرق جو آپ کے ہاں محسوس کیا جارہا ہے۔ صرف عشاء کے وقت میں نہیں بلکہ بعینہٖ عشاء کی طرح یہ فرق صبح صادق میں بھی موجود ہے، الحمد للہ ہمارے مشاہدات میں "وقت فجر" کا فرق بھی اتنا ہی سامنے آیا جتنا

عشاء کے وقت میں بیان ہوا ہے، لہٰذا انہی نقشوں میں عشاء کے علاوہ صبح صادق بھی دیے گئے وقت سے 15 سے 20 منٹ تاخیر سے طلوع ہوتی ہے۔

2: دوسرا یہ کہ جو نقشے رائج ہیں ان میں اوقات (خصوصاً وقت عشاء اور فجر) کے بارے میں علماء وماہرین فن فلکیات کیا کہتے ہیں؟

مگر اس جواب کو تلاش کرنے سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ان نقشوں میں وقت عشاء اور فجر کس بنیاد پر تخریج کیا گیا ہے؟ سو اس حقیقت سے واقف ہونا ضروری ہے کہ جن حضرات نے یہ نقشے مرتب کئے ہیں، کہتے ہیں جب سورج اُفق سے 18 درجے نیچے ہوتا ہے تو اس وقت جو روشنی اُفق شرقی پر ظاہر ہوتی ہے، فن فلکیات کی اصطلاح میں اسے Astronomical twilight (اردو میں "فلکی فلق" (کہا جاتا ہے اور یہی "صبح صادق" ہے اور یہی روشنی (18 درجات پر) جب غروب آفتاب کے بعد اُفق غربی پر غائب ہوتی ہے تو کہتے ہیں یہ وہی بیاض ہے جس کے بعد امام اعظمؒ کے نزدیک عشاء کا وقت داخل ہوتا ہے، اس پر یہ حضرات زیادہ تر دلائل کے طور پر غیر مسلم ماہرین فن اور اکثر محکمہ موسمیات کے حوالے پیش کرتے ہیں، خلاصہ یہ کہ ان جداول (یعنی اوقات نماز کے مروج نقشوں) میں عشاء (غیوب بیاض) اس وقت داخل ہو جاتا ہے جبکہ سورج اُفق غربی سے 18 درجے نیچے پہنچ جائے۔

جب آپ یہ بات سمجھ پائے کہ مروجہ نقشہ اوقات کا عشاء اور صبح صادق 18 درجے کے بنیاد پر تخریج کئے گئے ہیں تو اب یہاں دیکھنا یہ ہے کہ ماہرین علم فلکیات (خصوصاً) متقدمین نے اس 18 درجے کے بارے میں کیا کہا ہے؟ مگر اس سے پہلے ایک اصول سے واقف ہونا ضروری ہے۔۔۔۔وہ یہ کہ علم فلکیات کا ایک مسلم اصول ہے کہ اُفق شرقی پر طلوع آفتاب سے پہلے ظاہر ہونے والی روشنیوں کی کیفیت اور دورانیہ عین اسی طرح ہوتا ہے جیسا کہ اُفق غربی پر غروب آفتاب کے بعد ہوتا ہے، یعنی غروب آفتاب اور غروب شفق

ابیض کے درمیان وقفہ اس وقفے کے برابر ہوتا ہے جو صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان ہوتا ہے، لہٰذا سورج کے جن درجات پر صبح صادق ہو گی وہی مقدار غروب شفق ابیض (وقت عشاء) کی ہو گی یہی وجہ ہے کہ علماء فلکیات نے بنیادی طور پر یہی بحث صبح صادق اور صبح کاذب کے باب میں ذکر کر دی ہے یہاں صرف ایک حوالہ عرض کر رہا ہوں ،"شرح التشریح فی التصریح "کے فصل خامس فی الصبح والشفق کے ذیل میں لکھتے ہیں۔"والشفق بعکس الصبح یبدا محمرا ثم مبیضاً معترضاً ثم مبیضاً مرتفعاًمستطیلاً" (التصریح صفحہ 68) ترجمہ: اور شفق صبح کے برعکس ہوتا ہے (یعنی) پہلے سرخی شروع ہوتی ہے اس کے بعد بیاض مستطیر اور اس کے بعد بیاض مستطیل۔

عبارت مذکورہ میں شفق کی قسموں میں آخری شفق ابیض مرتفع اور مستطیل قرار دے دیا جو کے مقابل ہوتا ہے صبح کاذب کا،خلاصہ یہ کہ افق شرقی پر صبح کاذب کی روشنی کے مقابلے میں جو روشنی (بیاض) افق غربی پر نمودار ہوتی ہے تو وہ چونکہ معترض نہیں ہوتی لہٰذا اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا یعنی دخول وقت عشاء کے لئے اس بیاض مستطیل کا غائب ہونا لازم نہیں بلکہ صبح کاذب کی طرح یہ بیاض بھی (عشاء کا نہیں) رات کا حصہ ہے۔

آگے شفق اور فجر کے بارے میں مزید عبارات ملاحظہ ہوں:

1: اذ قد علم بالتجربة ان انحطاط الشمس اول الصبح الکاذب وآخر الشفق ثمانیة عشر درجة۔۔۔۔۔۔۔(التصریح صفحہ 68)

ترجمہ: یہ بات تحقیق کے ساتھ تجربے سے ثابت ہو چکی ہے کہ اول صبح کاذب کے ظہور اور شفق ثانی کے غیوب کے وقت آفتاب اُفق سے 18 درجے نیچے ہوتا ہے۔

2: پھر محشیٰ علیہ الرحمۃ اس کے حاشیے پر تحریر فرماتے ہیں۔
ان انحطاط الشمس من الافق عند اول ظلوع الصبح وھو البیاض المستطیل المسمّی بالکاذب واخر غروب الشفق وھو البیاض المستدق المستطیل۔۔۔۔۔الی ان قال۔۔۔۔۔۔یکون ثمانیة عشر جزءا من دائرة الارتفاع۔۔۔۔۔۔(التصریح صفحہ 68،حاشیہ 5)
ترجمہ: یقیناً سورج سے اُفق کا جھکاؤ اول صبح کے وقت جو کہ سفید مستطیل روشنی ہو کر کاذب کہلاتی ہے اور غروب شمس کے بعد آخر شفق جو بیاض مستطیل ہوتی ہے۔۔۔18 درجے پر ہوتا ہے۔
3: شرح چغمینی میں تحریر فرماتے ہیں:
وقدعرف بالتجربة ان اول الصبح واخر الشفق انما یکون اذاکان انحطاط الشمس ثمانیة عشر جزءا۔(شرح چغمینی صفحہ 122)
ترجمہ: اور تحقیقاً تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ اول صبح اور آخر شفق اس وقت ہوتے ہیں جب آفتاب 18 درجے افق سے نیچے ہو۔
مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بات بالکل عیاں ہو گئی کہ 18 درجے پر ظاہر ہونے والی روشنی شفق کی وہ قسم ہے جو کہ مستطیر نہیں بلکہ مستطیل ہوتی ہے اور وہ صبح کاذب کی طرح بالاتفاق رات میں شمار ہوتی ہے، حتی کہ مشہور ریاضی دان ابو ریحان البیرونی سے جو درجات صبح کے بارے میں منقول ہے اس سے بھی مراد صبح کاذب ہے، شرح چغمینی کے محشیٰ علیہ الرحمۃ البیرونی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:
4: ثمانیة عشر جزءاھٰذا ھو المشھور ووقع فی بعض کتب ابی ریحان انه سبعة عشر جزءا وقیل انه تسعة عشر جزءا وھٰذا فی ابتداءالصبح الکاذب۔۔۔۔(حاشیہ 9 شرح چغمینی ص 122)

ترجمہ: 18 درجے والی بات مشہور ہے اگرچہ ابو ریحان کی بعض کتب میں یہ مقدار 17 بھی منقول ہے اور کسی نے تو 19 درجے والا قول بھی لیا ہے اور یہ ساری اختلافی بحث صبح کاذب سے متعلق ہے۔

اور یہ بات تو بالاتفاق علماء ماہرین فلکیات سے ثابت ہے کہ جو روشنی صبح کاذب کے مطابق افق غربی ظاہر ہوتی ہو وہ بھی (عشاء کا نہیں) بلکہ رات کا حصہ ہے۔اور مذکورہ بالا روایات سے تو 18 درجے پر صبح کاذب کا ہونا دیگر ماہرین فلکیات کے علاوہ جناب البیرونی سے بھی تو ثابت ہو گیا۔

5: یہی وجہ ہے کہ اعلاء السنن میں علامہ ظفر احمد عثمانی تھانویؒ تحریر فرماتے ہیں:"وقال فی الشرح:وقد عرف بالتجربة ان اول الصبح وآخر الشفق انما یکون اذا کان انحطاط الشمس ثمانیةعشر جزءا،فقال المحشی:"هٰذا هو المشهور ووقع فی بعض کتب ابی ریحان انه سبعة عشر جزءاوقیل:انه تسعة عشر جزءاوهٰذا فی ابتداءالصبح الکاذب "۔۔۔۔۔۔۔۔۔(اعلاءالسنن ج2ص15)

ترجمہ: اور شرح (چغمینی) میں ہے: تحقیقاً تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ اول صبح اور آخر شفق اس وقت ہوتے ہیں جب آفتاب 18 درجے اُفق سے نیچے ہو اس پر محشیٰ نے لکھا ہے یہ (18 درجے والا قول) مشہور ہے اگرچہ ابو ریحان کی بعض کتب میں یہ مقدار 17 بھی منقول ہے اور کسی نے 19 درجے والا قول بھی لیا ہے اور یہ (17،18 اور 19 والا قول) صبح کاذب کے ابتداء سے متعلق ہے۔

دیکھئے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ متقدمین ماہرین فن علماء کرام نے بالاتفاق یہی بات لکھی ہے کہ 18 درجے پر اُفق شرقی پر ظاہر ہونے والی روشنی صبح صادق نہیں بلکہ صبح کاذب کی ہوتی ہے،لہٰذا جن حضرات نے اس کو صبح صادق سمجھ

کر نقشوں میں اوقات درج کر دیے ان کو مغالطہ ہوا ہے بلکہ اصل صبح صادق اسکے 3 درجے بعد 15 درجے پر ظاہر ہوتی ہے، جس کا دورانیہ تقریباً 15 تا 20 منٹ بنتا ہے یعنی 18 درجے پر بنائے گئے نقشے میں صبح صادق کا جو وقت دیا ہوتا ہے حقیقت میں صبح صادق اس سے 20،15 منٹ بعد داخل ہوتی ہے، اسی طرح غروب آفتاب کے بعد اُفق غربی پر شفق ابیض جو کہ صبح کاذب کے مد مقابل ہو کر 18 درجے کے بعد غائب ہوتی ہے، اس کو ان مرتبین حضرات نے عشاء سمجھا ہوا ہے جبکہ حقیقت میں بیاض مستطیر اس سے 20،15 منٹ پہلے غائب ہو جاتا ہے دراصل وہ عشاء کا وقت ہے، یہ حقیقت علماء اور ماہرین فلکیات کی تصریحات سے اچھی طرح واضح ہو گئی۔

اس کے علاوہ اس پر مزید دلائل اور اکابر بزرگوں کے ساتھ ساتھ دیگر علمائے کرام کے تجربے اور مشاہدات بھی اس مؤقف پر موجود ہیں، جن کا ذکر یہاں طوالت کے خوف سے نظر انداز کیا جا رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ جناب انجینئر بشیر احمد بگوی صاحب 18 درجے کی بنیاد پر نقشے مرتب کرنا چھوڑ کر اب نئی بنیاد یعنی 15 درجے کی بنیاد پر نقشے مرتب کرنا شروع فرما دیے اور فی الفور پورے ملک کے بڑے بڑے شہروں کے لئے فرق نکال کر ایک پمفلٹ کے شکل میں شائع کر دیا، جس کی ایک فوٹو کاپی آپ نے بھی بھیجی ہے، خلاصہ کلام یہ کہ ہم نے پرانے نقشوں کے اوقات (خصوصاً فجر اور عشاء) کو مشاہدہ کرکے موازنہ کیا تو جو نقشے 18 درجے کے بنیاد پر بنے ہیں ان میں صبح صادق اور عشاء دونوں اوقات درست نہیں ہیں، بلکہ صبح صادق 15 تا 20 منٹ پہلے اور عشاء 15 تا 20 منٹ دیر سے دیا ہوا ہے۔

## آپکے بھیجے گئے نقشے

آپکے دونوں نقشے (نمبر1، نمبر2)18درجے کے بنیاد پر بنائے گئے ہیں، ہماری تحقیق کے مطابق دونوں نا قابل استعمال ہیں اگرچہ دونوں میں چند منٹوں کافرق ہے مگر یہ معمولی فرق درجات (طول بلد و عرض بلد) سے سیکنڈوں کو حذف کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا کسی مرتب نے احتیاطاً چند منٹوں کی جمع تفریق کی ہوتی ہے، لہٰذا بنیادی طور پر دونوں نقشے ایک ہی نوعیّت کے ہیں ہم ذیل میں 15درجے کی بنیاد پر چند تاریخوں کے اوقات (فجر وعشاء) لکھتے ہیں آپکے ضلع ایبٹ آباد کے صحیح اوقات وہ ہیں ملاحظہ ہو۔

| تاریخ | وقت فجر | وقت عشاء |
|---|---|---|
| 2008/7/25 | 3:56 | 08:34 |
| 2008/7/27 | 3:58 | 08:31 |
| 2008/7/29 | 04:00 | 08:30 |
| 2008/7/31 | 04:02 | 08:28 |

تمام مرتبین کی طرف سے احتیاط کے طور پر ہدایات یہ ہوتی ہیں کہ احتیاطاً تین منٹ جمع کرنے پڑھتے ہیں کسی نے جمع کرکے درج کئے ہوتے ہیں کسی نے اصل اوقات لکھ کر اوپر نوٹ لکھا ہوتا ہے۔اسی وجہ سے ایک ہی بنیاد پر بنائے گئے نقشوں میں یہ چند منٹ کافرق ہوتا نظر آتا ہے یہاں ہم نے اصل اوقات لکھے ہیں۔

آپ مشاہدہ کریں گے تو یہ اوقات ان شاءاللہ آپ درست پائیں گے،مزید برآں اگرایبٹ آباد کا مکمل نقشہ مطلوب ہو تو جناب بگوی صاحب سے رابطہ فرمائیں۔

آپ کے نمبر وار سوالات کے جوابات:

جواب سوال نمبر1،2:ان کا جواب مذکورہ بالا تفصیلی وضاحت میں ہو گیا۔

جواب سوال نمبر3:اس کا تعلق فن سے ہے یہ مختلف شہروں کا مختلف موسموں میں مختلف ہوتا ہے کسی بھی شہر کا اس کے نقشے سے ہی درست وقت بتایا جاسکتا ہے، یہ جو متعین اوقات مشہور ہیں علمائے کرام نے عوام کی سہولت احتیاط اور عمومیت کو مد نظر رکھ کر بتائے ہیں، یہ کوئی منصوص نہیں ہیں، اگر کسی علاقے کا مشاہدے یا صحیح نقشے کے اعتبار سے وقت معلوم ہو تو ان مشہور اقوال پر عمل درست نہیں ہے۔

جواب سوال نمبر4: ہاں فرق ضرور ہوتا ہے ماہرین فن نے فن کی کتابوں میں ارتفاع کے حساب سے فرق درج کیا ہوا ہوتا ہے،اصولی طور پر میدانی علاقے کی بنسبت بلند مقامات میں صبح صادق (بلندی کے تناسب سے) جلدی اور غروب آفتاب وغیوب شفق اس حساب سے تاخیر سے واقع ہوتے ہیں۔

جواب سوال نمبر5: سوال میں تکرار ہے۔

جواب سوال نمبر6: تقریباً دائمی ہوتے ہیں بعض حضرات مثلاً بگوی صاحب نے (100) سالہ مرتب کیاہوا ہے ،یعنی سو سال کے بعد کچھ معمولی فرق آسکتا ہے۔

جواب سوال نمبر7: ہاں یہ 13 منٹ کی تفریق بھی صحیح ہے مگر یہ عمومیت کو مد نظر رکھ کر لکھے گئے ہیں، درست اور صحیح طریقہ تو یہ ہے کہ ہر دن کافرق معلوم ہو اور وہ ایک عدد سے پورے سال کے لئے ممکن نہیں بلکہ اس مقصد کے لئے مطلوبہ شہر کا نقشہ مرتب کرنا ضروری ہے آپ اگر بگوی صاحب سے رابطہ کریں توانشاءاللہ وہ مکمل نقشہ مرتب کرکے بھیج دیں گے۔

جواب سوال نمبر8: اس میں بھی تکرار ہے۔

جواب سوال نمبر9: فریق اول کے اوقات اگر ہمارے بھیجے گئے چند اوقات کے مطابق ہیں (اور غالباً ہیں) تو یہ بالکل امام اعظمؒ کے قول کے مطابق ہیں۔

جواب سوال نمبر10: جب امامؒ کے مذہب کے مطابق ہے تو صاحبین کے مطابق بطریق اولیٰ ہو گیا۔

ھٰذاماعندی واللہ اعلم بالصواب

کتبہ شوکت علی قاسمی، محلّہ شمشہ خیل ڈاکخانہ صوابی[62]

سوال نمبر38: السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

ادباً گزارش ہے کہ ہمارے ہاں ضلع ایبٹ آباد میں اوقات نماز کے لئے دوجدول رائج ہیں ایک جدول میں اوقات نماز (فجر وعشاء) کی تخریج سورج کے 15درجے زیر اُفق کے مطابق کی گئی ہے جبکہ دوسرے جدول میں 18زیر افق کے مطابق، پورا سال دونوں جداول پر پُر سکون ماحول میں عمل ہوتا ہے بلکہ عملاًتو غیر رمضان میں اذانِ فجر عموماً اس وقت دی جاتی ہے جبکہ سورج 15درجے زیر اُفق پہنچ چکا ہوتا ہے لیکن جوں ہی رمضان کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے تو اختلافات کا ایک طوفان کھڑا ہو جاتا ہے کچھ عرصہ قبل علماء نے رمضان المبارک کے حوالے سے احتیاط کا پہلو اختیار کرتے ہوئے ختم سحر کے لئے پرانے جدول کا وقت جبکہ اذان فجر کے لئے جدید جدول کا وقت متعین کیا ہے کہ ختم سحر 18 درجے کے مطابق کیا جائے اور اذان فجر 15درجے کے مطابق دیا جائے۔

(1) کیا یہ مذکورہ صورت درست اور مستحسن ہے یا نہیں؟

(2) کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ مذکورہ صورت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتھم العالیہ نہیں مانتے یہ بات کہاں تک درست ہے؟

(3) رمضان اور غیر رمضان میں اذان ونماز کے لئے 15درجے والا نقشہ درست ہے یا نہیں؟

---

[62] 10جولائی2008ء

(4) کیا جامعۃ الرشید کے موجودہ ذمہ داران حضرت مفتی رشید احمدؒ کے 15 درجے والے تحقیق سے متفق ہیں یا نہیں؟

(5) ہمارے ضلع ایبٹ آباد کا طول بلد 73:12 شرقی جبکہ عرض بلد 34:6 شمالی ہے جس کے مطابق یکم جنوری کے اوقات درجہ ذیل ہیں :

فجر 5:58 طلوع 7:12 زوال 12:10 عصر شافعی 2:50 عصر حنفی 3:30

غروب 5:08 عشاء 6:22 کیا یہ اوقات درست ہیں؟

المستفتی سید مکرم شاہ

جامعۃ الرشید کا جواب

**الجواب حامداً ومصلیاً**

1: مذکورۃ صورت مستحسن اور احتیاط کے زیادہ قریب ہے، تفصیل کے لئے رجوع فرمائیں احسن الفتاویٰ ج 2

2: دارالعلوم کراچی سے قدیم زمانے سے بناء بر احتیاط اس صورت کی رائے دی جاتی ہے اور یہی معمول بہا ہے آپ کے استفتاء کے بعد بھی وہاں کے دار الافتاء سے رجوع کیا گیا جس پر انہوں نے اسی رائے کا اظہار کیا۔

3: جامعۃ الرشید کی تحقیق کے مطابق رمضان وغیر رمضان دونوں کے لئے 15 درجے والا نقشہ درست ہے.

4: جامعۃ الرشید کے موجودہ ذمہ داران حضرت مفتی رشید احمدؒ کی تحقیق سے مکمل طور پر متفق ہیں۔ مع ہذا حضرتؒ ہی کے عمل کے مطابق احتیاط پر عمل کو بہتر جانتے ہیں۔

5: درست ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد خلیق دار الافتاء جامعہ الرشید کراچی

الجواب الصحیح محمد فیصل،الجواب الصحیح شہباز عفی عنہ [63]

سوال نمبر39: باسمہ سبحانہ،السلام علیکم

نقشہ اوقات جس میں اوقات نماز کی تخریج 15درجے زیر افق کے مطابق کی گئی ہے حاضر خدمت ہے ،اس کے بارے میں درجہ ذیل امور میں رہنمائی فرمائیں۔

چونکہ یہ مسئلہ علم فلکیات کے متعلق ہے اور فلکیات میں جامعۃ الرشید اپنی خدمات کی روشنی میں ایک ممتاز مقام رکھتا ہے اس لئے آپکی رہنمائی ہمارے لئے مشغل راہ ثابت ہو گی۔

1: کیا یہ نقشہ اوقات نماز درست ہے یا نہیں؟

2: اگر رمضان المبارک میں ختم سحر قدیم نقشہ کے مطابق اور اذان فجر جدید نقشہ جات کے مطابق ہو یہ درست ہے یا نہیں؟

3: کیااذان فجر قبل از وقت دی جاسکتی ہے یا نہیں اور اگر کسی نے قبل از وقت دیے گئےاذان کوسن کر سنن فجر یافرائض ادا کیں تواس کاکیا حکم ہوگا؟ بینوا

المستفتی مصباح الدین سرحدی

جامعۃالرشید کاجواب

الجواب حامداًومصلیاً

1: جامعۃالرشید کی تحقیق کے مطابق فجر کاوقت پندرہ درجے زیر اُفق پر ہوتا ہے یہ نقشہ اسی وقت کے مطابق ہے لہٰذا ہمارے نزدیک فنی طور پردرست ہے ۔البتہ عملی طور پر ادارہ سوال نمبر2میں ذکر کئے گئے احتیاط والے نقشے جاری کرتا ہےاوراسی کی ترغیب بھی دیتا ہے۔

---

[63] 25،4،1432ھ فتویٰ نمبر 48،59۔ج5

2: مذکورہ صورت درست اور مستحسن ہے اور اس میں زیادہ احتیاط بھی ہے ،ضروری ہے کہ اس کی وضاحت علاقے کے علماء کرام اور ائمہ مساجد کو کردی جائے تاکہ عوام شکوک وشبہات کا شکار نہ ہوں۔

3: حنفیہؒ کے مفتی بہ قول کے مطابق اگر فجر کی اذان قبل از وقت دی گئی تو یہ اذان درست نہ ہو گی بلکہ فجر کا وقت داخل ہونے کے بعد دوبارہ اذان کہی جائے، اگر وقت داخل ہونے سے پہلے سنت فجر یا فرض ادا کئے گئے تو وہ ادا نہ ہوئے وقت داخل ہونے پر لوٹانا ضروری ہے البتہ اگر وقت داخل ہونے کے بعد پڑھے ہیں تو ادا ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب

(ولا یؤذن قبل وقت ویعاد فیہ)ای فی الوقت اذا اذن قبلہ لان یراد الاعلام بالوقت فلا یجوز قبلہ بلاخلاف فی غیر الفجر وعبر بالکراھة فی فتح القدیر والظاہر انھا تحریمة واما فیہ فیجوزہ ابو یوسف ومالک والشافعی لحدیث الصحیحین۔۔۔وعند ابی حنیفة ومحمد لا یوذن فی الفجر قبلہ لما رواہ البیقھی انہ علیہ الصلوٰة والسلام قال:یا بلا لاتوذن حتی یطلع الفجر۔

(البحرالرائق:277/1)

محمد خلیق دارالافتاء جامعۃالرشید کراچی 1432/5/5ھ
الجواب الصحیح محمد فیصل،الجواب الصحیح شہباز عفی عنہ[64]

## گزارش

اوقات فجر وعشاء اور مسئلہ صبح صادق وکاذب کو تفصیلی طور پر سمجھنے کے لئے تحقیق المسائل میڈیا سروس کے زیرانتظام معرفت اوقات نماز کورس ایک بہترین اور سنجیدہ طریقہ کار ہے جس میں ان تمام امور کا احاطہ بطریقہ احسن کیا

---

[64] فتوی نمبر: ج48125/5

گیا ہے اگر آپ مبتدی ہیں تو سمجھنے کے لئے اور اگر ان ابحاث سے واقف ہیں لیکن تحقیقی مزاج کے حامل ہیں تو اس غنیمت سمجھتے ہوئے اس کورس میں شامل ہو جائیں انشاء اللہ حقائق آپ کے سامنے ہوں گے۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا

ہذا ما عندی واللہ اعلم باالصواب

بندہ سید مکرم شاہ

نوٹ: انشاء اللہ قائلین 18 درجے والوں کے تمام اشکالات کا تفصیلی تجزیہ مع الجواب جلد ہی منظر عام پر آنے والا ہے۔